مسلمانوں کی صف میں اسلام کو
شدید نقصان پہنچانے والے

چار فتنے

ریاض احمد گوہر شاہی کے نظریات

شیخ محمد امین ادریسی کے نظریات

پروفیسر طاہر القادری کے نظریات

جاوید احمد غامدی کے نظریات

مؤلف
حضرت علامہ مولانا محمد طفیل رضوی صاحب

تحریک تحفظ اسلام پاکستان

مسلمانوں کے روپ میں اسلام کو
شدید نقصان پہنچانے والے

چارِ فتنے

- ریاض احمد گوہر شاہی کے نظریات
- شیخ محمد امین ادریسی کے نظریات
- پروفیسر طاہر القادری کے نظریات
- جاوید احمد غامدی کے نظریات

مؤلف
حضرت علامہ مولانا محمد طفیل رضوی صاحب

تحریک تحفظ اسلام پاکستان

نام کتاب: چار فتنے

نام مصنف: مولانا محمد طفیل رضوی

تعداد: 2000

ایڈیشن: سوم

ناشر: تحریک تحفظ اسلام (پاکستان)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کا تعارف

موجودہ دور میں جہاں ہزاروں فتنے برپا ہوئے وہاں اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا لبادہ اوڑھ کر ایک فتنہ طاہر القادری کی شکل میں نمودار ہوا۔ اپنے آپ کو سنی قادری اور حنفی کہلانے والا طاہر القادری پس پردہ کیا عقائد رکھتا ہے۔ یہ آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ طاہر القادری نہ قادری ہے نہ حنفی نہ سنی ہے بلکہ ایک فتنہ ہے جسے فتنہ طاہر یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔

اپنے آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا مقلد کہتا ہے مگر امام اعظم کی بات کو نہیں مانتا اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے خلاف بات کرتا ہے۔

1......طاہر القادری کہتا ہے کہ عورت کی دیت (گواہی) مرد کے برابر ہے (نوائے وقت، اتوار 5 اگست 1984، 7 ذیقعد 1404ھ)

2...... میں حنفیت یا مسلک اہلسنت وجماعت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کررہا ہوں (نوائے وقت میگزین ص 4 تا 19 ستمبر 1986، بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

3......نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں، اہم چیز قیام ہے۔ قیام میں اقتدار کررہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے، سجود کرے، سلام پھیرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے۔ یہاں یہ ضروری نہیں ہے کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر (بحوالہ نوائے وقت میگزین 19 ستمبر

1986ء رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ماہ ذیقعد 1407ھ)

اپنے آپ کو اہلسنت وجماعت کہتا ہے مگر پس پردہ......

4......میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور ﷺ کا نمائندہ ہوں (رسالہ: دید شنید لاہور 4 تا 19 اپریل 1986ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

5......شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں (رسالہ دید شنید لاہور 4 تا 19 اپریل 1986ء رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

6......بحمد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے۔ اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ محض فروعات جزئیات میں الجھنا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسالک کو تنقید کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں (بحوالہ: کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، ص 65)

7...... پروفیسر طاہر القادری نے اپنی تحریک کے بارے میں کہا کہ ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کی تعداد بیسیوں تک پہنچی ہے۔ میں حنفیت یا اہلسنت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا (نوائے وقت، میگزین لاہور 19 ستمبر 1986ء صفحہ نمبر 4)

8......میرے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں (رسالہ چٹان لاہور 25 مئی 1989ء)

9......ادارہ منہاج القرآن مسلکی وگروہی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر محبت واخوت کا پلیٹ فارم ہے (رسالہ دید شنید لاہور، 6 تا 19 اپریل 1986ء)

10...... بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت اور شیعیت ایسے تمام عنوانات سے مجھے وحشت ہونے لگتی ہے (کتاب: فرقہ پرستی کا خاتمہ، صفحہ نمبر 111)

11......ادارہ منہاج القرآن نے اتحاد کا فارمولا تیار کر لیا ہے۔ اہلحدیث، شیعہ، دیوبندی اور بریلوی تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کو دعوت دے دی گئی ہے (روزنامہ جنگ لاہور، 11 ستمبر 1988ء)

12...... خمینی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان

حق میں سے ہیں جن کا جینا مولیٰ علی اور مرنا حسین کی طرح ہے (نوائے وقت لاہور 8 جون 1989ء)

13...... پروفیسر طاہر القادری نے اخبارات سے درخواست کی ہے کہ ان کے نام کے ساتھ لفظ مولانا لکھنے سے گریز کیا جائے (ہفت روزہ ندا، لاہور 6 جون 1989ء)

14...... مشہور وہابی پیشوا اور گستاخ رسول مولوی احسان الٰہی ظہیر کے بم دھماکے میں زخمی ومرنے پر پروفیسر نے دعائے صحت ومغفرت کی (نوائے وقت لاہور 26 مارچ 1907ء)

15...... ہم اپنی تحریک میں قادیانیوں کو بھی بطور اقلیت تحفظ اور نمائندگی دیں گے۔ ہم غیر مسلموں کا دوسرے شہریوں کی طرح احترام کریں گے اور ان سے کسی قسم کا کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ قادیانی خود کو اقلیت تسلیم کریں یا نہ کریں۔ بہرحال وہ آئین کی رو سے اقلیت ہیں اور ہم ان سے شہریوں کی طرح ہی سلوک کریں گے (انٹرویو ہفت روزہ چٹان لاہور 25 مئی 1989ء)

پروفیسر طاہر القادری نے عورت کی دیت کو نصف قرار دینے والوں کو غیر مسلم قرار دینے کے مترادف قرار دیدیا

جلد ۴۴ | اتوار، ۷ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ ۵ اگست ۱۹۸۴ء ۲۲ ساون ۲۰۴۱ب | صفحات ۱۲ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۵۹۹ | شمارہ ۳۳۹
فون نمبر: ۳۰۲۰۵۰ تا ۵۴ قیمت: ایک روپیہ پچیس پیسے

نوائے وقت

عورت کی دیت کو نصف قرار دینا اسے غیر مسلم قرار دینے کے مترادف ہے

آنحضرتؐ نے زمانہ جاہلیت کے پیدا کردہ امتیازات ختم کر دیئے تھے، طاہر القادری

لاہور ۴ اگست (خاتون رپورٹر) مفسر قرآن و ادارہ منہاج القرآن کے بانی و سرپرست علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری نے کہا ہے کہ قرآن و سنت کی رو سے عورت کی دیت کو نصف قرار دینا اسے غیر مسلم قرار دینے کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ یہ تفرقات زمانہ جاہلیت کے پیدا کردہ ہیں جنہیں آنحضرتؐ نے ختم کر دیا تھا۔ شریعت کی رو سے جب غلام اور غیر مسلم کی دیت پوری ادا کرنے کا حکم دیا گیا تو پھر خواتین کو اس حق سے کیونکر محروم رکھا جا سکتا ہے وہ آج مجلس خواتین پاکستان کے زیر اہتمام بیگم وحیدہ مشتاق کی رہائشگاہ واقع گلبرگ میں خواتین کو قصاص و دیت کے موضوع پر درس دے رہے تھے جس میں انہوں نے اسلامی سزاؤں کا تفصیل سے ذکر کیا پروفیسر طاہر القادری نے کہا کہ اسلام کے نظام عقوبت کی رو سے کچھ جرائم کی سزائیں متعین کر دی گئی ہیں جنہیں حدود کہا جاتا ہے، کسی اسلامی ریاست کو اس میں تبدیل یا ترمیم کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمہ کے ایک ہم عصر محدث محمد بن نصر مروزی (متوفی 294ھ) کی کتاب "السنۃ" سے ایک حوالہ پیش کریں گے:

"ہم سے اسحٰق نے روایت کیا، انہوں نے ابو اسامہ سے، انہوں نے محمد بن عمر بن علقمہ سے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمہ نے دیات کے بارے میں ایک کتاب لکھی جس میں یہ تحریر تھا کہ "رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مسلمان مرد کی دیت سو اونٹ تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شہریوں کے لئے اس مقدار کے متبادل کے طور پر ایک دینار یا بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی اور رسول اللہ ﷺ کے عہد میں آزاد مسلمان عورت کی دیت پچاس اونٹ تھی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانے میں) شہریوں کے لئے اس مقدار کے متبادل پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم دیت مقرر کی"

واضح رہے کہ جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے اس کتاب میں امام صاحب نے صرف وہ حدیثیں شامل کی ہیں جن کو "سنت ثابتہ" کا درجہ حاصل ہے لہذا عورت کی دیت کے مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ عورت کی دیت، مرد کی دیت سے

آدھی ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما دونوں کا یہ قول ہے کہ عورت کے قتل نفس اور زخموں کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔ (سنن الکبریٰ از امام بیہقی علیہ الرحمہ، جلد 8، ص 96، نیز کتاب الحج از امام محمد علیہ الرحمہ، جلد 4، ص 284)

تفسیر نیشاپوری (تفسیر غرائب القرآن) میں اسی آیت دیت کے تحت مذکور ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے اور اس پر معتبر صحابہ کا اجماع ہے۔

قتل خطاء میں عورت کی دیت مرد کے مقابل میں نصف ہونے پر اُمّت مسلمہ کا اجماع ہے۔ اسی حقیقت کو علامہ ابن رشد اپنی کتاب "بدایۃ المجتہد" میں ائمہ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کے متفقہ مسلک کے طور پر بیان فرماتے ہیں۔

باقی رہا عورت کا معاملہ تو اس بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے (بدایۃ المجتہد، جلد 2، ص 315)

التشریع الجنائی میں عبدالقادر عودہ شہید لکھتے ہیں کہ عورت کی نصف دیت پر پوری اُمّت متفق ہے۔

اس امر پر اُمّت کا اتفاق رائے کہ قتلِ (خطاء) کی صورت میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہوگی (التشریع الجنائی جلد اول، ص 669)

اب اگر اجماع اُمّت بھی دین میں حجت ہے اور وہ یقیناً حجت ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی قانون میں قتلِ خطاء کی صورت میں عورت کی دیت مرد سے نصف ہے اور اس بارے میں پروفیسر طاہر القادری کا موقف اجماع اُمّت کے خلاف ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔

پروفیسر طاہر القادری جو کہ اپنے آپ کو حنفی یعنی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا مقلد کہتے ہیں، حالانکہ مقلد تو اپنے امام سے کبھی اختلاف نہیں کرتا۔ وہ اپنے امام کے ہر موقف پر سر تسلیم خم کرتا ہے لیکن اس کے برعکس پروفیسر صاحب نے اپنے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے دیت کے مسئلہ پر اختلاف کیا جو کہ گمراہیت پر مبنی ہے۔

پروفیسر طاہر القادری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ خدا رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا۔ اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہو کہ وہ محض مسلک سے متعلق ہونے کی بناء پر جنت کا حقدار ہے تو یہ اس کی خام خیالی اور خود فریبی ہے

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

۲۴

بعثت محمدی ﷺ اور معجزہ وحدت واخوت

آخر جزیرہ نمائے عرب میں کوہ فاران کی چوٹیوں سے اس نور کامل کا ظہور ہوا جس نے اجڈ اور اکھڑ صحرا نشینوں کی کایا پلٹ دی۔ اور وہ لوگ جو زبردست تعصب اور انتشار کا شکار تھے اور جن کا زیادہ وقت قتل و غارت گری لوٹ مار اور ایک دوسرے کی عزت و آبرو لوٹنے میں گزرتا تھا۔ اس قدر باہم شیر و شکر ہوگئے کہ اس کی مثال تاریخ انسانی میں کہیں نہیں ملتی۔ یہ عدیم النظیر معجزہ سرور کائنات ﷺ کی بعثت مبارکہ سے رونما ہوا۔ آج بھی عقلیت پرست دنیا انگشت بدنداں ہے کہ یہ عظیم انقلاب کیسے برپا ہوگیا۔ جس کی بنیاد وحدت نسل آدم اور اخوت و محبت کی آفاقی قدروں پر قائم تھی۔ اسی معجزے کا ذکر قرآن حکیم یوں کر رہا ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ نعمت خداوندی یعنی بعثت محمدی ﷺ کی برکت سے تمہاری عداوتیں محبتوں سے بدل گئیں تمہاری نفرتیں الفتوں سے بدل گئیں تمہاری تنگ نظریاں قلبی وسعتوں سے بدل گئیں اور تم آپس میں متحد ہو کر یوں شیر و شکر ہوگئے کہ تمہارے باہمی رشتے خونی اخوت کے رشتوں سے بھی مضبوط تر ہوگئے ایک دوسرے کی جان لینے والے ایک دوسرے کی جانوں کے محافظ بن گئے۔ دوسروں کی عزتوں سے کھیلنے والے دوسروں کی عزتوں کے نگہبان بن گئے۔ پھر تمہاری عزتیں ایک عزت میں گم ہوگئیں تمہاری محبتیں ایک محبت میں گم ہوگئیں اور بالآخر تمہاری منتشر وفاداریاں بھی ایک وحدت میں بدل گئیں۔

ایک ضروری وضاحت

یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ خدا رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا۔ اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہو کہ وہ محض فلاں مسلک سے متعلق ہونے کی بنا پر جنت کا حقدار ہے تو یہ اس کی خام خیالی اور خود فریبی ہے۔ ایسے تصورات

پروفیسر طاہر القادری ہر دلعزیز شخصیت بننے کی دُھن میں حدیث رسول ہی بھول گئے کہ صحاح ستہ کی متعدد احادیث میں فقط ایک ہی گروہ "اہلسنت" کو جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے

حدیث شریف: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ رسول پاک ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار ہوجاؤ کہ تم سے پہلے اہل کتاب 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب یہ اُمت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ 72 فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنت میں جائے گا۔ وہی سب سے بڑی جماعت ہے

(ابوداؤد، کتاب السنّت، حدیث نمبر 4597، ص 650، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات کے دفتر اول کے مکتوب نمبر 49 پر فرماتے ہیں کہ نجات کا راستہ اہلسنت کی پیروی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اقوال و افعال اور اصول وفروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات پانے والی جماعت یہی ہے اور اس کے سوا باقی سب فرقے خرابی اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔

معلوم ہوا کہ سرور کونین ﷺ نے ایک خاص مسلک کے نام پر جو کہ محدثین کے مطابق مسلک اہلسنت ہے، جنت کا پروانہ جاری فرمایا ہے، لہٰذا پروفیسر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مطالعہ کو وسیع کریں۔

پروفیسر طاہر القادری کی یہ وہ کتاب ہے جسے لکھنے کے بعد انہوں نے اُمت میں انتشار پھیلایا جوکہ جنوری 1985ء سے اب تک ہزاروں کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ پروفیسر صاحب اب بھی اپنے پرانے موقف پر قائم ہیں

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

نام کتاب	:	فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟	
خطبات	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	
ترتیب وتدوین	:	جاوید القادری، ضیاء اللہ نیر	
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز	
اشاعتِ اول	:	جنوری 1985ء	(1,000)
اشاعتِ دوم	:	فروری 1987ء	(3,000)
اشاعتِ سوم تا ہفتم	:	جنوری 1988ء تا اکتوبر 2004ء	(9,500)
اشاعتِ ہشتم	:	دسمبر 2007ء	(1,100)
اشاعتِ نہم	:	مارچ 2010ء	(2,200)
اشاعتِ دہم	:	اکتوبر 2010ء	
تعداد	:	1200	
قیمت	:	-/80 روپے	

ISBN 969-32-0282-1

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

پروفیسر طاہر القادری لکھتے ہیں کہ بعض تاریخی روایات کے مطابق تاتاریوں کو بغداد پر حملے کی دعوت بھی کچھ ناعاقبت اندیش مسلمانوں نے ہی اپنے فرقہ وارانہ تعصب کو آگ بجھانے کی خاطر دی تھی

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

17

۶۵۶ ہجری کا دور تھا۔ خلافت عباسیہ اپنے آخری سانس پورے کر رہی تھی۔ خلیفہ وقت مستعصم باللہ کا وزیر اعظم ابن علقمی شیعہ مسلک رکھتا تھا۔ فرقہ پرستی کا بازار گرم تھا اور مسلکوں کی باہمی کشمکش اور آویزش اپنے عروج پر تھی۔ بغداد کے گلی کوچے مناظروں اور بحث و تکرار کا مرکز بن چکے تھے۔ وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک کے گرد گھومتی تھی۔ جب کہ خلیفہ کا بیٹا ابوبکر سنی عقائد کا نقیب تھا۔ دونوں فرقے باہم دست و گریباں تھے اور سارا بغداد تفرقے کی آگ میں جل رہا تھا۔ اس اندرونی خلفشار سے مسلمانوں کی طاقت کمزور ہوتی گئی اور نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ منگولوں اور تاتاریوں کا فتنہ اسلامی خلافت کی سرحدوں پر منڈلانے لگا۔ ہلاکو کے خونخوار دستے اس صورت حال میں فائدہ اٹھاتے ہوئے سیلاب کی طرح بڑھے اور دیکھتے ہی دیکھتے بغداد کی عظیم سلطنت کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گئے۔ تاتاریوں نے عظیم الشان اسلامی تہذیب و تمدن کی روشن شمعوں کو آنِ واحد میں گل کر دیا۔ ظلم و بربریت کے وہ پہاڑ توڑے کہ ایک اندازے کے مطابق بیس بائیس لاکھ افراد تہہ تیغ کر دیئے گئے اور دریائے دجلہ کا پانی تین دن تک ان کے خون سے سرخ رہا۔ بعض تاریخی روایات کے مطابق تاتاریوں کو بغداد پر حملے کی دعوت بھی کچھ ناعاقبت اندیش مسلمانوں نے ہی اپنے فرقہ وارانہ تعصب کی آگ بجھانے کی خاطر دی تھی' ورنہ خلافت بغداد کا دبدبہ باوجود سیاسی کمزوریوں کے چاردانگ عالم پر چھایا ہوا تھا اور کسی کو اسلام کے اس مرکز پر حملہ کرنے کی جرأت نہ تھی۔ اس رستاخیز بربریت کے عالم میں شیعہ اور سنی دونوں یکساں طور پر تاتاریوں کی چیرہ دستیوں کا نشانہ بنے اور ان کی عبادت گاہیں' مسجدیں' محراب و منبر اور علمی مراکز تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ تاریخ کی زبان صرف زوالِ بغداد کے حوالے سے ہی نہیں' بلکہ دوسرے حوالوں سے بھی ہمکلام ہو رہی ہے کہ جب بھی دشمن کو اہل اسلام پر غلبہ حاصل ہوا اس کا ہدف کوئی خاص مسلک نہ تھا بلکہ بلاامتیاز سب مسلمان تھے۔ افغانستان میں روس کی فوج کشی ہو یا فلسطین و لبنان میں جنگ' یا زاسرائیل کی خون آشامی' دونوں کا نشانہ مسلمان ہیں۔ خواہ وہ کسی بھی فرقہ یا

☆ پروفیسر صاحب نے جب یہ عبارت لکھنے کے لئے تاریخ کے اوراق کی گردان کی ہوگی تو یہ پڑھا ہوگا کہ حملے کی دعوت مستعصم باللہ کے وزیر اعظم ابنِ علقمی نے دی تھی اور یہ بھی پڑھا ہوگا کہ وہ شیعہ تھا اور اس کو مسلمان کہہ رہے ہیں یعنی پروفیسر صاحب واضح الفاظ میں ایک شیعہ فرقے والے ابنِ علقمی کو مسلمان تسلیم کر رہے ہیں

پروفیسر طاہر القادری لکھتے ہیں کہ تمام اسلامی فرقوں میں اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک، اور وہ بھی ان کی علمی تفصیلات اور کلامی شرحات متعین کرنے میں ہے۔ اس سے عقائد اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا

۳۱

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان بنیادی واعتقادی قدریں سب مشترک ہیں۔ اسلامی عقائد کا سارا نظام انہیں مشترک بنیادوں پر کھڑا ہے۔ مسلمانوں میں سے کوئی بھی کسی اور نبی یا رسول کی شریعت کا نہ اقرار کرتا ہے نہ اسلام کے سوا کسی اور دین کو مانتا ہے۔ سب مسلمان توحید و رسالت وحی اور کتبِ سماوی کے نزول، آخرت کے انعقاد، ملائکہ کے وجود حضور ﷺ کی خاتمیت، نماز روزہ زکوٰۃ اور حج کی فرضیت وغیرہ جیسے معتقدات اور اعمال پر یکساں ایمان رکھتے ہیں اور اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک، اور وہ بھی ان کی علمی تفصیلات اور کلامی شروحات متعین کرنے میں ہے۔ اس سے عقائد اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

سب سے پہلی اسلامی ریاست کا قیام

ہادیِ اعظم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت مدینے کا معاشرہ بالعموم مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں پر مشتمل تھا۔ حضور ﷺ نے اپنی پیغمبرانہ بصیرت اور قائدانہ حکمت عملی سے ان مختلف الخیال عناصر اور متضاد نظریات رکھنے والے طبقوں کو مدینہ کی پہلی اسلامی ریاست کی تاسیس وقیام کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دی۔ منشا صرف یہ تھا کہ اس پہلی اسلامی ریاست کی بقاو سالمیت کا فریضہ باہمی اشتراکِ عمل سے سب کو منظم کر کے سرانجام دیا جاسکے تاکہ ریاست کو اندرونی سطح پر کم سے کم مشکلات کا سامنا ہو۔

☆ پروفیسر صاحب کی علم دانی دیکھ کر بہت افسوس ہوا کیونکہ وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کچھ نہیں جانتے۔ وہابیوں اور دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف ذاتی یا فروعی نہیں بلکہ ان کے مولویوں اور اکابرین کی گستاخانہ اور کفریہ عبارات ہیں جن پر دیوبندی فرقے کی بنیاد قائم ہے۔ ان کفریہ اور گستاخانہ عبارتوں کے اصل عکس کو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہیں تو میری کتاب بنام "بدمذہبوں کی گستاخیاں" کا ضرور مطالعہ کریں۔

پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ بحمد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

۳۷

اس ضمن میں بنیادی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تبلیغ کے لئے موضوع کیا ہونا چاہیے اور کون سا انداز و اسلوب اختیار کیا جائے جسے دعوت و تبلیغ کے کاموں کو مربوط اور مشترک بنیادوں پر سرانجام دینے کے لئے تمام مسالک و مکاتب فکر یکساں طور پر اپنا سکیں؟

دعوت و تبلیغ کے موضوعات

تبلیغی کام کو درج ذیل موضوعات کے ساتھ مختص کر دینے سے فرقہ وارانہ کشیدگی، طبقاتی تناؤ اور باہمی آویزش کو ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

ا) اعتقادی زندگی کے اصلاح طلب پہلو

ب) عملی زندگی کے اصلاح طلب پہلو

ج) اخلاقی و روحانی زندگی کے اصلاح طلب پہلو

(ا) اعتقادی زندگی اصلاح طلب ہے

عقیدہ ہر انسان بالخصوص مسلمان کے تمام اعمال کی اساس ہوتا ہے۔ اس میں بگاڑ یا اختلاف واقع ہو جائے تو اس کے اثرات پوری زندگی کے افعال و اعمال پر مترتب ہوتے ہیں۔ بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے۔ اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تنقیص کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہمارے عقائد مردہ اور بے جان ہو چکے ہیں۔ انہیں ہماری عملی زندگی میں تو ہمات سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں دیا جا رہا۔ عقیدہ توحید ہو یا عقیدہ رسالت، تصور آخرت ہو یا تصور جزا و سزا ان میں دراڑیں پڑ چکی ہیں۔ ذہن عقائد کے بارے میں بھی پراگندہ خیالی اور تشکیک کا شکار ہیں۔ قلوب و اذہان کو مومنانہ یقین میسر نہیں۔ خدا پر ایمان رکھنے کے باوجود اس پر بھروسہ اور توکل باقی نہیں رہا۔ ہم عقائد کا تحفظ کلامیات اور مناظرانہ استدلال سے کرتے ہیں جو زندگی کو دولت یقین عطا نہیں کر سکتا۔ کتاب و سنت کے قابل عمل اور عصر حاضر میں نتیجہ خیز ہونے پر بھی ہمارا ایمان متزلزل ہو چکا ہے۔ ہم کفر کے مقابلے میں اسلام اور باطل کے مقابلے میں حق کے کامیاب و کامران ہونے پر بھی اعتقاد ختم کر بیٹھے ہیں۔ الغرض ہمارے عقائد کا سارا ایوان متزلزل اور ڈانواں ڈول ہے لہذا اس وقت ہمیں عقائد کے کلامیاتی پہلوؤں پر زیادہ زور دینے کی بجائے عقائد کے ان ایمانیاتی اور انقلابی پہلوؤں پر زور دینا چاہیے جن سے مردہ عقائد پھر سے زندہ ہو جائیں اور ان کا تعلق حقیقی زندگی کے ساتھ پھر سے بحال ہو جائے تاکہ عملی زندگی ان عقائد کے اثرات و برکات سے صحیح معنوں میں فیضیاب ہو سکے۔ اگر علماء و خطباء اس رخ پر توجہ کریں تو وہ خود محسوس کریں گے کہ اس انداز کی تبلیغ و تقریر بے شمار تنازعات اور اختلافات سے از خود پاک ہو جائے گی اور اگر وہ بعض اوقات عقائد کے بعض پہلوؤں کی وضاحت میں علمی اختلاف کو ناگزیر سمجھیں تو ان کا بیان بھی محض مثبت طریقے سے کتاب و سنت کی روشنی میں اس طرح کر دیا جائے کہ کسی دوسرے مکتب فکر کا نقطۂ نظر مورد طعن نہ بنے۔

☆ واہ پروفیسر صاحب واہ! آپ تو ہر دلعزیز بننے کے چکر میں گلاب جامن بن گئے۔ میں آپ کے علم میں اضافہ کرتا ہوں۔ وہابیوں اور دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف ان کی گستاخانہ اور کفریہ عبارات ہیں، شیعوں سے ہمارا اختلاف بنیادی عقائد ہیں اور قادیانیوں اور منکرین حدیث سے بھی ہمارا اختلاف ذاتی نہیں بلکہ بنیادی عقائد پر مبنی ہے

طاہر القادری نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ میں حنفیت یا مسلکِ اہلسنت و جماعت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا

نوائے وقت

۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء

جمعہ میگزین

پروفیسر طاہر القادری کی منہاج القرآن کے مرکزی رسالے ماہنامہ منہاج القرآن لاہور۔ جنوری 1988ء کا ٹائٹل عکس جس میں ہند دہلی کی جامع مسجد کے دیوبندی امام سید عبداللہ بخاری، طاہر القادری کے ساتھ ان کے ادارے میں آ رہا ہے

ادارۂ منہاج القرآن اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ___ امام سید عبداللہ بخاری

جنوری ۸۸

دہلی ہند کی جامع مسجد کا دیوبندی مولوی جسے پروفیسر نے ادارۂ منہاج القرآن میں خطاب کے لئے بلوایا جہاں خطاب کرتے ہوئے اس نے دیوبندی بریلوی اختلاف جو کہ درحقیقت اکابر دیوبند کی کفریہ عبارات کی وجہ سے ہے، اس کو محض غلط فہمیوں کا نتیجہ قرار دیا

۲۰ کروڑ مسلمان جب چاہیں بھارتی حکومت کا تختہ الٹ سکتے ہیں

دیوبندیوں اور بریلویوں کے اختلافات محض غلط فہمیوں کا نتیجہ ہیں ..... امام عبداللہ بخاری

ہم انگریز کی غلامی سے نکل کر کانگریس کی غلامی میں آ گئے "آزادی پانے والوں نے بھی کوئی قدر نہیں کی"

لاہور (اپنے سٹاف رپورٹر سے) ہم آزادی کی جس نعمت سے محروم ہیں وہ اللہ کی مہربانی سے اہل پاکستان کو حاصل ہے۔ مگر میں نے محسوس کیا ہے کہ اہل پاکستان اس نعمت کا شکر ادا نہیں کر رہے۔ ان خیالات کا اظہار شاہی مسجد دہلی کے امام عبداللہ بخاری نے گزشتہ روز ادارہ منہاج القرآن کے علماء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء میں ہندوستانی مسلمان انگریز کی غلامی سے نکل کر کانگریس کی غلامی میں آ گئے مگر جنہیں آزادی کی نعمت حاصل ہوئی انہوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ دیوبندی اور بریلوی حضرات کے درمیان اختلاف کی بنیاد محض غلط فہمیاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ منہاج القرآن اس حد تک جا چکا ہے ایک نعمت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اگر قابلی [illegible] کوشش عمل میں آئے تو اپنے شہر کے بچے اور نواسوں کو اسی جامعہ میں تربیت کیلئے بھیجوں۔ انہوں نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد پر زور دیا۔ اس موقع پر پروفیسر طاہر القادری نے اعلان کیا کہ وہ حکومت سے ان کے بچوں کو ادارہ منہاج القرآن میں داخل کروانے کیلئے اجازت کی کوشش

بقیہ صفحہ ۷ کالم ۸ پر

بقیہ: عبداللہ بخاری

کریں گے اور عبداللہ شاہ بخاری صاحب کے بچوں کا یہاں پڑھنا ہمارے لئے باعث فخر ہوگا۔

سید عبداللہ بخاری نے گزشتہ روز عالمی تنظیم مسلم ماہرین کے زیر اہتمام تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا بھارتی مسلمان زمین کا ٹکڑا لیکر نہیں عزت لیکر آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ آزادی اتفاق، حسن اور ایمان پر قائم رہ کر ہی حاصل کی جا سکتی ہے انہوں نے کہا بھارت کے ۲۰ کروڑ مسلمان جب بھارتی حکومت کا چاہیں تختہ الٹ دیں اور جس کو چاہیں اقتدار میں لے آئیں تقسیم کے وقت مسلمانوں کی تعداد ۳ کروڑ تھی آج ۲۰ کروڑ ہے۔ حکومت مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد آدھی بتاتی ہے اب مسلمانوں کے فیصلے دہلی کی مسجد کے حجرے میں ہوتے ہیں وزیر اعظم ہاؤس کے چکر لگانے والوں کو قوم نے مسترد کر دیا ہے ۱۹۸۸ء میں دہلی جامع مسجد کے دو سو کروڑ روپے کے اثاثے تباہ ہوئے آج اس مسجد کی حالت خستہ ہو چکی ہے شاہ کیلئے گواہیں نہیں ہیں۔ بھارتی حکومت آثار قدیمہ کی حفاظت کے نام پر سینکڑوں مساجد کو منتقل کر چکی ہے حکومت جامع مسجد دہلی کو بھی منتقل کرنا چاہتی ہے بابری مسجد کو اقتدار سے مندر میں تبدیل کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھارتی مسلمانوں کے بارے جنرل ضیاء الحق کے بیان پر تعجب ظاہر کرنے سے انکار کر دیا تھا اگر پاکستان سمیت تمام مسلم ممالک بھارتی مسلمانوں پر مظالم کے خلاف آواز بلند کر دیں تو بھارتی حکومت اسے اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار نہیں دے سکے گی۔ ۱۹۸۰ء میں آسام میں ۵۰ ہزار مسلمان ہلاک ہوئے میرٹھ احمد آباد اور بڑودہ وغیرہ میں آج بھی فسادات ہیں انہوں نے کہا کہ مسلمان ممالک کو فوری طور پر ایک ایسا ادارہ بنانا چاہئے جو مسلمان اقلیتوں پر مظالم کو فوری طور پر اقوام متحدہ میں پیش کرے۔ اقوام متحدہ اقلیتوں کو تحفظ دے ورنہ انسانی حقوق کا چارٹر پھاڑ دے انہوں نے کہا کہ وہ عدالت کی جانب سے طلب کرنے پر کبھی عدالت میں پیش نہیں ہوئے بھارتی انتظامیہ میں اتنی ہمت نہیں کہ انہیں گرفتار کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ پاکستان کو مضبوط بنائے اور پاکستان کے دشمنوں کو پائمال کرے جسٹس (ریٹائرڈ) انوار الحق نے مطالبہ کیا کہ لیاقت نہرو پیکٹ دوبارہ زندہ کیا جائے جو معاہدہ ابھی زندہ ہے پاکستان کا ایک سینئر وزیر بھارتی مسلمانوں پر مظالم کا جائزہ لینے کیلئے بھارت جائے اور احتجاج کرے اور بھارتی ہائیکورٹ کے جج پر مشتمل کمیٹی مسلمانوں کے خلاف مظالم کی تحقیقات کرے باشعور ہندو بھی مسلمانوں کے حقوق کو حاصل کرانے کیلئے اقدامات کریں۔ اشفاق احمد ایڈووکیٹ نے یونین کے مسلمانوں پر مظالم کے خلاف قرارداد پیش کی جبکہ ظفر علی راہی نے بھارت اور دیگر ممالک میں مسلم اقلیتوں پر مظالم کے خلاف قرارداد پیش کی اس تقریب سے اسماعیل قریشی، جہانگیر بدر، چوہدری نذیر احمد، میاں احتشام، مولانا عبدالغفور آزاد اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

THE DAILY JANG LAHORE ★★★

اتوار ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ ۴ دسمبر ۱۹۸۸ء ۱۲ مگھر ۲۰۴۵

☆ شاہی مسجد دہلی (انڈیا) کا امام عبداللہ بخاری جو خود دیوبندی تھا، اس کے ایسے بیان کا طاہر القادری نے کوئی رد نہیں کیا۔ جس سے یہ واضح ہوا کہ طاہر القادری مولوی عبداللہ بخاری کے بیان سے مطمئن ہیں۔

ہفت روزہ "احوال" کراچی کو انٹرویو دیتے ہوئے پروفیسر طاہر القادری نے گستاخ صحابہ مولوی خمینی کے متعلق کہا کہ خمینی علی رضی اللہ عنہ کی طرح جیے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح رخصت ہوئے (معاذ اللہ)

گفتگو

نمائندہ احوال

۱۴ تا ۲۰ جولائی 1989ء

"ہر فرقے کے تین تین انتہا پسند مولویوں کو پھانسی دیدی جائے"

پروفیسر طاہر القادری کی سیاسی حکمت عملی

"خمینی حضرت علیؓ کی طرح جیے اور حسینؓ کی طرح رخصت ہوئے" (معاذ اللہ)

1989ء

وہاں کوہ سود کے ایک شاندار کنونشن میں جب پروفیسر طاہر القادری نے اپنی نئی جماعت پاکستان عوامی تحریک کے قیام کا اعلان کیا تھا تو جہاں ان کی کامیابی کی توقع کرنے والوں کی کمی نہ تھی وہاں ان کی سیاسی ناکامی کی پیشین گوئی کرنے والے بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ تاہم مخالفین میں سے بھی کوئی ان کی صلاحیتوں کے بارے میں سوءِ ظن کا شکار نہیں تھا۔ پروفیسر صاحب نے ادارہ منہاج القرآن کے قیام سے اپنے سفر کا آغاز جس تیزی اور کامیابی کے ساتھ کیا تھا اس کو دیکھتے ہوئے بہت سے ناقدین بھی اپنا لہجہ نرم رکھے ہوئے تھے۔ لیکن پاکستان عوامی تحریک کے قیام سے اب تک اس کی انقلابی کامیابی کے سارے امکانات ختم ہوتے جا رہے ہیں اور پروفیسر طاہر القادری بطور ایک سیاستدان کے اپنے قدم آگے بڑھانے کے بجائے مسلسل تنزلی کا شکار دکھائی دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے کام کا آغاز بڑے زور و شور سے کیا اور وہ مختلف شہروں اور علاقوں میں اپنی تنظیم کے کارکنوں سے براہ راست رابطے کے علاوہ دفاتر کے قیام کے لئے بڑی محنت کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کا کوئی اقدام یا اخباری بیان ایسا سامنے نہیں آیا جو انہیں ایک منفرد سیاسی رہنما یا انقلابی لیڈر کے طور پر نمایاں کرتا۔ ان کے بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ "وہ ایسے رہنما ہیں جن کی مٹھی میں ملت اسلامیہ کی تقدیر کا پروانہ ہے" اور وہ اس بدقسمت اور فریب خوردہ قوم کو انقلاب مصطفویؐ کی منزل سے ہمکنار کر دیں گے۔ لیکن ان سے وابستہ ایسی تمام توقعات مایوسی میں بدل رہی ہیں۔

اپنی سیاسی جماعت کا اعلان کرنے کے بعد پروفیسر طاہر القادری کا حال اس شکاری کا سا ہوگیا ہے جو اپنے ہی جال میں پھنس کر رہ گیا ہو۔ ادارہ منہاج القرآن کے رہنما کے طور پر وہ ایک متوازن اور معتدل شخصیت بن کر سامنے آئے تھے لیکن صرف ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں ان کی تضاد بیانی کے ایسے شاہکار سامنے آئے ہیں کہ ان کے اپنے اور بیگانے سب ہی تصویر حیرت بنے ہوئے ہیں۔

ایک سیاسی لیڈر کے طور پر انہیں سب سے پہلے عورت کی سربراہی کے جواز اور عدم جواز کی بحث کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اپنے پر زور دلائل کی شہرت رکھنے والے پروفیسر طاہر القادری اس مسئلے پر جم نہیں پا رہے اور مسلسل متضاد وضاحت کے چکر میں الجھے جا رہے ہیں۔ ۱۰ جون ۱۹۸۹ء کو لاہور بار ایسوسی ایشن سے خطاب

۱۰ ہفت روزہ احوال کراچی

ہفت روزہ "احوال" کراچی لکھتا ہے کہ قادری صاحب جوش وجذبات یا جوشِ خطابت میں ایسی بہت سی باتیں کہہ جاتے ہیں جن کی بعد میں انہیں تردید کرنی پڑتی ہے مگر ان کا (خمینی کے متعلق تعریفی بیان) ایسا ہے جس کی ابھی تک تردید یا وضاحت نہیں کی گئی

کرتے ہوئے انہوں نے اس سلسلے میں فرمایا کہ اسلام میں عورت کی سربراہی حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے اور یہ مسئلہ انتخابات سے قبل اٹھانا چاہیے تھا۔ اب انتخابات میں شکست کھانے کے بعد عورت کی سربراہی کے خلاف تحریک چلانا مردانگی نہیں ہے۔

اس بیان کو جس کسی نے بھی پڑھا وہ حیران و ششدر رہ گیا۔ عورت کی سربراہی کے بارے میں علماء کا ایک طبقہ جن کو ضیاء کے دور میں کافی مراعات حاصل تھیں اور جن کے دارالعلوموں کو ضیاء نے کافی امداد دی تھی تحریک چلانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ یا کم از کم اسے ناجائز قرار دے رہے تھے۔ لیکن پروفیسر صاحب نے ایسے لوگوں کی مخالفت کر کے معلوم نہیں کسے خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اہل وطن کی حیرت میں اس وقت کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایک سال قبل پروفیسر طاہر القادری کی رائے بھی علماء حق سے مختلف نہ تھی اور وہ خود بھی عورت کو معاملات حکومت سپرد کرنے کے خلاف تھے۔ اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں جو بعد ازاں (گذشتہ سال) ادارہ منہاج القرآن ماڈل ٹاؤن کی طرف سے شائع ہو کر ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکا ہے۔ پروفیسر صاحب سے پوچھا گیا۔

سوال: کیا عورت کی سربراہی کسی صورت میں قابل قبول ہو سکتی ہے؟

جواب: حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قوم کی تباہی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے امور اور اپنے ولایت امارت عورت کے سپرد کی کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے معاملات (سربراہی) عورت کو سونپ دیئے۔ اب اس میں استثناء کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ ایسی بات میری سمجھ میں تو نہیں آ سکتی کہ ملک کے سارے مرد بالکل نااہل ہو گئے ہوں اور سربراہی ناگزیر ہو عورت کے لئے۔ اب اگر ایسی صورت ہو کہ مرد بچا ہی کوئی نہ ہو تنہا عورت کے سوا کوئی سربراہی نہ کر سکے تو استثناء ہے ورنہ استثناء کی کیا بات ہے؟

اس کے بعد سوال کنندہ نے حضرت عائشہ کی لشکر کی سربراہی کی مثال پیش کرتے ہوئے پروفیسر صاحب سے پھر پوچھا لیکن آپ نے جو جواب دیا اس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عائشہ کے کسی لشکر کی سربراہی سے عورت کا سربراہ حکومت و مملکت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا۔

"عورتیں ممبر بھی ہو سکتی ہیں۔ ایم پی اے، ایم این اے ہو سکتی ہیں۔ وزیر بن سکتی ہیں اور خواتین کے شعبوں کی۔ اور متعلقہ ایسے شعبہ جات کی سفیر بھی بن سکتی ہیں۔ جج بن سکتی ہیں قاضی، مجسٹریٹ، ڈاکٹر، انجینئر، استاد سب کچھ بن سکتی ہیں۔ چھوٹے لشکر کی سربراہی بھی کرنی پڑے تو ہنگامی طور پر کر سکتی ہیں... مگر تمام امہات المومنین بقید حیات رہیں انہیں خلافت نہیں ملی خلیفہ مرد ہی بنتے رہے ہیں۔"

ایک طرف عورت کی سربراہی کو کسی بھی صورت [illegible] کرنے کے بارے میں پروفیسر صاحب کا انداز بیان اور طرز استدلال یہ ہے مگر دوسری جانب وہ عورت کی سربراہی کو قبول نہ کرنے والوں کو شکست خوردہ کہہ کر معلوم نہیں کس کو خوش کر کے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

بعض لوگ عورت کی سربراہی سے مراد مملکت کی سربراہی لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاکستان کے موجودہ نظام میں سربراہ مملکت تو صدر پاکستان ہیں اس لئے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اطلاق یہاں نہیں ہوتا لیکن اگر آپ رسول اکرم ﷺ کے فرمان پر غور کریں گے تو یہ حکمت آپ کی سمجھ میں آ جائے گی کہ آپ ﷺ نے عورت کو سربراہ بنانے کی بات نہیں فرمائی بلکہ یہ فرمایا کہ جس قوم نے اپنے معاملات عورت کے سپرد کئے وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتی تو اس صورت میں عورت کی سربراہی کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے؟

افسوس تو اس بات پر ہے کہ عورت کی سربراہی کے بارے میں جو بات گذشتہ سال پروفیسر صاحب کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی پیپلز پارٹی کے مرکز میں برسراقتدار آنے کے فوراً بعد ان کی سمجھ میں آ گئی۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے، سلطانی بھی عیاری

پروفیسر صاحب کا ایک اور بیان جو انہوں نے اپنی جماعت کے قیام کے چند روز بعد دیا تھا ابھی تک ان کے لئے وبالِ جان بنا ہوا ہے اور اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ اس ایک بیان نے ان کے اندر کے طاہر القادری کو مکمل طور پر بے نقاب کر دیا ہے۔

ایرانی قونصلیٹ لاہور میں آیت اللہ خمینی کی یاد میں منعقدہ ایک تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے جناب خمینی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ "آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح زندہ رہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح دنیا سے رخصت ہوئے۔"

قادری صاحب جوش جذبات یا جوش خطابت میں ایسی بہت سی باتیں کہہ جاتے ہیں جن کی بعد میں انہیں تردید کرنی پڑتی ہے لیکن ان کا یہ بیان ایسا ہے جس کی ابھی تک تردید یا وضاحت نہیں کی گئی۔

یہ بیان جس روز اخبارات میں شائع ہوا شیعہ اور سنی دونوں مکاتب فکر کے علماء نے اس کی مذمت کی اور اس پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ جناب خمینی کا مقام اور رتبہ جو بھی ہو۔ وہ شہنشاہ کے خلاف اپنی طویل جدوجہد میں بھی شاندار ہو۔ یہ بات واضح ہے کہ نہ وہ حضرت علیؓ کی طرح جیئے اور نہ حسین رضی اللہ عنہ کی طرح دنیا سے رخصت ہوئے۔ تو ہم پروفیسر صاحب سے پوچھتے ہیں آخر بستر علالت پر وفات پانے والے ایک ہر دلعزیز ایرانی رہنما کو کربلا کے تپتے ہوئے ریگزاروں میں تین دن کے بھوکے پیاسے سید الشہداء امام مظلوم سے تشبیہ دے کر نواسۂ رسول ﷺ کی شان میں جس گستاخی کا ارتکاب کیا ہے اس پر [illegible] قوم اور خدا اور رسول ﷺ سے معافی طلب کرنی چاہئے تھی مگر برا ہو انانیت، خود نمائی اور سیاسی مصلحتوں کا کہ اس نے انہیں ایسا نہیں کرنے دیا۔

کہا جاتا ہے چند روز بعد جب پروفیسر صاحب منہاج القرآن مسجد میں جمعہ پر تقریر کر رہے تھے تو کسی نے اٹھ کر ان کے اس بیان پر بھی اعتراض کیا۔ اس پر پروفیسر صاحب آئیں بائیں شائیں کرنے لگے تاہم اس کا اتنا اثر ضرور ہوا کہ اپنے اس بیان کی اشاعت کے بعد پروفیسر صاحب نے موچی دروازہ لاہور میں آیت اللہ خمینی کی یاد میں منعقد ہونے والے جلسہ عام میں شرکت نہیں کی، اور خود کو ایک بڑے حادثہ سے محفوظ کر لیا جو لوگوں کے احتجاج کی صورت میں وہاں رونما ہو سکتا تھا۔

گذشتہ روز اپنے ایک بیان میں انہوں نے فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتمہ کیلئے تجویز پیش کی کہ اگر ہر فرقہ کے تین تین مولویوں کو سر عام پھانسی دے دی جائے تو فرقہ واریت کا خاتمہ ہو سکتا ہے آج انہوں نے اس بیان کی اس قدر وضاحت کی ہے کہ انہوں نے تین تین مولویوں کو نہیں تین تین انتہا پسندوں کو پھانسی دینے کی بات کی تھی۔

کلیم عشق میں ہے اور جل رہا ہے دامن طور
ابھی تو حسن کا پہلا ہی پردہ اٹھا ہے

پروفیسر صاحب جس روز اپنی نئی جماعت کا اعلان کرنے والے تھے، اس شب ان کے دست راست مولانا محمد علی قصوری نے صحافیوں کو دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر کسی صحافی نے غلط بات کی تو وہ اس کو سیدھا کر دیں گے۔ اور انہیں سبق سکھا دیں گے۔ چھوٹے میاں کی اس بات پر لوگ ابھی سبحان اللہ کہہ ہی رہے تھے کہ ان کے بڑے میاں نے علماء یا بعض انتہا پسندوں کو سر عام پھانسیوں پر لٹکانے کی بات کر دی ہے۔ پاکستان عوامی تحریک نے پتھر مارنے والوں کی طرف پھول پھینکنے، یزیدی سیاست کے مقابلے میں حسینی سیاست اور بولہبی سیاست کے مقابلے میں مصطفوی ﷺ سیاست کا جو نعرہ لگایا تھا لگتا ہے پارٹی اس سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ اور اب وہ اپنے پیغام کی بجائے دھمکیوں کی زبان پر آ گئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری کو اپنا مستقبل مایوس نظر آ گیا ہے۔ اور وہ کسی نہ کسی بہانے سیاست سے دستبردار ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے مذکورہ بیانات کے علاوہ ان کی پالیسیوں میں کبھی کوئی نئی بات نہیں۔ نہ ان کے پاس کوئی پرکشش سیاسی پروگرام ہے بعض دیگر ان پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ صرف اقتدار کے سائے میں پھل پھول سکتے ہیں۔ اور اب وہ نواز شریف کے چھوٹے سائے سے نکل کر بے نظیر حکومت کے نیچے آ گئے ہیں اور وہی زبان استعمال کرنے لگے ہیں جو اس جماعت کا خاصہ ہے۔

اس کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ انہیں [illegible]

پروفیسر طاہر القادری نے امام باڑہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم جن غلط فہمیوں میں الجھے ہوئے ہیں تو یہ یقین جانئے کہ یہ سب پیٹ کے دھندے ہیں، کاروبار ہے

أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

خطبۂ صدارت قصرِ بتول شادمان کالونی لاہور

منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

16

لڑتے ہو۔ سیدنا عمر فاروقؓ کا بیٹا کچھ دل برداشتہ ہوگیا' انہیں خیال تھا کہ میرے ابو ہوں یا حسینؓ کے ابو ہوں وہ حضورؐ کی بارگاہ میں بیٹھے ہیں دونوں حضورؐ کے غلام ہیں۔ دونوں پر حضورؐ کا کرم ہے' تو یہ غلام اور غلام زادے کا فرق کیا ہوا؟ بچے تھے' سمجھ نہ تھی۔ وہ روتے روتے اپنے والد کے پاس آئے اور عرض کیا اپنے ابا جان سے' سیدنا فاروق اعظمؓ سے کہ ابا جان! آج حسینؓ نے مجھے یہ کہا ہے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ بولے بیٹے! سچ کہہ رہے ہو کہ حسینؓ نے یہ کہا ہے۔ بیٹے کی انگلی پکڑی اور سیدنا علیؓ شیرِ خدا کے دروازے پر آکر دروازہ کھٹکھٹایا امام حسینؓ باہر تشریف لائے کہ کون ہے؟ وہ سیدنا عمر فاروقؓ کو اور ان کے بیٹے کو ساتھ دیکھ کر کچھ شرماگئے' کچھ گھبراگئے کہ اس نے شکایت کی ہوگی اور وہ ناراض ہونے کے لئے یا شکایت کرنے کے لئے ابو حضورؐ کے پاس آئے ہیں۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے پوچھا بیٹے کیا آپ نے اس سے یہ کہا ہے کہ تو ہمارا غلام زادہ ہے' تو اب یہ تھے آغوش فاطمۃ الزہراؓ میں پلنے والے یہاں اس کو تعلیم ہی یہ تھی کہ سر کٹ جائے سارے خانوادے کا تو کٹ جائے غلط کے سامنے نہیں جھکنا ان کو تعلیم ہی یہ تھی تو وہ زبان سے غلط بات کیونکر کہتے۔ سیدنا امام حسینؓ نے شرماتے ہوئے' فرمایا۔۔۔ جی چچا جان جھگڑے میں ایسی بات ہوگئی تھی۔ میں نے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں آپ مجھے دہرادیں کہ واقعی یہ کہا ہے۔ جی ہاں! میں نے کہا ہے کہ تو ہمارا غلام زادہ ہے۔ فرمانے لگے بیٹے حسینؓ آج میں خدا کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ آپ نے ہمیں اپنا غلام زادہ قبول کرلیا اور قیامت کو ہماری بخشش کا سامان ہوگیا۔ قیامت میں ہماری مغفرت کا سامان ہوگیا۔ جن کا یہ تعلق ہو کہ وہ نسبت غلامی کو اپنی مغفرت کا سبب جانیں' ان کی باہمی محبت' مودت کا عالم کیا ہوگا؟ اور ہم جن غلط فہمیوں میں الجھے ہوئے ہیں تو یہ یقین جانئے یہ سب پیٹ کے دھندے ہیں۔ کاروبار ہے اگر ایک دوسرے کو فرقوں' مسلکوں اور اگر ایک دوسرے سے صحابیؓ اور اہل بیتؓ کے نام پر جنگ نہ کروائی جائے تو پیٹ کس طرح سلامت رہتا۔ یہ بدبختی ہے' یہ صرف اور صرف پیٹ پالنے کی باتیں ہیں' ورنہ صحابیت اور خانوادت مصطفویؐ میں کوئی

شیعوں سے ہمارا ذاتی کوئی جھگڑا نہیں بلکہ ان سے ہمارا اختلاف یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں

☆ حیرت ہے کہ پروفیسر صاحب امام باڑہ میں کھڑے ہو کر اس اختلاف کو پیٹ کے دھندے کہہ رہے ہیں، کاروبار کہہ رہے ہیں، ایسا کیوں؟

پروفیسر طاہر القادری صاحب محبان صحابہ اور دشمنانِ صحابہ کو بھائی بھائی بن جانے کی تلقین کررہے ہیں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

خطبۂ صدارت قصرِ بتول شادمان کالونی لاہور

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

17

فرق نہیں۔

تو میں عرض یہ کررہا تھا کہ اسی نسبت کا حیا کرتے ہوئے دونوں طبقو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ اگر کوئی چھوٹی بڑی ایک دوسرے کو کہہ بھی دیا کرے تو حضرت علیؓ کی غلامی کے حوالے سے دل بڑے کرلیا کرو اور حضرت علیؓ اور بعض دوسروں کے اختلافات بھی تھے' سیاسی۔ دوسرے حضرات کو برا بھلا کہتے تھے' لیکن حضرت علیؓ نے کبھی خود بھی اور اپنے غلاموں کو دوسروں کو برا بھلا کہنے کی اجازت نہیں دی—— ارے یہ خانوادہ تو بخشنے والا خانوادہ ہے۔ یہ خانوادہ تو عفو اور درگزر کرنے والا خانوادہ ہے' سیدنا امام حسن مجتبیٰؓ یا با اختلاف روایت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام ان کے گھر ایک خادم تھا اور مہمان آگیا' آپ نے انہیں بلایا کہ ذرا کوئی مشروب لایئے تواضع کے لئے' وہ خادم دوڑا دوڑا آیا گرم مشروب تھا خدمت میں پیش کیا۔ کوئی ٹھوکر لگی خود بھی گرا اور گرم مشروب حضرت امام عالی مقامؓ اور مہمان کے کپڑوں پر گرپڑا۔ آپ کو کچھ ملال آگیا' رنج آگیا' امام عالی مقامؓ نے کچھ غضب بھری نظریں اٹھاکر اس کی طرف دیکھا کہ بے ادب اتنا خیال بھی نہیں کیا۔ اب وہ خادم خانوادہ اہل بیتؓ کا پروردہ تھا۔ اس نے دیکھا کہ امام عالی مقامؓ کچھ جلال میں ہیں' انہوں نے قرآن کی ایک آیت کا حصہ پڑھ دیا......

والکاظمین الغیظ — اللہ کے محبوب وہ ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں۔

(سورۃ آل عمران آیت ۱۳۴ پ ۴)

اب دیکھئے جس گھر کے نوکروں کی معرفت کا یہ عالم ہو جس گھر کے نوکروں کے کمال عرفان کا یہ عالم ہو ان کے اپنے عرفان کی عظمتوں کا عالم کیا ہوگا؟ خادم کہتے ہیں **والکاظمین الغیظ** کہ اللہ کے پیارے غصے کو پی جاتے ہیں' آپ نے فرمایا کہ تو گواہ ہوجا میں نے غصہ پی لیا' پھر وہ خاموش نہیں ہوا کہ گستاخی کی ہے' غلطی کی ہے غلطی پر سزا دی جاتی ہے' انعام نہیں دیا جاتا۔ **والعافین عن الناس** "وہ صرف غصہ ہی نہیں پیتے بلکہ غلطی کرنے والے کو معاف

پروفیسر طاہر القادری نے امام باڑہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شیعہ سنی آپس میں بھائی بھائی بنیں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

خطبہ صدارت قصرِ بتول شادمان کالونی لاہور

منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

021-34926110, 021-34910584
0322-3459654

29

ہوں کہ خانوادہ اہل بیتؓ کی نسبت سے سب ایک ہیں' اگر آپ نے یا اور کسی نے دو بنا رکھا ہے تو وہ اس کی کم عقلی ہے' بے بصیرتی ہے' بے خبری ہے' اس کی بدبختی ہے' سب ایک ہیں' ہر کوئی منگتا ہے بھکاری ہے خانوادہ اہل بیتؓ کا' خانوادہ اہل بیت کے سامنے دامن مراد پھیلائے بغیر کوئی شخص نہ اس دنیا کا ہے نہ آخرت کا ہے۔

یہ جو کچھ عرض کر رہا ہوں یہ حق ہے' میں درویش آدمی ہوں میں جو کچھ کہہ رہا ہوں میرا خدا گواہ ہے' آپ کی خوشی کی خاطر نہیں کہہ رہا ہوں اپنے ایمان کی شہادت دے رہا ہوں۔ میری یہ تقریر اگر یوم علیؓ کے موقع پر اہلسنت کے جلسے میں ہوتی تو کوئی ایک بیان بھی اس سے مختلف نہ ہوتا۔ میں منافقت کا روادار نہیں ہوں اور سب یہ حق ہے تو میں یہ سمجھانے آیا ہوں کہ شیعت کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے جناب بارہوی صاحب (جناب قیصر بارہوی) سے سن لی سنیت کی حقیقت کیا ہے' وہ اب سن لی تو اس میں تفریق اور جنگ کو روا رکھنا سوائے منافقت کے اور کچھ نہیں ہے' اگر یہ بات حق ہے تو پھر آپس میں بھائی بھائی بنئے اور مواخات کے اس تعلق کو تحریک بنایئے اس ملک میں پھیلایئے یہ مملکت خداداد آپ کا ملک ہے یہ حضورؐ کے صحابہؓ حضورؐ کی اہل بیتؓ کے قدموں کا صدقہ ہے۔ یہ حضورؐ کے غلاموں کا صدقہ ہے اس کو قائم اور دائم رکھئے' اس کو آباد رکھئے' اگر یہ چمن اجڑ گیا تو آپ (ان سے پہلے مقرر صاحب کی طرف اشارہ ہے) بیچ کہہ رہے تھے نہ شیعت کا کوئی حشر حال ہوگا نہ سنیت کا۔

آپ کو یاد نہیں کہ جب بنو عباس کی آخری خلافت تھی (۶۵۶ھ تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۵۵۵) مستعصم باللہ خلیفہ تھا اس کا ایک بیٹا ابوبکر وہ سنیوں کی سرپرستی کر رہا تھا اور اسی دور کا وزیراعظم ابن علقمی وہ اس دور کے شیعوں کی سرپرستی کر رہا تھا' اور امت مسلمہ اس بدبختی کا شکار اس وقت بھی ہو چکی تھی جس طرح بدبختی کا شکار آج کراچی کی سرزمین اور پاکستان کی سرزمین ہے تو نتیجہ کیا ہوا؟ مناظرے ہو رہے تھے اور تاتاری فتنہ اسلامی سلطنت کو ہمیشہ کے لئے لقمہ اجل بنانے کے لئے تل رہا تھا' یہاں تک کہ انہے دعوت دی

پروفیسر طاہر القادری کی تقریر کے دوران "شیعہ سنی اتحاد...... زندہ باد" کے نعرے لگے

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُہَا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

خطبہ صدارت قصرِ بتول شادمان کالونی لاہور

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

30

گئی کہ تو آ خلافت بغداد کو تباہ کردے' ہلاکو خان حملہ آور ہوا خلافت بغداد پر خلافت بنو عباس پر' تاریخ کا ایک ایک ورق شاہد ہے کہ اس کی تلوار شیعہ سنی کے امتیاز کے بغیر چلی اور آن واحد میں اس ہلاکو فتنے کی تلوار نے تیس لاکھ سنی شیعہ مسلمانوں کو قتل کردیا۔ تیس لاکھ مسلمانوں کو شہید کردیا۔ جب ہلاکو خان کی تلوار جب باطل اور کفر کی تلوار خلافت بغداد کے خاتمے کے لئے چلتی ہے' جب وہ ہندوستان کی سرزمین آسام پر چلتی ہے' جب وہ افغانستان کی سرزمین پر چلتی ہے جب وہ لبنان کی سرزمین پر چلتی ہے جب وہ کسی جگہ چلتی ہے تو تلوار کی آنکھیں شیعہ اور سنی کے امتیاز کو نہیں دیکھتیں۔

بد بخت مسلمانو!۔۔۔ تم نے خود کو تفرقہ و انتشار میں مبتلا کرکے حضورؐ کی امت کی تباہی کی قسم کھائی ہے اور اگر تمہیں چمن کی آبادی کی فکر ہے تو میرے مصطفیٰ کی امت کا چمن سنبھالو۔ اگر حضورؐ کی امت کل کی کل سلامت رہ گئی تو تمہاری شیعیت بھی سلامت رہے گی تمہاری سنیت بھی سلامت رہے گی اور اگر اسلام پر کفر کی تلوار چل گئی تو پھر تمہارا نام صفحہ ہستی سے مٹاکے رکھ دے گی۔۔۔

۔نعرہ لگتا ہے!

شیعہ سنی اتحاد ۔۔۔ زندہ باد

شیعہ سنی اتحاد ۔۔۔ زندہ باد

حاضرین محترم!۔۔۔ یہ سیدنا حضرت علی شیر خداؓ کے مقام' منصب کی بات تھی کہ اللہ رب العزت نے قرآن کی تفسیر کا وہ مقام عطا کیا نبی پاکؐ نے اپنے علم کا دروازہ ہونے کا شرف عطا فرمایا' صوفیاء نے قیامت تک اپنی بزم ولایت کا صدر ان کو بنایا۔ اولیاء نے قیامت تک اہل صفاء کا سرپرست انہی کو بنایا ارے جب اول سے آخر تک نہ کوئی ولی حضرت علیؓ کی بھیک کے بغیر ولایت پر سرفراز ہو' نہ کوئی صاحب صفاء حضرت علیؓ کے تصرف کے بغیر صفاء باطن کی دولت سے بہرہ ور ہو' نہ کوئی صاحب قطبیت و غوثیت حضرت علیؓ کے تصرف کے بغیر صفا باطن کی دولت سے بہرہ ور ہو' نہ کوئی صاحب قطبیت و غوثیت حضرت علیؓ کے

پروفیسر طاہر القادری کی تنظیم منہاج القرآن انٹرنیشنل نے برلن کی محافل میلاد النبی میں شیعہ مولویوں کو بلایا اور تقاریر بھی کروائیں

برلن میں محافلِ میلادالنبیؐ اور مجالس کا انعقاد

بلادی رپورٹ

ماہ ربیع الاول میں برلن میں پاک محمد مسجد، مسجد امام جعفر صادق، مرکز الہدیٰ، مرکز تعلیم القرآن اور ادارہ منہاج القرآن میں میلاد کی محافل اور مجالس کا انعقاد ہوا۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل برلن کے زیر اہتمام منعقدہ میلاد النبی ﷺ کی صدارت علامہ حافظ نذیر احمد خان قادری نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے حافظ امین الدین (افغانستان) نے کیا، جب کہ ہدیہ نعت حافظ نوید احمد اور چوہدری اشتیاق احمد نے بارگاہ رسالت میں پیش کی۔ نظامت کے فرائض عمران الحق نے ادا کیے۔ اس موقع پر محمد ارشاد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن پاک با ترجمہ پڑھنا افضل ہے۔ حافظ طارق علی، ڈاکٹر وربی، و دیگر نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں عرفان القرآن کورس مکمل کرنے والوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ تقریب میں علامہ صاحب زادہ عابد حسین، جاوید احمد، انجمن پاکستان کے محمد نذیر چیمہ، قمبور خان بیگ، انجمن جعفریہ کے سید مجاہد شاہ، اسلامی تحریک کے رخسار انجم، ایشین جرمن رفاہی سوسائٹی کی بیگم عائشہ ارشاد، بزم ادب کے سید سرور ظہیر، پاک محمد مسجد کے حاجی امتیاز تارڑ وائیں، مہدی خان، پاکستان پیپلز پارٹی کے قیصر ملک، ملک آفتاب حسین، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ریاض خان، عنصر بٹ، اعجاز بٹ، سید آصف خان، جرمن پاکستان فورم کے وزیر حسین ملک، کشمیر فورم کے چوہدری نگزار حسین، منہاج الحسین کے عبدالمناف علوی، بشیر حیدر، ادریس بٹ، چوہدری منور، صوفی وسیم احمد، امین الدین سمیت دیگر پاکستانی، بنگالی اور ترکی افراد بھی شامل تھے، جب کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل برلن کے فیض احمد، خضر حیات تارڑ، محمد رفیق، محمد آصف، محمد عارف، غلام حیدر خان و دیگر نے تقریب کے انعقاد میں نمایاں کردار ادا کیا۔

طاہر القادری کا منافقانہ طرزِ عمل ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں

طاہر القادری پر لکھی گئی کتاب کے ٹائٹل کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

نام کتاب	عصر حاضر کے جدید مسائل اور پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترتیب و تدوین	ابو مجاہد، اخلاق احمد
نظر ثانی	جنید عالم قادری
نگران طباعت	شفیق الرحمن
ٹائیٹل	فراز عالم
اشاعت اول	فروری، 1994ء
تعداد	دو ہزار
اشاعت دوم	جون، 1994ء
تعداد	ایک ہزار
کمپوزنگ	ناصر مہران کمپوزنگ فون :7737234 کراچی
قیمت	15 روپے

طاہر القادری صاحب آپ کھل کر یہ بات کیوں نہیں کہتے کہ گستاخ و بے ادب فرقے گمراہ اور ناری ہیں اور فقط اہلسنت ہی نجات کا راستہ ہے

مسالک کا وجود اسلام کے بنیادی تصور اور شریعت کے منافی نہیں ہے

ہمارے نزدیک مسلک دین اور ایمان کو انتشار و افتراق سے بچانے کی ایک راہ ہے۔ مثلاً ایک غیر مسلم مختلف لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھے وہ سب ایک ہی طرح رکوع و سجود کررہے ہوں دوسری جگہ وہی آدمی کچھ لوگوں کو مختلف طریقوں سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھے تو پہلی جماعت کو وہ Disciplined اور دوسری کو indisciplined قرار دیگا۔

مسلک کا مقصد اسی حسن کو امت کے اندر پیدا کرنا تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس کو وجہ نزاع بنایا جائے اور اس کی بنیاد پر جھگڑے فساد کرکے ایک دوسرے کو کافر و مشرک اور خارج از اسلام کر کے امت کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔

یہ جو کچھ ہورہا ہے میرے نزدیک نہ دین اسلام کی خدمت ہے اور نہ کسی فقہ مذہب کی خدمت۔ یہ دراصل فساد فی الارض ہے۔ اس فتنہ اور سازش کو دور کرنا اور یکجہتی کی کوشش کرنا امر خیر ہے اس سلسلے میں میری ایک کتاب ہے "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" آپ ضرور اس کا مطالعہ کیجئے افسوس یہ میری وہ کتاب ہے جسکی وجہ سے مجھ پر سب سے زیادہ فتوے لگائے گئے۔ بس یہی وجہ ہے کہ بعض علماء امت کا درد رکھتے ہیں لیکن فتووں کے خوف سے بات منہ سے نکالتے ہوئے ڈرتے ہیں۔

(iii) آپ کے سوال کا تیسرا جز بڑا اہم ہے۔ مسلک کے نام پر آج کل جو کچھ ہورہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ مسلک اس مقصد کیلئے وجود میں آئے ہی نہیں تھے۔ امام شافعیؒ جب بغداد میں امام ابوحنیفہؒ کے مزار پر حاضری دیتے اور ان کی مسجد میں نماز ادا کرتے تو رفع یدین نہ کرتے۔ ایک روایت ہے کہ آمین بالجہر کہنا ترک فرمادیا۔ احناف کی طرز پر آہستہ کہا۔ شاگردوں میں سے کسی نے پوچھا حضرت آپ نے اپنی تحقیق کے خلاف عمل کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا درست ہے مجھے اپنی فقہی تحقیق پر اعتماد اور اطمینان ہے مگر اتنے بڑے امام کی بارگاہ میں آکر اپنی تحقیق پر عمل کرنے میں مجھے شرم آتی ہے اگر یہ رواداری کا عمل امت مسلمہ میں جاری ہوتا تو آج حالات اتنے دگرگوں نہ ہوتے۔

آج کا پڑھا لکھا عام مسلمان بھی اس بات کو محسوس کرنے لگا ہے کہ امت اور اسلام کی وحدت کی بات ہونی چاہئے تاکہ اختلاف کم سے کم ہوتے چلے جائیں میری دانست میں فرقہ پرستی کسی مسلک کا نام نہیں ہے۔

یاد رکھیں مسلک اور مسلک پرستی دو الگ الگ چیزیں ہیں مسلک کا ہونا باعث خیر اور ضروری ہے لیکن مسلک پرستی بصورت فرقہ پرستی جو فتنہ و انتشار کا باعث ہو وہ لائق مذمت ہے یہ دراصل ایک ذہنیت ہے جس میں خود کو مسلمان جنتی برحق اور باقیوں کو کافر، مشرک اور خارج از اسلام اور جہنمی سمجھا جاتا ہے جس طرح یہ سوچ اور طرز عمل امت کے حق میں خطرناک ہے اسی طرح بعض لوگ ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسالک کے وجود کی کلیتاً نفی کرکے براہ راست قرآن یا حدیث سے تعلق استوار کرنے کی بات کرتے ہیں اور اسلاف کی تحقیق کو کلیتاً نظر انداز کردیتے ہیں یہ عمل بھی کھلی گمراہی کے مترادف ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دنیا

اس آیت سے یہ مراد لینا کہ اب دین مکمل ہوچکا ہے لہذا ہمیں کسی اور سے رہنمائی کی ضرورت نہیں۔ ایسا گمان کرنا درست نہیں۔ درحقیقت ائمہ کی ساری تحقیق قرآن و سنت ہی کی تعلیمات پر مبنی ہے ایک عام آدمی جو عربی سے واقف نہیں کونکر صحیح مطالب و مفاہیم سے آگاہ ہوسکتا ہے البتہ مسلک کو دین پر ترجیح دینا یہ ظلم ہے مسلک دین کی خدمت کیلئے ہے دین مسلک کی خدمت کیلئے نہیں اگر ہم صرف اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں تو اکثر اختلافات ختم ہوسکتے ہیں۔

☆ پروفیسر صاحب! کیا آپ نے سرکار ﷺ کی حدیث نہیں پڑھی کہ میری اُمت میں تہتر فرقے ہوں گے۔ ایک جنتی گروہ، باقی سب جہنمی ہوں گے؟

ادارہ منہاج القرآن مسلکی وگروہی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر ایسا پلیٹ فارم ہے جس کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہیں۔

ادارہ منہاج القرآن

قیام کا مقصد

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ایک گفتگو

مرتبہ : جاوید القادری

ادارہ منہاج القرآن

۳۶۵- ایم ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

۱۵

اور ذہنی شکست خوردگی کی زنجیروں کو کاٹنا ہوگا۔ اپنے خالق و مالک کی بندگی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی و اطاعت کا طوق اپنے گلے میں ڈالنا ہوگا۔ ذاتی مفادات کے تنگ حصار سے نکلنا ہوگا۔ خود غرضی خود پسندی اور تکبر و انانیت کے بتوں کو پاش پاش کرنا ہوگا۔ فرقہ پرستی اور گروہی مفادات کے چنگل سے آزادی حاصل کرنا ہوگی۔ مذہبی اجارہ داری اور قیادت پرستی کے جاہلانہ تصورات سے توبہ کرنا ہوگی۔ اپنی سعی کاوش اور جدوجہد کو حقیقی اسلامی انقلاب کے سانچے میں ڈھالنا ہوگا۔ احیائے اسلام کے لیے یہ فکری بیداری کی ایک عمومی لہر ہے جو ملت اسلامیہ میں پیدا ہورہی ہے۔ لیکن بلاد اسلامیہ میں بدقسمتی سے سیاسی سطح پر زمام کار ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو ملت کی اس مجموعی سوچ کے دھارے سے یکسر بیگانہ اور لاتعلق ہیں۔ انہیں محض اپنا اقتدار عزیز ہے اور اس کے تحفظ کے لیے سامراجی قوتوں کی دریوزہ گری میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح بالعموم مذہبی و دینی قیادت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کے پیش نظر جزوی اور محدود وفاداریوں کے سوا اور کچھ نہیں ــــ ادارہ منہاج القرآن وقت کی اسی پکار کا جواب ہے۔ ملت اسلامیہ میں بیدار ہونے والی نشاۃ ثانیہ کی لگن اور احیائے اسلام کی اسی تڑپ کا آئینہ دار ہے۔

ادارہ منہاج القرآن مسلکی وگروہی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر محبت و اخوت کا علمبردار ایک ایسا پلیٹ فارم ہے، جس کے دروازے ہر اس شخص کے لیے کھلے ہیں جو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا داعی ہے۔ جس کا دل فرقہ واریت اور گروہ بندیوں پر نفرت سے کڑھتا ہے۔ جو ملت کو ایک شیرازے میں منسلک دیکھنا چاہتا ہے جو

☆ یعنی منہاج القرآن فقط اہلسنت کا نہیں بلکہ ہر گمراہ و بے دین فرقے کا ادارہ ہے۔ ہر فرقے کا شخص اس ادارے سے وابستہ ہوسکتا ہے پھر تو قادیانی بھی آسکتے ہیں

اس کتاب میں ادارہ منہاج القرآن کا ایک مختصر تعارف بیان کیا گیا ہے

اِدارہ منہاجُ القرآن

اور

کاروانِ اِسلام

ایک مختصر تعارف
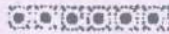
اِدارہ مِنہاجُ القُرآن

مرکزی دفتر ۳۶۵- ایم- ماڈل ٹاؤن (توسیعی اسکیم) لاہور
صوبائی دفتر ۶،۵- المالک پلازہ عقب جہانگیر پارک داؤد پوتا روڈ صدر کراچی (سندھ)
فون ۷۱۴۴۴۳۹

ادارہ منہاج القرآن کا یہ حال ہے کہ جہاں دشمنانِ صحابہ اور احناف کے دشمنوں کو بھی دعوت دی جاتی ہے اور پھر اس بات پر فخر کیا جاتا ہے

ہے۔ اور کاروانِ اسلام کا نام خود اس امر کو واضح کر رہا ہے کہ یہ پورے اسلام کا کاروان ہے۔ یہ پوری اُمت کا کارواں ہے، یہ پوری ملتِ مصطفویؐ کا کارواں ہے، کسی مخصوص گروہ اور طبقے کا نہیں جس طرح کارواں کا نام مسلسل حرکت اور آگے بڑھتے رہنے پر دلالت کرتا ہے اسی طرح اس کا مشن بھی ایک ہمہ گیر حرکت اور انقلاب ہے۔ یہ آواز اولاً نوجوان نسل کے دلوں کی دھڑکن اور دماغوں کی سوچ بنے گی، اس کی وساطت سے نوجوان نسل کی کردار سازی ہوگی۔ انہیں صالحیت اور تقویٰ کے زیور سے آراستہ کیا جائے گا۔ انہیں مشن کے لیے صدق و اخلاص اور ایثار و قربانی کا خوگر بنایا جائے گا تاکہ نوجوان نسل میں سے ایک نئی انقلابی قیادت اُبھر سکے۔ کام درحقیقت اسی کارواں کی انقلابی قیادت کو کرنا ہے اور ادارہ منہاج القرآن اس کی علمی، فکری، نظریاتی، اخلاقی اور رُوحانی تربیت سرپرستی اور نگرانی کا فریضہ سرانجام دیتا رہے گا۔

ادارے کی کارکردگی پر ایک نظر

الحمدللہ وہ مقاصد جن کے حصول کے لیے ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پورے ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ سب سے پہلے اس ادارے کے قیام کا مقصد لوگوں میں اسلامی اتحاد اور موافقت و یگانگت کا شعور پیدا کرنا تھا۔ اس میں کامیابی کا اندازہ اللہ کے فضل و کرم سے ادارے کے تمام اجتماعات سے ہوتا ہے۔ نماز جمعہ کا ہزاروں افراد پر مشتمل اجتماع جو جامع مسجد اتفاق اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن میں ہوتا ہے جس میں نہ صرف اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد شریک ہوتے ہیں بلکہ اہلحدیث مکتب فکر اور شیعہ مکتب فکر کے حضرات بھی جوق در جوق تشریف لاتے ہیں اور ہر جمعہ کے دن رفع یدین سے لے کر ارسالِ یدین تک کرنے والے تمام اسلامی مکاتب فکر کے افراد ایک ہی صف میں اکٹھے نظر آتے ہیں اور ان کے درمیان غیریت اور بیگانگی کا فرق ختم ہوتا جا رہا ہے، صاف ظاہر ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر یہ نظارہ منفرد حیثیت کا حامل ہے اور یہی جذبہ ادارہ منہاج القرآن کے تحت منعقد ہونے والے دیگر دروس، خطبات اور اجتماعات میں نظر آتا ہے۔ اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اتحادِ اُمت کی منزل کی طرف اس مشن کے قدم حوصلہ افزا طریقے سے بڑھنے لگے ہیں۔ دوسرا مقصد افراد بالخصوص نوجوان نسل کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت سے متعلق تھا۔ جس کے لیے ادارے نے مستقل طور پر درسِ تصوف کی نشستوں کا آغاز کیا اور اکیڈمی کے طلباء کی خصوصی تربیت کا اہتمام کیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں افراد کے احوالِ زندگی بدلے ہیں اور کئی دن ان میں خوشگوار تبدیلی ہوتی نظر آتی ہے۔ لاتعداد افراد ایسے ہیں جنہوں نے نمازِ جمعہ یا نمازِ عید تک کی بھی کبھی خبر نہ لی تھی، لیکن اللہ کے فضل و کرم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ... صدقے وہ نہ صرف پابندِ صوم و صلوٰۃ ہو گئے ہیں بلکہ تہجد گزار بن چکے ہیں۔ اس طرح بے شمار افراد ایسے ہیں جو مہینے میں کئی نفلی روزے رکھ کر اپنی تہذیبِ نفس اور تزکیۂ باطن کا سامان حاصل کر رہے ہیں۔ اس طرح بہت سے لوگوں کے اخلاق اور معاملات میں بھی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ کثرت کے ساتھ لوگوں نے اپنے کاروباری اور تجارتی معاملات میں اصلاح کی کوشش کی ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں افراد کے ذہنوں میں ایک نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جنہیں پہلے دین و مذہب اور اخلاق و روحانیت سے کوئی شغف اور دلچسپی باقی نہ رہی تھی اللہ کے فضل و کرم سے ان کی یہ کیفیتیں پھر بحال ہوتی ہیں۔ اسلام پر انہیں عقیدہ و یقین کی پختگی نصیب ہوتی ہے اور عبادات میں انہیں ایک رُوحانی لذت اور قلبی حلاوت نصیب ہوتی ہے جس سے ان کے اندر اللہ کی ذات کے ساتھ ایسا

پروفیسر طاہر القادری کے نزدیک ہر شخص کو اپنے عقیدہ و مسلک پر سختی سے قائم رہنے کا پورا حق حاصل ہے

آپ کا خیال ہے کہ مسلکی اور فقہی اختلافات علماً ختم نہیں کئے جاسکتے لیکن انہیں وجہ نزاع بنانا درست نہیں۔ مزید برآں ہر شخص کو اپنے اپنے عقیدہ و مسلک پر سختی سے قائم رہنے کا پورا حق حاصل ہے۔ تاہم متفقہ امور میں اتحاد کر کے وسیع تر مقصد اور بلند تر نصب العین کے لیے کام کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ شخصی زندگی میں اصلاح احوال، تزکیۂ نفس اور تطہیر باطن کے لیے اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کے طریق کار کے بہت بڑے حامی اور مؤید ہیں۔ آپ کو اسلامی تصوف و طریقت کی ان حقیقی اور عملی تعلیمات سے بے پناہ شغف اور طبعی رغبت ہے جن کے بغیر انسان حب دنیا، حب جاہ و منصب، حسد، بغض و عناد، کبر و ریا، نفاق و منافرت، آفات نفس اور رذائل اخلاق سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ آپ جس تصوف و روحانیت کے قائل اور مبلغ ہیں وہ عمل تصوف ہے جو جمود و تعطل سے بہت دور سراسر حرکت و انقلاب ہے اور براہ راست سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے۔ جس کی تائید و تبلیغ ہمیشہ اکابر صوفیاء نے کی اور جس کے سبب سے امت کے ادوار زوال میں بھی احیاء اسلام کی شمع فروزاں ہوتی رہی۔

آپ کے نزدیک آج بھی مذہبی اور اخلاقی و روحانی زندگی کے زوال و انحطاط کا خاتمہ صرف اسی شمال خانقاہی نظام کی بحالی سے ممکن ہے جس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب صفہ کے گروہ کی صورت میں رکھی تھی۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک علماء و مبلغین میں واقعۃً عشق الٰہی، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، درد و سوز، ذوق، رقت و اخلاص، حسن نیت و عمل، للّٰہیت، رضائے الٰہی، تقویٰ و طہارت، زہد و ورع اور ذوق عبادت و ریاضت جیسے اوصاف پیدا نہیں ہو جاتے ان کی تبلیغ سے احوال زمانہ کا رخ نہیں بدلا جا سکتا۔ آپ کے نزدیک انہی فضائل کی برکت سے شرح صدر کی دولت نصیب ہوتی ہے اور سینہ و دل معارف دین اور فیضان نبوت کے قابل ہوتے ہیں۔ آپ تعلیمات کی ایسی ترویج و اشاعت چاہتے ہیں جو عالم اسلام میں عظیم فکری اور عملی انقلاب کی بنیاد ثابت ہو اور انسانیت کو درپیش مسائل و مشکلات کا یقینی اور قابل عمل حل میسر آسکے۔ اسلام کی عالمگیر فتح اور غلبہ دین حق کی بحالی کے لیے قرآن و سنت کے فکر پر مبنی عظیم عالمی انقلاب کو اپنا مقصد زندگی بنا لینے والا ہر شخص آپ کا رفیق ہے اور خود آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اسی مقصد وحید کے لیے وقف ہے۔

پروفیسر صاحب کی تمام دینی خدمات وقف فی سبیل اللہ ہیں

پروفیسر صاحب کی نجی اور مشنری زندگی کا یہ پہلو قابل مطالعہ ہے کہ آپ کی تمام تر دینی و علمی خدمات جن میں آپ کی جملہ تصانیف، تقاریر، خطابات کے ریکارڈ شدہ کیسٹس، دروس قرآن اور جامع مسجد اتفاق ماڈل ٹاؤن لاہور کے خطبات جمعہ وغیرہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے دین اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی خدمت کے لیے فی سبیل اللہ وقف ہیں۔ آپ ان میں سے کسی شے کا بھی کوئی معاوضہ، مشاہرہ، تنخواہ، کمیشن یا رائلٹی وغیرہ نہیں لیتے ——— ادارہ منہاج القرآن اور اتفاق اسلامک اکیڈمی کی سرپرستی بھی اسی طرح آپ کی فی سبیل اللہ خدمات ہی کا حصہ ہیں۔

☆ یعنی پروفیسر کے نزدیک گستاخ اور بے ادب لوگوں کو پورا حق ہے کہ وہ اپنے گستاخانہ اور کفریہ عقیدے پر سختی سے قائم رہیں۔ (معاذ اللہ)

قومی ڈائجسٹ میں شائع ہونے والے
پروفیسر طاہر القادری کے کارنامے ملاحظہ فرمائیں
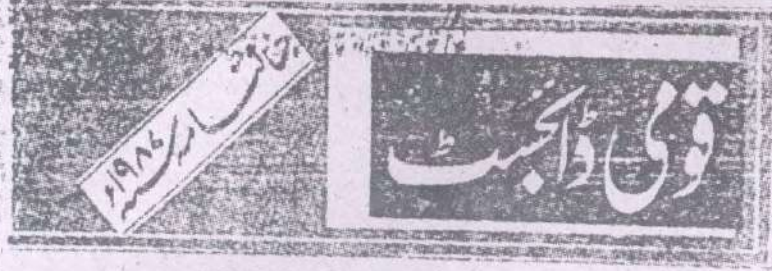
قومی ڈائجسٹ

مارچ ۱۹۸۷ء

جوائنٹ ایڈیٹر
محبوب جاوید

ایڈیٹر
مجیب الرحمٰن شامی

اسسٹنٹ ایڈیٹر
تنویر قیصر شاہد

بزنس انچارج لاہور
محمد فرید سندھو

جلد نمبر: ۹
شمارہ نمبر: ۱۰
مارچ ۱۹۸۷ء
قیمت: ۱۵ روپے
سالانہ چندہ بذریعہ رجسٹری
۱۲۰ روپے

مجیب الرحمٰن شامی
پرنٹر پبلشر نے قومی پریس سے
چھپوا کر دفتر ماہنامہ قومی ڈائجسٹ
۵۰ لوئر مال لاہور سے
شائع کیا

ہیڈ آفس
قومی پبلشرز
50 لوئر مال لاہور۔ فون 55076

کراچی آفس
کمرہ نمبر 1 ڈی 29 نرسری مارکیٹ بلاک 6
پی۔ای۔سی۔ایچ کراچی نمبر 29
انچارج: ارشاد بیگ۔

قومی ڈائجسٹ کے صفحہ نمبر 276 پر تحریر ہے کہ پروفیسر صاحب نے اپنے دورۂ ایران کے موقع پر دشمنانِ صحابہ اور اپنی کتابوں میں صحابہ کو گالیاں لکھنے والوں سے ملاقات کی اور ان کے جلسوں سے خطاب کیا

مقابلے میں ایک زبردست عالمی قوت بن کر ابھر سکے۔ ان تمام ملک گیر اور عالمگیر انقلابی مقاصد کے حصول کے لیے صاف ظاہر ہے کہ عوامی سطح پر ایک عملی جدوجہد، ایک منظم تحریک اور ایک مؤثر فورم کی ضرورت ہے جس کی وساطت سے ان مقاصد کو عملی جامہ پہنایا جا سکے اور ضروری تھا کہ ان عظیم انقلابی مقاصد کا شعور احیائے اسلام کی اہمیت اور عالمگیر سطح پر اتحادِ امت کی ضرورت عوام و خواص اور بالخصوص نوجوان نسل کے ذہنوں میں جاگزیں کرائی جائے۔ اس عملی جدوجہد کا نام کاروانِ اسلام رکھ دیا گیا ہے اور کاروانِ اسلام کا نام خود اس امر کو واضح کر رہا ہے کہ یہ پورے اسلام کا کارواں ہے۔ یہ پوری امت کا کارواں ہے، یہ پوری ملتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کارواں ہے، کسی مخصوص گروہ اور طبقے کا نہیں۔ جس طرح کارواں کا نام مسلسل حرکت اور آگے بڑھتے رہنے پر دلالت کرتا ہے، اسی طرح اس کا مشن بھی ایک ہمہ گیر حرکت اور انقلاب ہے۔ یہ آواز اولاً نوجوان نسل کے دلوں کی دھڑکن اور دماغوں کی سوچ بنے گی، اس کی وساطت سے نوجوان نسل کی کردار سازی ہوگی۔ انہیں صالحیت اور تقویٰ کے زیور سے آراستہ کیا جائے گا۔ انہیں مشن کے لیے صدق و اخلاص اور ایثار و قربانی کا خوگر بنایا جائے گا تاکہ نوجوان نسل میں سے ایک نئی انقلابی قیادت ابھر سکے۔ کام درحقیقت اسی کارواں کی انقلابی قیادت کو کرنا ہے اور ادارہ منہاج القرآن اس کی علمی، فکری، نظریاتی، اخلاقی اور روحانی تربیت، سرپرستی اور نگرانی کا فریضہ سرانجام دیتا رہے گا۔

دورۂ ایران

۱۹۸۲ء میں طاہر القادری حکومتِ ایران کی دعوت پر ہفتۂ وحدت کی تقریبات میں شرکت کے لیے ایران تشریف لے گئے۔ وہاں انہوں نے تہران، قم اور مشہد مقدس میں مختلف مقامات پر خطاب کیا۔ جناب آیت اللہ خمینی، آیت اللہ منتظری، آیت اللہ مرعشی، آیت اللہ گل پائیگانی، وزیر اعظم، صدر مملکت، حکومتِ ایران کے وزراء اور کئی دیگر اہم مذہبی و سیاسی رہنماؤں سے ملاقات کی اور مختلف علمی و ملی اور عالم اسلام کو درپیش مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔

دورۂ یورپ

بیرونِ ملک تبلیغی خدمات کے سلسلے میں آپ کا ۱۹۸۴ء کا دورۂ یورپ نمایاں طور پر قابلِ ذکر ہے۔ آپ ناروے (اوسلو) میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس (منعقدہ جولائی ۱۹۸۴ء) میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مشترکہ اجتماع میں اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر ایک مبسوط، مدلل اور تقابلی خطاب کیا جس سے بڑے بڑے عیسائی عالم اور مبلغ صامت و ساکت ہو گئے۔ یہ تاریخی تقریر یورپ میں دعوت و فروغِ اسلام کے لیے نہایت مؤثر ثابت ہوئی، جس کے نتیجے میں آپ کو ڈنمارک کے مسلمانوں سے اپنی زیرِ نگرانی ایک تعلیمی ادارہ قائم کرنے کی دعوت دی اور یہ منصوبہ اب جنوری ۱۹۸۶ء میں بحمد للہ مکمل ہو گیا ہے۔

متحدہ عرب امارات میں

آپ نے ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۵ء میں ابوظہبی، دوبئی، شارجہ اور دیگر عرب خلیجی ریاستوں کے بھرپور تبلیغی دورے کیے۔ جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عرب امارات میں ادارہ منہاج القرآن کی بہت بڑی شاخ قائم ہو گئی ہے جو وہاں نہایت مؤثر طریقے سے احیائے اسلام اور اتحادِ امت کے مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔

ڈنمارک

جنوری ۱۹۸۶ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے

۲۰۶

قومی ڈائجسٹ میں صفحہ نمبر 284 پر تحریر ہے کہ ادارۂ منہاج القرآن صلح کلیت سے بھرپور پلیٹ فارم ہے جہاں سارے باطل جمع ہوتے ہیں

جوکہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ فٹ بال: جامعہ کے طلبا اس کھیل میں اس لیے حصّہ لیتے ہیں کہ فٹ بال میں جسمانی تربیت کے خاصے پہلو موجود ہیں۔

۲۔ کرکٹ: جامعہ کے بعض طلبہ کرکٹ کھیلتے ہیں، جوکہ عصر سے مغرب تک کھیل کو سمیٹتے ہیں۔ تاکہ زیادہ وقت ضائع نہ ہو۔

۳۔ والی بال: بعض طلبہ والی بال کھیلنا پسند کرتا ہے۔ جن کے لیے ہاسٹل (دارالاقامتہ) کے پہلو میں ادارہ کے پارک میں کورٹ بنایا گیا ہے۔

۴۔ فزیکل ٹریننگ: جامعہ کے طلبہ کو کھیلوں کے علاوہ فزیکل ٹریننگ بھی دی جاتی ہے، جوکہ ہفتہ میں دو دن عصر تا مغرب ہوتی ہے۔ جس کے لیے جناب فضل محمود صاحب ڈی۔آئی۔جی لاہور (سابق کرکٹ کپتان) کی زیرِ نگرانی ایک پولیس افسر مقرر ہیں۔ جو اس چیئر میں طلبہ کو کمانڈ کرتے ہیں۔

۵۔ جوڈو کراٹے: جوڈو کراٹے ایک لحاظ سے جسمانی دفاع کے لیے ایک موزوں فن ہے اور اپنی جگہ ایک کھیل بھی ہے۔ جامعہ کے طلبہ کو جوڈو کراٹے سکھانے کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ جس میں ایک تجربہ کار ماہر جوڈو کراٹے طلبہ کو یہ فن سکھائیں گے۔

نوٹ: تمام کھیلیں ادارہ منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ کی عمارت کے سامنے منہاج القرآن پارک میں کھیلی جاتی ہیں۔

وہ مقاصد جن کے حصول کے لیے ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پورے ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ سب سے پہلے اس ادارے کے قیام کا مقصد لوگوں میں اسلامی اتحاد اور موافقت و یگانگت کا شعور پیدا کرنا تھا۔ اس میں کامیابی کا اندازہ اللہ کے فضل وکرم سے ادارے کے تمام اجتماعات سے ہوتا ہے۔ نمازِ جمعہ کا ہزاروں افراد پر مشتمل اجتماع جو جامع مسجد اتفاق اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن میں ہوتا ہے اس میں نہ صرف اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد شریک ہوتے ہیں، بلکہ اہلحدیث مکتبِ فکر اور شیعہ مکتبِ فکر کے حضرات بھی جوق در جوق تشریف لاتے ہیں اور ہر جمعہ کے دن رفع یدین سے لے کر ارسالِ یدین تک کرنے والے تمام اسلامی مکاتبِ فکر کے افراد ایک ہی صف میں اکٹھے نظر آتے ہیں اور ان کے درمیان غیریت اور بیگانگی کا فرق ختم ہوتا جارہا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر یہ نظارہ منفرد حیثیت کا حامل ہے اور یہی جذبہ ادارہ منہاج القرآن کے تحت منعقد ہونے والے دیگر دروس و خطبات اور اجتماعات میں نظر آتا ہے۔ اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اتحادِ اُمت کی منزل کی طرف اس مشن کے قدم حوصلہ افزا طریقے سے بڑھنے لگے ہیں۔ دوسرا مقصد افراد بالخصوص نوجوان نسل کی اخلاقی اور روحانی تربیت سے متعلق تھا جس کے لیے ادارے نے مستقل طور پر دروس تصوف کی نشستوں کا آغاز کیا اور اکیڈمی کے طلبا کی خصوصی تربیت کا اہتمام کیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں افراد کے احوال زندگی بدلے ہیں اور آئے دن ان میں خوشگوار تبدیلی ہوتی نظر آتی ہے۔ لاتعداد افراد ایسے ہیں جنہوں نے نمازِ جمعہ یا نمازِ عید تک کی بھی خبر نہ لی تھی، لیکن اللہ کے فضل وکرم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے وہ نہ صرف پابندِ صوم و صلوٰۃ ہوگئے ہیں، بلکہ تہجد گزار بن چکے ہیں۔ اس طرح بے شمار افراد ایسے ہیں جو مہینے میں کئی نفلی روزے رکھ کر اپنی تہذیب نفس اور تزکیۂ باطن کا سامان حاصل کررہے ہیں۔ اس طرح بہت سے لوگوں کے اخلاق اور معاملات میں بھی نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ کثرت کے ساتھ لوگوں نے کاروباری اور تجارتی معاملات میں اصلاح کی کوشش کی ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں افراد کے ذہنوں میں ایک نمایاں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ جنہیں پہلے دین و مذہب اور اخلاق و روحانیت سے کوئی شغف اور دلچسپی باقی نہ رہی تھی، اللہ کے فضل وکرم سے ان کی یہ کیفیتیں پھر بحال ہوئی ہیں۔ اسلام پر انہیں عقیدہ و یقین کی پختگی نصیب ہوئی ہے اور عبادات میں انہیں ایک

۲۸۴

منہاج القرآن کے زیر اہتمام پروگرام میں دو دیوبندی شخصیات کو خصوصی دعوت دے کر بلوایا گیا

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی

زیر سرپرستی

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

جلد 20 شمارہ 10 رمضان ۱۴۲۷ھ اکتوبر 2006ء

ڈاکٹر علی اکبر قادری الازہری

محمد سلیم دانش

محمد یوسف

مجلس مشاورت

ڈاکٹر رحیق احمد عباسی
ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی
ڈاکٹر محمد شاہد محمود
شاہد لطیف، داؤد حسین مشہدی
نجم الثاقب، سید فرحت حسین شاہ

حسن ترتیب

انچارج پروڈکشن: شوکت علی قادری
گرافکس: محمد الیاس القادری، محمد اکرم قادری
ترسیل مینیجر: محمد سلیم اعوان
کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
عکاسی: قاضی محمود الاسلام

www.minhaj.info Info@minhaj.info

اکاؤنٹ نمبر 51-1457 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان فون UAN: 111-140-140 فیکس 5168184

قیمت فی شمارہ: 15 روپے
سالانہ زر تعاون: 150 روپے

مشرق وسطیٰ جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

طابع: میاں مظفر احمد، ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، ادارہ منہاج القرآن 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

پروفیسر طاہر القادری نے اپنے پروگرام میں منافقانہ طرز عمل کے حامل دو تبلیغیوں جنید جمشید اور سعید انور کو بلایا۔ یاد رہے یہ وہی دو تبلیغی دیوبندی ہیں جنہوں نے اہلسنت کو بہت نقصان پہنچایا ہے

منہاج القرآن انٹرنیشنل لندن کے زیر اہتمام روحانی شام

محترم جنید جمشید اور محترم سعید انور کی شرکت

گذشتہ ماہ منہاج القرآن انٹرنیشنل لندن کے زیر اہتمام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ساتھ ایک "روحانی شام" کا اہتمام کیا گیا۔ اس روحانی شام کی میزبانی کے فرائض Al Farghana institutəof Manchester نے انجام دیئے۔ پروگرام میں برطانیہ کے طول و عرض سے کثیر تعداد میں نوجوانوں نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں سابق پاپ سنگر محترم جنید جمشید اور سابق پاکستانی کرکٹر محترم سعید انور نے خصوصی شرکت کی جو کہ شیخ الاسلام سے ملاقات کے لئے بطور خاص تشریف لائے۔ پروگرام سے قبل دونوں مہمانان گرامی نے شیخ الاسلام سے تنہائی میں تفصیلی ملاقات بھی کی۔ اس موقع پر انہیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے حدیث مبارکہ پر عظیم علمی کام "المنہاج السوی" کا تعارف بھی کروایا گیا۔ دونوں مہمانان گرامی اس عظیم مجموعہ حدیث کی افادیت، شیخ الاسلام اور تحریک منہاج القرآن کی عالمی سطح پر کی جانے والی خدمات و کاوشوں سے بے حد متاثر ہوئے اور بعد ازاں "المنہاج السوی" کے مطالعہ کی خواہش کا اظہار کیا۔ شیخ الاسلام نے محترم جنید جمشید اور محترم سعید انور کو "عرفان القرآن" اور "المنہاج السوی" تحفتاً عنایت کی۔
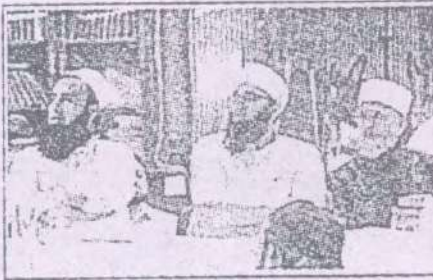
اس روحانی شام کے عنوان سے منعقدہ پروگرام میں تلاوت کی سعادت محترم قاری جمیل نے حاصل کی جبکہ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت محترم جنید جمشید نے حاصل کی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس موقع پر نعت کے مقام و مرتبہ اور اہمیت کے موضوع پر خوبصورت گفتگو کی۔ شیخ الاسلام نے کہا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں 34 صحابہ کرام، نعت خواں تھے جنہیں مختلف مواقع پر حضور ﷺ کے سامنے نعت پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ اس موقع پر شیخ الاسلام نے اپنی تصنیف "میلاد النبی کی شرعی حیثیت" اور مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب کا حوالہ بھی دیا جس میں انہوں نے نعت کے مقام و مرتبہ پر گفتگو کرتے ہوئے امام بوصیریؒ کا خواب میں حضور ﷺ کے سامنے قصیدہ بردہ شریف پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔

محترم جنید جمشید اور محترم سعید انور شیخ الاسلام کی اس خوبصورت گفتگو سے بے حد متاثر ہوئے اور آئندہ بھی شیخ الاسلام کی گفتگو اور خطابات سے استفادہ کی خواہش کا اظہار کیا۔ بعد ازاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے انسٹیٹیوٹ اور خصوصاً پرنسپل انسٹیٹیوٹ محترم علامہ محمد رمضان قادری اور ان کے معاون طلباء کو ان کی کاوشوں پر مبارکباد دی۔ اس موقع پر شیخ الاسلام نے یورپ کے نوجوانوں کے کردار کی تعمیر اور انہیں انتہا پسندی سے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف لانے میں منہاج القرآن کے کردار کا بھی ذکر کیا۔☆☆

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے صحابہ کرام کو گالیاں دینے والے ''خمینی'' کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے مزید کہا کہ خمینی کی محبت کا تقاضا ہے کہ بچہ بچہ خمینی بن جائے

روزنامہ نوائے وقت لاہور (۳۱) (۸ر جون ۱۹۸۹ء)

بقیہ تقریب یاد خمینی

بم کے دھماکے کے واقعہ سے محب وطن افراد کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں

حکومت کو اس واقعہ میں ملوث گروہ کا سخت نوٹس لینا چاہئے۔ سردار عبدالقیوم

دھماکے پر طاہر القادری کا اظہار تشویش

بقیہ طاہر القادری

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے روزنامہ جنگ میں اپنے خصوصی مضمون میں لکھا کہ تمام صحابہ بھی اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کا کوئی ثانی نہیں

JANG

جنگ

اشاعت خصوصی

یوم شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

۲۱ رمضان المبارک

روزنامہ جنگ
19.5.87

تمام صحابہؓ بھی اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علیؓ کا کوئی ثانی نہیں، پروفیسر محمد طاہر القادری

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کا روزنامہ نوائے وقت(1986-07-19) کو دیا گیا

خصوصی انٹرویو

نوائے وقت
19.7.86

پروفیسر طاہر القادری نے حیدر آباد دکن کے جلسے میں سنیوں کے ساتھ ساتھ دشمنانِ صحابہ (شیعوں) کو بھی اسٹیج پر بٹھا رکھا ہے

ندائے خلافت کراچی
خصوصی اشاعت برائے دورہ بھارت
مئی MAY 2012 قیمت 10 روپے

دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو منقسم کر دیا ہے، شیخ الاسلام

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ، ڈاکٹر طاہر القادری

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، رسول ﷺ نے امت مسلمہ کو اتحاد اور وحدت کی تلقین کی ہے

قوم کی بقا، اتحاد اور اجتماعیت میں ہے، جبکہ انتشار و افتراق میں قوم کی موت ہے، بصیرت افروز خطاب

☆ کیا کبھی گستاخِ رسول، گستاخِ صحابہ اور گستاخانِ اہلبیت سے اتحاد ہو سکتا ہے؟ جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لیں؟

پروفیسر طاہر القادری نے ہند (بنگلور) میں تقریر کرتے ہوئے مسلکِ اعلیٰ حضرت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ صرف اسی مسلک (مسلک اعلیٰ حضرت) سے وابستہ لوگ اپنے آپ کو حقیقی مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ سراسر ظلم ہے

بیداری شعور ملت کا کثیر الاشاعت اخبار

ندائے خلق کراچی

خصوصی اشاعت برائے دورہ بھارت

قیمت 10 روپے — مئی MAY 2012

اعلیٰ حضرت نے اپنی کسی کتاب میں اپنے آپ کو بریلوی نہیں کہا مسلک کو بریلوی لکھا — شیخ الاسلام

مسلمان امن واتحاد بھائی چارگی کے پیغام کو عام کریں، مسلمانوں کو تقسیم کرنے والے نام نہاد فتوؤں کو ردی کی نظر کردیا جائے

اے بنی نوع انسان اٹھو اور ہر سو امن و امان کے پرچار بن جاؤ، پیلس گراؤنڈ میں لاکھوں خواتین و حضرات سے خطاب

ندائے خلق کراچی مئی 2012ء

☆ اس بیان سے معلوم ہوا کہ پروفیسر کو مسلکِ اعلیٰ حضرت یعنی بریلوی مسلک سے بہت چڑ ہے، اس بے وقوف سے کوئی پوچھے کہ کیا کبھی امام خود کہے گا کہ میری نسبت اپنے ساتھ لگاؤ؟

پروفیسر طاہر القادری کے متعلق مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمہ کا فتویٰ جس میں مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے پروفیسر کو گمراہ قرار دیا ہے

جناب عزت مآب قبلہ مفتی وقار الدین
دار العلوم امجدیہ کراچی
السلام علیکم،

بعد سلام عرض یہ ہے کہ، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید یہ کہتا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کرنے والے مسلمان ہیں۔ مجھے طاہر القادری کی اس بات کے علاوہ (دیوبندیوں کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے) تمام باتوں سے اتفاق ہے اور میں انکے کام سے مطمئن ہوں اور طاہر القادری کو گمراہ یا شیعہ اور بدمذہب کا چاہنے والا نہیں سمجھتا ہوں اور نہ ہی وہ گستاخ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

مزید یہ کہ زید نیپا چورنگی پر واقع شیخ جواد کے دار العلوم (جو کہ اہلحدیث کا ہے) میں بھی پڑھنے کا مشورہ دیتا ہے۔

سوال نمبر 1 زید اگر کہیں امامت کرائے تو نماز پڑھنا کیسا؟

سوال نمبر 2 زید میں اور ~~اعلیٰ~~ اہلسنت یعنی بریلوی مکتبہ فکر میں کیا فرق ہے واضح فرمادیں۔ (استفتیہ)

(میں تو ان سے متفق ہوں)
عبدالصمد قادری
فلیٹ نمبر 6 نیلی پلازہ دھوراجی کالونی
کراچی نمبر 5

[مہر: دار الافتاء — دار العلوم امجدیہ]

باسمہ تعالیٰ

الجواب: اس زمانے میں اسلام کا دعویٰ کرنے والے مختلف گروہ ہیں اور ہر ایک یہی دعویٰ کرتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں اور محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بڑھ چڑھ کر دعویٰ کرتا ہے مگر کسی شخص کے اسٹیج پر بیان کرنے سے اس کے مذہب کا پتہ نہیں چلایا جاسکتا کسی شخص کے عقیدے اور مذہب کا پتہ اس کی تحریروں سے چلتا ہے طاہر القادری بہت زمانے سے اپنے مختلف انٹرویو میں یہ کہتا رہا ہے کہ شیعہ دیوبندی غیر مقلد اور بریلوی چاروں مذہب میں فروعی اختلافات ہیں ان کا اصولی اختلاف

فتویٰ کی کمپوزنگ

اس زمانے میں اسلام کا دعویٰ کرنے والے مختلف گروہ ہیں اور ہر ایک یہی دعویٰ کرتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں اور محبت نبی ﷺ کے بارے میں بڑھ چڑھ کر دعویٰ کرتا ہے مگر کسی شخص کے اسٹیج پر بیانات سے اس کے مذہب کا پتہ نہیں چلایا جاسکتا۔ کسی شخص کے عقیدے اور مذہب کا پتہ اس کی تحریروں سے چلتا ہے۔ طاہر القادری زمانے سے اپنے مختلف انٹرویوز میں یہ کہتا رہا ہے کہ شیعہ، دیوبندی، غیر مقلد اور بریلوی چاروں مذہب میں فروعی اختلافات ہیں۔ ان میں اصولی اختلاف نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خلیفہ برحق نا جاننا، ان کی خلافت کا انکار کرنا قرآن کریم کو بیاض عثمانی سمجھنا یہ پروفیسر کی نظر میں فروعی باتیں ہیں۔ حالانکہ اس بات پر صحابہ کا اجماع تھا کہ خلافت ابوبکر کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والا اللہ کا منکر ہے اور قرآن کو بیاض عثمانی کہنے والا قرآن کا منکر ہے۔ طاہر القادری صاحب نے اپنے اس عقیدے کی کھل کر تائید کردی ہے۔ منہاج القرآن جوان کا اپنا رسالہ ہے اس کے دسمبر 1990ء کے رسالے میں ص 42 پر پروفیسر محبوب علی زیدی کا ایک مضمون چھاپا ہے۔ جس میں لکھتا ہے "موجودہ نازک حالات میں اہل تشیع کو کافر قرار دینے والے اور بھولے بھالے مسلمانوں میں اس کا پروپیگنڈہ کرنے والے بعض خود پرست اور انتہاء پسند مولوی صاحب تو ہوسکتے ہیں اہل سنت والجماعت ہرگز نہیں ہوسکتے۔ اس کے چند سطروں بعد لکھا" اس حقیقت باہرہ اور برہان قاطعہ کے باوجود اہل تشیع کو بالعموم کافر سمجھنا، کہنا یا قرار دینا قطعاً باطل ہے۔ بالکل اس نہج پر اگر کوئی فرقہ یا کوئی فرد اہل سنت والجماعت کو کافر سمجھے یا قرار دے، وہ بھی قطعی طور پر باطل ہوگا۔ درحقیقت حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، مالکی، حنبلی، شافعی اور اہل حدیث سب کے سب مسلمان ہیں۔ ان فرقوں میں فروعی اختلافات تو ہر طور موجود ہیں مگر بنیادی اختلاف کوئی نہیں۔ دیوبندیوں کو توہین نبی پر مشتمل وہ کتابیں جن پر علماء حرمین، شام ومصر نے حکم تکفیر کیا اور یہ لکھا "من شک فی کفرہ فقد کفر" وہ کتابیں اب تک اس طرح چھپ رہی ہیں۔ پروفیسر صاحب کے نزدیک یہ بھی فروعی اختلاف ہیں۔ ان چند مثالوں سے یہ ظاہر ہوگیا کہ پروفیسر صاحب کا ایک نیا مذہب ہے اور ان کے مذہب میں ان باطل فرقوں سے فرق نہیں ہے۔ وہ ان کو مسلمان بھی سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز بھی جائز سمجھتے ہیں تو زید کا قول اگر ناواقفی کی بناء پر ہے تو اسے سمجھنا چاہئے اور ان کو عاشق رسول کی بجائے اسلام کو برباد کرنے والا کہنا چاہئے اور اگر جان بوجھ کر کیا ہے تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو علماء حرمین نے بیان کیا ہے لہذا اس کی امامت باطل ہے۔ اس کی امامت ناجائز ہے۔ مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے اور اس کے مشورہ سے اپنے مدرسہ میں داخلہ نہیں لینا چاہئے۔ جہاں بدعقیدگی کی تعلیم دی جاتی ہے

وقار الدین غفرلہ

17-05-1992

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کے متعلق مفتی اہلسنت قاری محبوب رضا خانصاحب علیہ الرحمہ کا فتویٰ اور علمائے اہلسنت کی تائیدات

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام پروفیسر طاہر القادری کے بارے میں جو کہتے ہیں کہ:

(1) عورت کی دیت مرد کے برابر ہے اور اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کا انکار کرتے ہیں۔

(2) شیعہ اور دیوبندی فرقے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں بلکہ جب موقعہ ملے تو پڑھتے ہیں۔

(3) کہتے ہیں میں کسی فرقہ کا نہیں ہوں۔ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں صرف امت محمدیہ کا نمائندہ ہوں۔

(4) کہتے ہیں بعض تاریخی روایات کے مطابق تاتاریوں کو بغداد پر حملہ کی دعوت بھی کچھ ناعاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنے فرقہ وارانہ تعصب کی آگ بجھانے کے لئے دی تھی۔

(5) روزنامہ جنگ جمعہ میگزین 27 فروری تا 5 مارچ 1987ء ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی مقصد کے لئے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

(6) روزنامہ جنگ 19 مئی 1987ء کے ایک مضمون میں جو ان کا شائع کردہ ہے کہتے ہیں کہ تمام صحابہ بھی اکھٹے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں۔

کیا ایسا شخص اہلسنت و جماعت اور قادری کہلانے کا مستحق ہے۔ بینوا توجروا۔

ڈاکٹر معین الدین سیکرٹری، بزم نوری رضوی کراچی، حاجی عارف ممبر بزم قاسمی برکاتی کراچی، عبدالغفار صدر بزم تقدس رضوی، محمد اسلم قادری صدر انجمن فیض رضا پیر الٰہی بخش کالونی، عبدالکریم نیازی جنرل اسٹور انجمن فیض رضا پیر کالونی کراچی۔ غلام یٰسین قادری سیکرٹری مالیات انجمن فیض رضا پیر کالونی، محمد اسمٰعیل طاہر الجمالی جوائنٹ سیکرٹری، انجمن فیض رضا پیر کالونی۔ نور محمد غفرلہ ممبر انجمن فیض رضا، محمد یٰسین ممبر انجمن فیض رضا۔ عبدالستار فیصل آباد، لئیق احمد نوری صدر انجمن رضائے مصطفیٰ لانڈھی کراچی۔ ابرار احمد خان گلبرک۔ ابراہیم علی صدیقی بریلوی، عبدالسبحان قادری صدر انجمن جامعہ شیریہ لانڈھی۔ قاری رضاء المصطفیٰ خطیب نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ و مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ کراچی۔ حمید رضا خان یزدانی نبیرہ ء اعلیٰ

حضرت علیہ الرحمہ اراکین بزم تقدس رضوی محمد انور قادری، زکریا حاجی قاسم، غلام محمد قاری، حاجی محمد اشرف، محمد حنیف والا، محمد ادریس، محمد یاسین قادری، کونسلر عبداللہ عبدالرزاق میمن، مجید اللہ قادری، جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

الجواب: هوالموفّق للصواب

الحمدلله و کفٰی والصلوٰة والسلام علٰی رسوله الکریم محمد المصطفٰی

وعلٰی واصحابه البرر التقی.

(1) عورت کی دیت مرد سے نصف ہے یہ مسئلہ مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمہ کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور یہ اجماع سکوتی ہے۔ اجماع پر عمل واجب ہوتا ہے اس پر بحث کی اجازت نہیں۔ صحیح العقیدہ سنی کے لئے اجماع سکوتی کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور اجماع صحابہ واجماع ائمہ اربعہ کا منکر ضال، مفصل اور خارجی سکوتی ہے۔ اجماع پر عمل واجب ہوتا ہے اس پر بحث کی اجازت نہیں۔ صحیح العقیدہ سنی کے لئے اجماع سکوتی کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اور اجماع صحابہ ائمہ اربعہ کا منکر ضال، مضل، خارجی یا معتزل ہوسکتا ہے۔ صحیح العقیدہ سنی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پروفیسر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے دیت عورت مرد کی دیت کے برابر ہونے کا اعادہ کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی ہے۔

غور کا مقام ہے کہ اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ کے موافق جو حدیث ہو وہ ضعیف کیسے ہوسکتی ہے ضعیف راوی کی صفت ہے اور صحابی، تابعی، تبع تابعی میں ضعف کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تبع تابعی کے بعد راویوں میں کسی راوی میں ضعف ہوسکتا ہے مگر اجماع صحابہ کو جو حدیث ثابت کر رہی ہے اس میں ضعف کہاں سے آ گیا اس حدیث کے صحیح ہونے کی سب سے بڑی دلیل اجماع صحابہ ہے اور اجماع ائمہ اربعہ ہے جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہلسنت وجماعت کے خلاف کرے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے وہ قطعاً یقیناً اہلسنت سے خارج گمراہ ضال، مضل، تبع خوارج یا معتزلی ہے سنی قادری ہرگز نہیں ہے، چاہے اپنے منہ سے ہزار بار کہے کہ میں سنی قادری ہوں" بحکم حدیث" **من شذ شذ فی النار** " کا مستحق ہے ترمذی شریف کی حدیث" **علیکم بالجماعة** "۔ تم پر جماعت کی پیروی لازم ہے۔" (جلد 2 صفحہ 35)

ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے:

"ان امتی لا تجمع علی ضلالة فاذا رائیتم اختلافا فعلیکم والسواد الاعظم۔"

(ابن ماجہ صفحہ 292 ابواب الفتن باب السواد الاعظم)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"فعلیکم بالجماعة فان اللہ لاتجمع امتی الاعلی ھدی."

تم جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے سوا کسی گمراہی پر جمع نہیں ہونے دے گا۔ مگر پروفیسر صاحب شوق اجتہاد سے بدمست ہو کر حدیثوں کے ان تمام احکامات کو دانستہ ٹھکرا کر اجماع صحابہ و اجماع اربعہ کو نظر انداز کر کے عورت کی دیت مرد کے برابر ہونے کا فتوی دے رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

(2) شیعہ اور دیوبندی عقیدے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چونکہ وہ لوگ کفریہ اعتقادات رکھتے ہیں۔ بعض شیعہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک جبریل علیہ السلام کی غلطی سے حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر اُتارا گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر اتارنے کا حکم دیا تھا۔ بعض علی کو خدا مانتے ہیں۔ خلفاء ثلاثہ و امہات المومنین سوا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تبرا کرتے ہیں اور ان کی تکفیر کرتے ہیں۔ قرآن کو محرف مانتے ہیں، پروفیسر صاحب ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا پسند فرماتے ہیں پڑھتے بھی ہیں اور دوسروں کو پڑھنے کی تلقین بھی فرماتے ہیں، حالانکہ غنیۃ الطالبین میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔ آخر زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو میرے صحابہ کی تنقیص کرے گا اور ان کی شان میں کمی کرے گا خبردار ان کے ساتھ نہ کھانا کھاؤ، خبردار ان کے ساتھ نہ پانی پیو، خبردار ان کے ساتھ رشتہ داری نہ کرو، خبردار ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو خبردار ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو ان پر لعنت پڑ چکی ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 288)

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا فتویٰ نقل فرمایا ہے کہ بدمذہب کو نہ سلام کرو اس لئے کہ سلام کرنا اس کو دوست بناتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا آپس میں سلام کرو دوست ہو جاؤ گے۔ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے خوشی اور عیدین کے موقع پر ان کو مبارکباد نہ دے مرجائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لئے دعائے

رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے۔ وہ لوگ بدعقیدہ ہیں اس جدائی میں اجر کثیر کی امید ہے۔ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ۔ فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بدمذہبوں سے محبت رکھنے والے کے اعمال حبط ہو جائیں گے اور ایمان کی روشنی اس کے دل سے نکل جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ اس کے اعمال تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو دوسری راہ اختیار کرو۔

دیوبندی عقائد کے کفریہ ہونے میں کسی صحیح العقیدہ سنی کو کوئی شک نہیں۔ علماء حرمین طیبین نے ان کی تکفیر فرمائی اور صرف ان کی تکفیر نہیں فرمائی بلکہ فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اس لئے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو شیطان و ملک الموت سے کم علم ہے اور شیطان و ملک الموت کو حضور ﷺ سے زیادہ علم ہے۔

انہوں نے علم غیب رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی افضل النبیین ہیں لہٰذا اگر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کے زمانہ میں بالفرض کوئی نبی کہیں پیدا ہو جائے تو آپ ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (اکابر دیوبند کی گستاخانہ اور کفریہ عبارتوں کے اصل عکس دیکھنے کیلئے میری کتاب "بدمذہبوں کی گستاخیاں" کا مطالعہ کریں)

قادیانی بھی یہی کہتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا صحیح ہے بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے روکنا گناہ ہے خود پڑھنا پسند بھی فرماتے ہیں اور موقع ملے تو پڑھتے بھی ہیں ایسا کر کے وہ خود تو گمراہ ہیں ہی دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور نئے فرقہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ تمام فرقوں سے اپنی برأت کا اقرار اور فرقہ واریت پر لعنت بھیجنا اور اس کے بعد امت محمدیہ کے نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرنا خلاف عقل ایک انوکھی اور نرالی منطق ہے۔

بک رہے ہیں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مسلم شریف اور ابوداؤد کی حدیث ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا عیسائیوں نے بہتر (72)

بنالئے اور میری امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی (72) فرقے ناری ہوں گے اور صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا اور وہ جماعت جو میری سنت پر اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل کرے گی۔ یہودیوں نے بہتر فرقے بنالئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، بہتر فرقے ناری ہوں گے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کی شرح میں ناجی فرقے سے مراد اہلسنت والجماعت لئے ہیں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں تہتر فرقے ہونے کی خبر دی ہے۔ اور پروفیسر صاحب سب فرقوں سے اپنی برأت کا اقرار کر کے امت سے خارج ہونے کا ادعاء فرمارہے ہیں۔ اور اس کے باوجود نمائندگی امت کا دعویٰ بھی فرمارہے ہیں۔ ان سے پوچھو کہ سب فرقوں پر لعنت بھیج کر اہلسنت والجماعت پر بھی لعنت بھیج گئے کسی فرقے کو نہیں بخشا، اب جو نیا فرقہ بنارہے ہیں وہ بھی تو آپ کی خانہ ساز کلاشنکوف کی زد میں آ گیا اور آنا ہی چاہئے، اس لئے کہ غیر مستحق پر لعنت بھیجنے والا خود لعنتی ہوجاتا ہے اور جس فرقہ کو رسول اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے ناجی فرمایا وہ حضور غوث پاک اور مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یقیناً قطعاً اہلسنت و جماعت ہیں اور ان کے علاوہ نئے پرانے بشمول فرقہ پروفیسر بحکم حدیث ناری ہوئے۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

(3) پروفیسر صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے" اسی کتاب میں سے مذکورہ فی السوال اکثر عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔ ہر مبتدی مدرسہ عربیہ خوب جانتا ہے کہ پرستیدن (پوجنا) فارسی مصدر ہے اور فرقہ پرست پرستیدن سے اسم فاعل سماعی ہوا جس کے معنی ہوئے فرقہ پرستش کرنے والا۔ فرقہ کا پجاری۔ جیسے بت پرست کا پوجنے والا، آتش پرست آتش کا پجاری اور ظاہر ہے فرقہ غیر اللہ کو کہتے ہیں اور غیر اللہ کو پوجنے والا بلا اختلاف مشرک ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مشرک کی بخشش نہیں کروں گا۔ بیشک شرک ظلم عظیم ہے۔ جیسا کہ حضور غوث اعظم اور مجدد الف ثانی نے شرح حدیث پاک میں فرمایا ہے۔ پروفیسر مذکور فی السوال ان کو فرقہ پرست کہہ کر مشرک ہونے کا الزام لگا رہے ہیں وہ اہلسنت و جماعت کو مسلمان نہیں جانتے بلکہ فرقہ پرست کہہ رہے ہیں اگر اہل سنت کو مسلمان جانتے تو فرقہ پرست نہ کہتے بلکہ فرقہ پرور کہہ سکتے تھے۔ فرقہ پرستی کا خاتمہ کہہ کر فرقہ واریت کی ایک فیکٹری کھول دی۔ منہاج القرآن کا ادارہ قائم کر کے تمام فرقوں کو فرقہ پرست کہنا اور اپنے کو ان فرقوں سے خارج کر کے ایک نئے فرقہ کا اضافہ کرنا۔ امت محمدیہ کا نمائندہ ہونے کا

دعوی کرنا جب کہ امت کے فرقوں نے ان کو نمائندہ نہیں بنایا بلکہ خود بخود نمائندگی کا ادعاء فرمار ہے ہیں" بریں عقل و دانش بباید گریست۔"

(4) تاریخی حوالہ سے فرمار ہے ہیں کہ تا تاریوں کو بغداد پر حملے کی دعوت ناعاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنی فرقہ وارانہ عصبیت کی آگ بجھانے کے لئے دی تھی۔ اور پروفیسر صاحب نے جب یہ عبارت لکھنے کے لئے تاریخ کے اوراق کی گردان کی ہوگی تو یہ پڑھا ہوگا کہ حملے کی دعوت مستعصم باللہ کے وزیر اعظم ابن علقمی نے دی تھی اور یہ بھی پڑھا ہوگا وہ شیعہ تھا اور اس کو مسلمان کہہ رہے ہیں یعنی واضح الفاظ میں ایک شیعہ مذہب والے ابن علقمی کو مسلمان تسلیم کرر ہے ہیں۔ جن کو اہلسنت وجماعت خارج از اسلام کہتے ہیں اور جن کے لئے کتب فقہ اہلسنت وجماعت میں فقہاء کرام نے "**من شک فی کفرہ وعذابہ بہ فقد کفر**" کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ یعنی جو ایسے عقیدہ رکھنے والوں میں کسی کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خارج از اسلام ہے۔ پروفیسر خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ عبارات ان کی ان کے لئے ریچھ اور کمبل کی مثال بن گئی ہیں۔ اللہ ان کو اس سے چھٹکارا عطا فرمائے اور توبہ کی توفیق دے۔

(5) کوئی ایجوکیشن ہو یا کوئی اور مقصد دینی غیر محرموں کے ساتھ ملنا شرعاً ناجائز، غیر محرموں سے پردہ کرنا لازم ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی یہی تعلیم ہے۔

(6) یہ کہنا کہ تمام صحابہ کرام بھی اگر اکھٹے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں ہے، یہ سراسران کا تحکم اور مسلک حقہ اہلسنت وجماعت سے خروج اور خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے اختلاف وانحراف ہے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ان کے جنازہ پر فرمایا کہ "**ھو اعلمنا ھو سیدنا**" یعنی ابوبکر ہم سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ علم والے اور ہمارے سردار تھے۔

پروفیسر صاحب کا فرمان بے سروپا ہذیان بلکہ تلبیس شیطان قابل الرد عند اھل الایمان۔ حضور سید عالم ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ "**ماصب اللہ فی صدری شیئا الاحببتہ فی صدر ابی بکر.**"

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینہ میں ڈالا میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ علمی پر یہ حدیث پاک شاہد عادل۔

پروفیسر صاحب کی تحریر وتقریر کو کھونٹا جس کے گردان کی تمام سعی وکوشش بے نتھا بچھڑا اپنی پونچ اٹھا کر گھوم رہا ہے صرف

اور صرف یہ ہے کہ دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں، غیر مقلدوں اور اہلسنت وجماعت کو اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے آپس میں محبت ومودت رحمت ورافت باہمی دوستی رفاقت کے مضبوط رشتے سے استوار کرنا چاہئے۔

زور خطابت وطاقت لسانی کا وقتی طلسم جب ٹوٹتا ہے تو ٹھنڈے دل سے سوچنے کے بعد ہر پڑھا لکھا سامع یا قاری اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ساری تقریر وتحریر کا لب لباب اور نچوڑ یہ نکلتا ہے کہ تمام فرقے اپنے اپنے عقائد پر سب ٹھیک ہیں جس کا جی چاہئے جس فرقے کا عقیدہ اپنائے کسی کو کسی فرقہ پر تنقید وتبصرے کا حق نہیں ہے کہ اس سے ایک دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہابی کو آئندہ وہابی نہ کہیں رافضی کو رافضی نہ کہیں چکڑالوی کو چکڑالوی نہ کہیں اہلسنت کو اہلسنت نہ کہیں بلکہ سب کو مجموع من حیث المجموع مسلمان کہیں کوئی کسی کو آئندہ رد نہ کرے صرف اتنی اجازت دے رہے ہیں کہ اگر ایک دوسرے کے درمیان امتیاز ناگریز ہو جائے تو بڑے میٹھے الفاظ جو ہر ایک کو قابل قبول ہوں تحریراً وتقریراً خطاب کرے اور حکم قرآنی کو مصلحتاً نظر انداز کردے تاکہ سب فرقوں میں افتراق وانتشار تشتت وتفرق کے بجائے محبت ومودت رحمت ورافت کے دریا بہنے لگیں۔

قرآن کا حکم ہے کہ **"فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین."**

ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ جان بوجھ کر۔

مگر پروفیسر کہہ رہے ہیں کہ بدمذہبوں کے ساتھ خلا ملا کیا جائے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں تاکہ بھان متی کا کنبہ پروفیسر صاحب کے ساتھ ہو اور اس دریا منفعت بخش موجوں پر ان کے ایجاد کردہ فرقہ پروفیسریہ کی نیا بلا خوف وخطر تیرا کرے جس پر ان کے نام کا جھنڈا لگا ہو اور مذہبی پابندیوں سے آزادی پسند منڈلی والے ان میں بیٹھ کر سیر وتفریح کیا کریں۔

"یریدون ان یبدلوا کلم الله" وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں۔ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔

ہوئے کس درجہ یہ ملائے وطن بے توفیق۔

مذہب کا نام لیکر خود کو مذہب کا مصلح کہہ کر مذہب میں رخنہ اندازی کرنے کی لاحاصل سعی کر رہے ہیں ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ ومامون رکھے۔

حدیث وقرآن کی آیتوں کے غلط معانی بتا بتا کر

شکم کی خاطر یہ زر کے بندے بنائے ملت مٹا رہے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

حررہ فقیر محبوب رضا خان القادری البریلوی

سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

الجواب منه الهداية والرشاد

حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خان صاحب مدظلہ مفتی اہل سنت سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کا تفصیلی جواب بغور پڑھا اور علامہ موصوف نے جو کچھ طاہر القادری کے بارے میں تحریر فرمایا ہے فقیر اس کی پرزور تائید کرتا ہے اور یہ ایک نیا فتنہ ملت اسلامیہ میں پیدا کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سعی ناپاک ہے مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے امت مسلمہ کو گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہب حق مذہب اہلسنت وجماعت پر قائم رکھے۔ آمین

فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ

خادم جامعہ مسجد غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)

11 رمضان المبارک 1418ھ

پروفیسر طاہر القادری کے متعلق علمائے اہلسنت کا متفقہ فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے درج ذیل حوالہ جات کے متعلق جو عوام اہلسنت وجماعت کے درمیان باعث انتشار بن رہی ہے۔

(1)''بحمد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات وجزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید وتفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔'' (کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، صفحہ نمبر 65)

(2)''خالق کون ومکان نے جب سرور کائنات (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں۔'' الخ (کتاب مذکورہ صفحہ نمبر 86) (موجودہ ایڈیشن میں یہ عبارت موجود نہیں جبکہ پچھلے ایڈیشن میں تھی)

(3)''میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب موقعہ ملے ان کے پیچھے پڑھتا ہوں۔'' (رسالہ دید شنید لاہور 4 تا 19 اپریل 1986ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرنوالہ ماہ ذیقعدہ 1407ھ)

(4) میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نمائندہ نہیں بلکہ حضور کی امت کا نمائندہ ہوں۔''

(رسالہ دید شنید لاہور 4 تا 19 اپریل 1786ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرنوالہ)

(5)''نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے میں قیام میں اقتدا کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے قعود کرے سلام کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔''

(نوائے وقت میگزین 19 ستمبر 1986ء ملخصا بحوالہ رضائے المصطفیٰ گوجرنوالہ)

کیا یہ عبارتیں مسلک حق اہلسنت وجماعت کے خلاف ہیں؟ اور پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے متعلق کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

شفیع محمد قادری

قادریہ منزل 3/iij3 ناظم آباد کراچی نمبر 18

الجواب هند الهداية والصواب

پروفیسر محمد طاہر القادری کی بعض عبارات جو اس کی اپنی کتابوں اور رسالوں میں ہیں۔ مثلاً ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے'' اور اس کے رسالہ'' دید شنید'' لاہور میں چھپے ہوئے پروفیسر صاحب کے انٹرویو جن کا استفتاء میں بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ ذکر ہے، اور یہ تمام اصلی عبارات بھی ہمارے پاس موجود ہیں وہ عبارات مسلک حق اہلسنت وجماعت کے بالکل خلاف ہیں۔ اسی طرح عورت کی دیت کے سلسلے میں بھی طاہر القادری نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اجماع کو ٹھکرا کر مخالفین اجماع صحابہ ابن علیہ اور ابوبکر اصم معتزلیوں بے دینوں کی پیروی اختیار کر لی جو سراسر گمراہی ہے چنانچہ علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ نے طاہر القادری کے رد میں لکھی گئی کتاب'' اسلام میں عورت کی دیت'' کے اندر واضح فرمایا نیز اس دیت کے مسئلہ کے بارے میں ایک مذاکرہ کے دوران جب راقم نے پروفیسر صاحب کو ائمہ اہلسنت وفقہاء دین وملت اور بالخصوص ائمہ رابعہ کے حوالہ جات پیش کیے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ تو پروفیسر صاحب نے یہ کہہ کر یہ فقہاء وائمہ اہلسنت میرے فریق ہیں۔ ان کا کوئی حوالہ میں بطور سند تسلیم نہیں کرتا۔ اس طرح پروفیسر طاہر القادری ائمہ اہلسنت کی پیروی سے انحراف کر کے بہ مطابق ارشاد رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کہ جماعت اور سواد اعظم کے ساتھ رہو۔ جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزخ میں تنہا گیا'' دوزخ پر چل پڑے۔'' (معاذ اللہ عزوجل)

یہ مذاکرہ والی کیسٹ جس میں انہوں نے ائمہ اہلسنت وفقہاء دین وملت کو فریق کہا اور ان حوالوں کو سند تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

ہمارے ہاں جامعہ نعیمیہ، جامعہ نظامیہ لاہور اور دیگر کئی ایک حضرات کے ہاں موجود ہے۔ بلاشبہ پروفیسر صاحب کے خیالات مسلک اہلسنت وجماعت کے قطعاً ویقیناً خلاف ہیں۔ یہ اہلسنت اور دوسرے فرقوں کے درمیان موجود اختلافات کو فروعی قرار دیتے ہیں جبکہ اہلسنت وجماعت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اختلاف بہت سے مسائل میں بنیادی واصولی ہیں۔ چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے الفضل الموہبی اور حسام الحرمین وغیرہما میں واضح فرما دیا۔ جن میں سے ایک تعظیم رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا مسئلہ ہے اور گستاخی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) بلاشبہ کفر ہے، اس کا مرتکب اسلام سے خارج ہے۔ **کماهو مصرح فی حسام الحرمین الشریفین و کما هو مذکور فی الشفاء**

وغیرہ من کتب اھل السنة "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر"

اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

لیکن طاہر القادری صاحب اسے بھی فروعی مسئلہ قرار دیتے ہیں، **لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم**

الغرض طاہر القادری اپنی ان عبارات و بیانات کی بناء پر جو مختلف کتب و رسائل اور کیسٹوں میں بھرے ہوئے، قطعاً و یقیناً اہلسنت و جماعت سے خارج اور بے دین و ملحد ہے۔ اس کی ان عبارات و بیانات سے باخبر ہو کر، اسے صحیح العقیدہ سنی سمجھنے والا بھی مسلک اہلسنت سے خارج ہے۔ جب تک یہ شخص اپنی عبارتوں اور بیانات سے علانیہ توبہ نہ کرے اس وقت تک اس سے قطع تعلق کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے نیز اس کا حضرت سید طاہر علاؤالدین گیلانی کا مرید ہونا اور قادری کہلانا محض فریب ہے اور عوام اہلسنت کو دھوکا اور پیر صاحب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے اور اس کے عشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے دعوے اور شب بیداریاں اور چیخ و پکار پر مشتمل دعائیں، خالص ریاکارانہ اور مکر و فریب کے سوا کچھ نہیں۔

راقم نے جو کچھ عرض کیا ہے محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے اور ناواقف حضرات کو راہ حق دکھانے کے لئے کیا ہے اور خود طاہر القادری پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرنے کے لئے کیا ہے۔

مکرمی! آپ اور سب مسلمان اس حقیقت سے باخبر رہیں کہ یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اس میں نماز و روزہ ایسی عبادات تو انسان کی اپنی ذات کے لئے ہیں لیکن **"الحب للہ والبغض للہ"** کہ اللہ کے لئے محبت ہو اور اللہ کے لئے بغض ہو، ایسا عمل ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور ایسے گمراہ کے خلاف آواز اٹھانا جسے بڑے بڑے دولتمندوں، سرمایہ داروں اور اہل اقتدار و حکومت کی مکمل حمایت حاصل ہو اور حکومت کے خزانے اس کے لئے کھلے ہوں اور سرمایہ داروں کی تجوریاں اس پر دولت کی بارش برسا رہی ہوں نہایت ہی صبر آزما اور اعلیٰ ترین جہاد بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ فقط

"افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جابر"

دعا گو مفتی غلام سرور قادری

گلبرک لاہور۔

الجواب صحیح الفقیر محمد معین الدین القادری الشافعی غفرلہ

مہتمم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

محمد مختار احمد مفتی دار العلوم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

استفتاء میں مذکور عبارت انتہائی عیاری پر مبنی ہیں اور قائل گمراہ طرز کی فکر کا مالک ہے اور جواب صحیح و درست لکھا گیا، فقیر اقبال مصطفوی، مدرس جامعہ قادریہ فیصل آباد

محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

الجواب صحیح والمجیب نجیح

مذکورہ بالا عبارات عقائد اہلسنت کے اور مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہیں جو قائل کے لئے گمراہ ہونے کا ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔

محمد اسلم رضوی جامعہ رضویہ مظہر الاسلام

شیخ الحدیث فیصل آباد

المجیب مصیب والجواب مصاب، فقیر ابو العلامہ محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی خادم اہلسنت دارالافتاء و ناظم دارالعلوم حنفیہ قصور

پروفیسر صاحب اپنی تدقیق و جدت پسندی کے خبط و جنون میں صلح کلیت کے لئے کام کر رہے ہیں جو ہزار ہا ضلالتوں گمراہوں کا مجموعہ ہے ان کے متذکرہ خیالات مذہب حق مذہب اہلسنت و جماعت اور مسلک سیدنا مجدد اعظم، سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تحقیقات کے سراسر خلاف ہیں فقیر قادری گدائے رضوی الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ خادم اہلسنت سگ بارگاہ محدث اعظم پاکستان۔

پروفیسر صاحب اگر "حسام الحرمین" کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا برد اور انکار کریں تو دلائل عدم قبول دیں ورنہ صریح ہٹ دھرمی اور ان کے لئے بھی وہی احکام جو دیوبند وغیرہم مرتدین کے لئے علماء حرمین شریفین نے ارشاد فرمائے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی) محمد اختر رضا خان ازہری قادری بریلی شریف۔

(مولانا) حبیب رضا خان غفرلہ مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف۔

پروفیسر صاحب کے اقوال مذکورہ فی السوال بعض حرام وگناہ اور بعض بدعت وضلالت اور بعض کلمات کفر والعیاذ باللہ تعالیٰ اور قائل مذکور بحکم شرع فاسق وفاجر، بدعتی، خاسر، مرتکب کبائر، گمراہ غادر اس قدر پر تو اعلیٰ درجہ کا یقین اس کے علاوہ اس پر حکم کفر وارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا۔ راستہ مسدود ہے ایک ہی راہ ہے جس کو اختیار کر کے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں، صدق دل سے توبہ کریں اور علی الاعلان توبہ کریں اور اس کو شائع کر دیں اور تجدید نکاح وتجدید بیعت کریں اور آئندہ سوچ سمجھ کر لکھا کریں۔ **وما علینا الا البلاغ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

حررہ فقیر محبوب رضا قادری رضوی مصطفوی بریلوی سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

پاکستان مرقوم 15 ربیع الاول 1408ھ مطابق 8 نومبر 1987ء یوم الاحد۔

الجواب ومنه هداية الرشاد

فرقہ طاہریہ کے بانی پروفیسر طاہر القادری کی جن عبارات کی بناء پر اس کے گمراہ ضال ومضل ہونے کا جو فتویٰ محترم علامہ مولانا غلام سرور صاحب نے دیا ہے فقیر اس کی تائید کرتا ہے اور تصدیق کرتا ہے کہ پروفیسر طاہر القادری مذہب حق مذہب اہلسنت سے خارج ہے اور گمراہ بدمذہب ہے اس سے راہ مسلمین سے ہٹ کر الگ اپنا نیا مذہب بنانے کی سعی کی ہے اور اس نے دیوبندیوں، وہابیوں، شیعہ، رافضیوں اور بے دینوں کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کو پسند کرنے کے عمل سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت، علامہ شاہ احمد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک سے انحراف کیا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب لبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں مسلمانوں کو اس نئے فتنے سے محفوظ فرمائے آمین۔

فقیر ابو الخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)

11 رمضان المبارک 1408ھ

پروفیسر طاہر القادری کے متعلق نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خان صاحب کا فتویٰ اور علمائے اہلسنت کی تائیدات

بخدمت حضرت مولانا تقدس خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم! سوال ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اجماع امت کا انکار کر کے عورت کی پوری دیت کا جو دعویٰ کیا ہے علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان "اسلام میں عورت کی دیت" تحریر فرمائی ہے، جس میں فرمایا کہ "اجماع کے انکار کرنے والے علماء کو ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔" (صفحہ نمبر 45)

نیز فرمایا کہ "سواد اعظم کی اتباع سے باہر جانا۔ سواد اعظم خروج قرار پائے گا اور مذہب اربعہ کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت بلکہ صراط مستقیم سے انحراف ہوگا۔" (صفحہ 48)۔ لہٰذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب: عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود "اسلام میں عورت کی دیت" میں تحریر فرمائی اس سے میں بالکل متفق ہوں بیشک اجماع کا انکار کرنے والے کو علماء نے ضال (گمراہ) فرمایا ہے ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے تو واجب ہے۔

فقیر تقدس علی قادری شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ خیر پور

الحبیب واجب احترامہ مصیب فیما احباب انا الفقیر محمد رحیم ناظم جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

اصاب من احباب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ حررہ الاحق محمد ابراہیم القادری رضوی غفرلہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

فقیر محمد عارف سعیدی نائب مہتمم جامعہ انوار مصطفیٰ سکھر

جواب درست ہے۔

(مفتی) محمد رفیق غفرلہ مہتمم مدرسہ انوار مصطفےٰ شمس آباد سکھر

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

قاری عزیز احمد ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ انوار القرآن پرانا سکھر

قتل خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے، اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے موقوف ومرفوع حدیث منقول ہے جبکہ صحابی کی موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ سنت واجماع اور ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار خرق اجماع ہے۔ اور اسلام میں ایک نئے فرقے کی بنیاد کے مترادف ہے اور انتشار کی آبپاشی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ من شذ شذ فی النار۔ اگر اسی طرح سلف کی مخالف ہوتی رہی تو بے شمار تنازعات کھڑے ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(مولانا) غلام رسول شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

مفتی ابو سعید محمد امین دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پوری فیصل آباد

ذالک کذالک وانی مصدق لذلک

محمد ولی النبی شیخ الحدیث جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

سنی ہونے کے لئے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے قابل بحث نہیں۔ الفقیر محمد احسان الحق جامعہ رضویہ فیصل آباد

اصاب من اجاب اجماع امت کا انکار اور متفق علیہ مسائل میں اختلاف کرنا بلاشبہ گمراہی اور سستی شہرت حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ علماء کو اس سے محفوظ رکھے۔

فقیر محبوب رضا غفرلہ سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی

تصدیق علماء دار العلوم امجدیہ کراچی

(مولانا مفتی) وقار الدین مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی

مختار احمد قادری، عطاء المصطفےٰ قادری، سلیم احمد اشرفی، عبد اللہ محمد اسمٰعیل رضوی۔

تقدس رضویہ حضرت مولانا تقدس علی خان صاحب علیہ الرحمہ کا جواب الجواب جس نے پروفیسر صاحب کولا جواب کر دیا۔

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا تفصیلی خط مجھے ایسے وقت ملا جب میں حرمین طیبین اور بغداد شریف کے لئے پابرکاب تھا وہاں سے تقریباً ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپ کے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ اس کے جواب سے متعلقین کے خدشات اور پختہ ہورہے ہیں۔ جہاں تک تنقید کی بات ہے اگر اس میں حقیقت ہوتو اسے مان لینا چاہئے، یہ وسیع النظر فی اور پختہ عملی کی علامت ہے، صرف اپنی ہی بات پر اڑ جانے سے فرقوں نے جنم لیا ہے۔

آپ کی ذہانت اور مقبولیت کی بڑی خوشی ہوتی اگر اکابرین امت سے آپ کے خیالات نہ ٹکراتے اس خط میں ایک مقام پر گستاخ رسول کے متعلق کفر وارتداد کے فتوے دے رہے ہیں اور دوسری جگہ ان کو علی التحقیق مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں۔!

آپ ذرا وضاحت کریں کہ آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخ ہیں اوران مکاتب فکر کی نشان دہی بھی کریں جو آپ کے نزدیک علی التحقیق مسلمان ہیں اور کیا مندرجہ ذیل عبارتیں گستاخی ہیں کہ۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ: ''جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار، سوان، معنوں کہ ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی'' نیز لکھا کہ: ''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔'' مولوی قاسم نانوتوی تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی میں بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا اگر چہ کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔'' مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ ''الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔'' مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں لکھا ''اگر بعض علوم غیبیہ مراد

ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

مولوی اسماعیل دہلوی اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتا ہے کہ "نماز میں پیر اور اس کے مانند بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالت مآب ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بُرا ہے۔"

(ترجمہ فارسی)

اسی طرح قرآن پاک کو نامکمل کہنا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بتانا۔ خلیفہ اول کی خلافت کو غلط تصور کرنا۔ صحابہ کرام خصوصاً شیخین پر سب و شتم کرنا گستاخی ہے کہ نہیں؟

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ برے فرقے سے تو اللہ جل شانہ آپ کو بچائے، کیا آپ کو اچھے فرقے سے بھی نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے۔ ارشاد گرامی ہے کہ

"وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملّة کلھم فی النار الاملّة واحدة"

کسی موجودہ فرقہ کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی تباہی اور بعض فرقوں کی تکفیر تک نوبت آئی یہ ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان متعارفہ فرقہ بندی ہے لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہوئی ہیں جن میں اختلاف کا ہونا نہ افتراق امت کا سبب بنا نہ اس کی وجہ سے فساد ہوا اور نہ ہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ اختلاف، اختلاف امتی رحمۃ کا مظہر ہے۔ آپ نے بھی اپنی کتاب میں ایسی گروہ بندی کو مستحسن قرار دیا ہے اور یہ وجہ لکھی ہے۔ ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، سمجھئے کہ اس کی مثال شریعت میں حنفیت، شافعیت، مالکیت اور حنبلیت ہے اور طریقت میں قادریت، چشتیت، نقشبندیت اور سہروردیت ہے۔ یہ فروعی اختلافات کہلاتے ہیں، ان کی وجہ سے نہ کہیں فساد ہوتا ہے نہ کوئی ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے۔ اصل فرقہ بندی عقائد میں اختلاف ہے اور اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام اور خصوصاً حضور پرنور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین کی توہین و تنقیص کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اسی نے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر کر دیا۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے جو کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا، جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی پہنچانے میں غلطی کی تھی۔ خلفاء ثلاثہ خاص طور پر شیخین کو سب و شتم کرنا اور ان پر تبرا کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ مزید ان کے عقائد کی تفصیل

ان کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

سب سے زیادہ تفریق بین المومنین اور مسلمانوں کی جمعیت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ وہابیہ ہے جو کہ بعد دیوبندیت کے نام سے مشہور رہوا۔ جس کی اطلاع پہلے دی گئی اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ بھی بیان فرمادی تھی۔

"هناک الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطٰن"

چنانچہ اس فرمان کے مطابق ابن عبدالوہاب نجد میں پیدا ہوا۔ اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد توہین نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے پر رکھی، اس نے جو کتاب بنام التوحید لکھی تھی اس میں کفر و شرک کی اتنی بھرمار ہے کہ آج دنیا میں شاید کوئی مسلمان اس حکم شرک وکفر سے بچا ہو، ان کے متعلق فتاوٰی رشیدیہ میں لکھا۔

"ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے، ہندوستان میں وہابیت کے معلم اول مولوی اسماعیل دہلوی حج کو گئے اور وہ کتاب التوحید دہلی لے آئے، اکثر بعینہ اسکا ترجمہ کر کے اور اپنی طرف سے فائدے بڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔" اسے دیوبندی اپنے عقائد کی اساس قرار دیتے ہیں۔ فتاوٰی رشیدیہ میں ہے کہ "تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، مولوی مودودی نے اپنی کتاب "تجدید واحیاء دین" میں مولوی اسماعیل کو مجدد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف کی تعریف وتوصیف کرنے والے سب اسی فرقے کے نمائندے ہیں، غیر مقلدین، دیوبندی اور مودودی اسی وہابیت کی مختلف شاخیں ہیں۔ انہوں نے وہابیت کے بدنام ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل لئے ہیں مگر عقیدے وہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اسے کہتے ہیں فرقہ بندی اور یہی فرقہ بندی ہے جس نے امت مسلمہ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا ان کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا، اسی فرقہ بندی کو ہر مسلمان فرقہ بندی سمجھتا ہے اور قابل مذمت قرار دیتا ہے، آپ اپنی کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" میں فرقہ بندی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔ (صفحہ 45) فرقہ پرستی کی تنگ نگاہوں میں بھٹکنے والے ناعاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بغداد کی تاریخ عبرتناک منظر پیش کر رہی ہے۔"

اسی صفحہ پر ہے وزیراعظم کی سیاست شیعہ مسلک کے گرد گھومتی تھی جب کہ خلیفہ کا بیٹا ابوبکر سنی عقائد کا نقیب تھا۔ دونوں فرقے باہم دست گریبان تھے۔ (صفحہ 46) پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ کوئی بریلوی بچ سکے گا نہ دیوبندی نہ کوئی اہلحدیث اور نہ کوئی شیعہ (صفحہ 71) اور سوچیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے کو کافر، مشرک، بدعتی، گستاخ رسول لعنتی اور جہنمی کہہ رہے ہیں۔ (صفحہ 111) اسے بریلویت، دیوبندیت، اہل حدیث، شیعت ایسے تمام عنوانات سے وحشت

ہونے لگتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی اسی کو ہی فرقہ بندی قرار دیتے ہیں اور حنفیت وشافعیت اور قادریت وچشتیت وغیرہ کو آپ نے بھی فرقہ بندیت میں شمار نہیں کیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہی قابل مذمت فرقوں میں آپ نے بریلویت کا ذکر بھی کیا ہے آپ بریلویوں کے متعلق ایسی باتوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جن کی بناء پر آپ نے ان کو بھی گستاخ رسول اور بدعقیدہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔

یہ افسوس ناک بات ہے، واضح ہو کہ بریلویت کسی مذہب کا نام نہیں ہے جو اس سے کسی کو وحشت ہونے لگے۔ یہ ایک مرکز روحانی وعلمی کی نسبت ہے جس نے وہابیت کے فتنہ کا پردہ چاک کیا اور مقام نبی وولی کے منکرین کا دفاع کیا۔ مقرر اور منکر کے درمیان امتیاز کی خاطر متعلقین نے اپنا تعارف مرکز علمی کی نسبت سے کروانا شروع کیا اور بریلوی کہلائے، ورنہ ان کے عقائد وہی ہیں جو سلف صالحین کے تھے اور یہ قرآن وسنت کے عین مطابق ہیں آپ کے بقول "مسلک اہلسنت ہرگز فرقہ نہیں ہے اور امت مسلمہ کا سواد اعظم ہے" ایسے بریلوی مسلک بھی امت ناجیہ کا سواد اعظم ہے اور اسے وقتی تعارف کی ضرورت کے پیش نظر بریلوی کہا جاتا ہے۔ فقط

فقیر تقدس علی قادری رضوی بریلوی الشیخ الجامع جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ
ضلع خیر پور سندھ

ڈاکٹر طاھر القادری کے کرتوت

اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والے کو یہ زیب نہیں دیتا!

مسیحیوں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے تہواروں میں شرکت کرنی چاہیے، طاہر القادری

ملک میں جمہوری اقدار کی بالادستی اور سیاسی فضاء موجود نہ ہونیکی وجہ سے سیاست چھوڑ دی

صدر پرویز مشرف کے دور حکومت میں اقلیتوں کو زیادہ حقوق ملے ہیں، تقریب سے خطاب

لاہور (این این آئی) تحریک منہاج القرآن کے بانی وسرپرست اعلیٰ ڈاکٹر پروفیسر طاہر القادری نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوری اقدار کی بالادستی نہیں اور سیاسی فضاء موجود نہ ہونے کی وجہ سے سیاست کو خدا حافظ کہا مسیحی بھائیوں کا کرسمس اور مسلمانوں کی عید خوشی کے تہوار ہیں ہمیں ایک دوسرے کو اپنے تہواروں میں شریک کرنا چاہیے مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے زیرعنوان منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو نبی تسلیم نہیں کیا تو مسلمان نہیں ہو سکتے رکن قومی اسمبلی اکرم مسیح گل نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر پرویز مشرف کے دور حکومت میں اقلیتوں کو جتنے حقوق ملے ہیں وہ کسی جمہوری حکومت میں نہیں ملے تھے انہوں نے کہا کہ 8 اکتوبر کے زلزلے کے متاثرین کیلئے مسیحی برادری نے دل کھول کر عطیات دیئے ہیں اور اس سانحہ میں زخمی ہونیوالوں کے لئے خصوصی دعائیں کرائی گئی ہیں۔

مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے چیئرمین ڈاکٹر محمد طاہر القادری ماڈل ٹاؤن میں کرسمس کیک کاٹنے کے امن کی شمع روشن کر رہے ان کے ساتھ بشپ اینڈریو فرانسس اور اکرم گل کھڑے ہیں

طاہر القادری: 12 ربیع الاول اور کرسمس ڈے کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے۔ سیاست کو جوتے کی نوک پر ٹھکرا چکا

اپنی تمام مساجد کے دروازے مسیحی عوام کیلئے کھول دیئے جہاں وہ عبادت کر سکتے ہیں: سرپرست تحریک منہاج القرآن کا جلوس پر ساتھ جانے والے مسیحیوں کو محفل سماع میں آنے کی دعوت

قادری صاحب کی زیارت کیلئے ملتان سے آیا: اینڈریو فرانسس۔ دونوں مذاہب میں ڈائیلاگ ہونا چاہیے: رفیق عباسی، غزالہ قادری و دیگر کا ادارہ منہاج القرآن میں کرسمس کیک کاٹنے کی تقریب سے خطاب

لاہور (خصوصی رپورٹر) تحریک منہاج القرآن پاکستان کے سرپرست اور مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم کے چیئرمین ڈاکٹر علامہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ مسلم و مسیحی عوام کی خدمت کے لئے اسمبلی نشست اور سیاست کو جوتے کی نوک سے ٹھکرا چکا ہوں۔ مسیحی عوام کیلئے منہاج القرآن کی تمام مساجد کے دروازے ہمیشہ کیلئے کھول دیئے ہیں۔ جہاں مسیحی عوام عبادت کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں جو حیثیت حضور ﷺ کے ولادت کے دن 12 ربیع الاول کو حاصل ہے۔ وہی حیثیت کرسمس ڈے کی ہے۔ دنیا میں تین بڑے مذاہب یہودی، عیسائی اور مسلمان اہل ایمان کی صف میں شمار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارہ منہاج القرآن میں مسلم مسیحی ڈائیلاگ فورم کے زیر اہتمام کرسمس کیک کاٹنے اور امن کی شمعیں جلانے کی تقریب سے خطاب میں کیا۔ تقریب سے بشپ آف ملتان اینڈریو فرانسس، فادر جوزف فرانسس اکرم مسیح، ..... ایم این اے، ڈاکٹر رفیق احمد عباسی منہاج القرآن ویمن انٹرنیشنل ونگ کی رہنما غزالہ حسن قادری، زاہد اقبال مسیحی، ڈاکٹر سلیم مسیحی، بشارت مسیح اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ علمی اصطلاح میں دنیا میں ایمان اور غیر ایمان کی تفریق ہوتی ہے تو یہودی، عیسائی اور مسلمان تینوں ایک اللہ پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ قرآن ان کو اہل ایمان اور غیر اہل ایمان سے تفریق کرتا ہے۔ انہوں نے وہاں موجود مسیحی ڈھول باجے کی دھنیں بجانے والوں کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ انگلیاں بہترین انداز میں چلتی ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ ستیوں کے محفل سماع میں آئیں اور قوالی میں شریک ہوں۔ بشپ ڈاکٹر اینڈریو فرانسس نے کہا کہ میں ملتان سے صرف طاہر القادری صاحب کی زیارت کرنے آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انجیل میں ہے نفرتوں کو ختم کرو اور ایک کرن اللہ کی ہے۔ اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ پوپ جان پال دوم نے بھی کہا تھا کہ محبت کا پل تعمیر کریں۔ نیا سال آگیا 365 دن کو لذیذ بنا سکتے ہیں، اگر ہم سب مل کر نفرتیں ختم کریں۔ اگرچہ مسیح گل ایم این اے نے کہا کہ آج جس طرح کی تقریب ہوئی ہے، ایسی تقریبات ملک بھر میں ہونی چاہیے۔ منہاج القرآن تحریک کے رہنما ڈاکٹر رفیق احمد عباسی نے کہا کہ مسلمانوں اور مسیحیوں سمیت اہل کتاب میں ڈائیلاگ ہونا چاہیے تاکہ مسائل کا حل نکلے۔ انہوں نے کہا کہ القاعدہ اور ان جیسی تنظیموں کی وجہ سے سب کو دہشت گردی کی فہرست میں شامل نہیں کرنا چاہیے۔ غزالہ حسن قادری نے کہا کہ امن عالم وقت کی اہم ضرورت ہے۔

میلادالنبی اور کرسمس دونوں خوشی کے دن ہیں: طاہر القادری

تحریک منہاج القرآن سیکرٹریٹ میں کرسمس کیک کاٹنے اور امن کی شمع روشن کرنے کی تقریب سے خطاب

لاہور (خصوصی رپورٹر) تحریک منہاج القرآن کے سرپرست اور مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ انہیں سیاسی مقامی پہلے تھی نہ اب ہے وہ سیاست کو جوتے کی نوک پر ٹھکرا چکے ہیں۔ منہاج القرآن کی مسجد آخر دم تک عیسائیوں کیلئے کھلی رہے گی۔ کرسمس اور میلادالنبی ﷺ ایک ہی طرح کے خوشی کے دن ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے

صفحہ 10 بقیہ نمبر 4

منہاج القرآن ہال ٹاؤن میں ڈاکٹر طاہر القادری کرسمس کی تقریب میں شمع روشن کر رہے ہیں

صفحہ 2 بقیہ 4

طاہر القادری

تحریک منہاج القرآن سیکرٹریٹ میں۔ مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے تحت کرسمس کے سلسلے میں ہونے والی ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ڈاکٹر اینڈریو فرانسس، اکرم مسیح گل، ڈاکٹر ولیم جانسن، ڈاکٹر سلیم مسیح، ڈاکٹر مرقس ندا، جاوید وسیم، ڈاکٹر رفیق عباسی، محترمہ غزالہ حسن قادری و دیگر نے خطاب کیا۔ تقریب کا آغاز قرآن پاک اور بائبل کی تلاوت سے کیا گیا۔ کرسمس کا گیت گایا گیا۔ امن کی شمع روشن کی گئی اور ڈاکٹر طاہر القادری نے مسیحی رہنماؤں کے ہمراہ کرسمس کا کیک کاٹا۔ ڈاکٹر اینڈریو فرانسس نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان محبت کا رشتہ قائم کرنے پر ڈاکٹر طاہر القادری کو مبارکباد پیش کی۔

منہاج القرآن کی مسجد میں عیسائی بھی عبادت کر سکتے ہیں: طاہر القادری

عبادت کی اجازت دینے کا کوئی سیاسی مقصد نہیں، منہاج القرآن میں منعقدہ کرسمس تقریب سے خطاب

لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) منہاج القرآن کے سربراہ

منہاج القرآن میں مسلم کرسچن ڈائیلاگ کے موقع پر طاہر القادری اور اینڈریو فرانسس سٹیج پر بیٹھے ہیں

ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ ادارہ کی مسجد مسلمانوں کے ساتھ عیسائی بھائیوں اور بہنوں کیلئے بھی ہر وقت کھلی ہے۔ وہ جب چاہے اپنے مذہب کے مطابق اس میں عبادت کر سکتے ہیں۔ مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم کے زیر اہتمام ادارہ منہاج القرآن میں کرسمس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسیحی برادری کو مسجد میں عبادت کی اجازت دینے کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے۔ تقریب سے ڈاکٹر فرانسس، ڈاکٹر ولیم اور اکرم مسیح گل نے بھی خطاب کیا۔

منہاج القرآن مسجد میں عیسائی بھی آسکتے ہیں: ڈاکٹر طاہر القادری

عید میلادالنبیؐ اور کرسمس مسرت کے دن ہیں، حضور پاکؐ اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کی خوشی منائی جاتی ہے

یہودی، مسلمان اور کرسچین ایمان والوں میں شامل ہوتے ہیں، چیئرمین ڈائیلاگ فورم منہاج القرآن میں کرسمس کے حوالے سے تقریب

لاہور (سوشل رپورٹر) مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے چیئرمین ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کہا ہے کہ منہاج القرآن کی مسجد عیسائیوں کیلئے کھلی رہے گی۔ سیاسی مقاصد پہلے بھی نہ تھے اب ہے۔ سیاست کو جوتے کی نوک پر ٹھکرا چکا ہوں۔ کرسمس اور عید میلادالنبیؐ ایک ہی طرح کی خوشی کے دن ہیں جن ایام میں حضرت عیسیٰؑ اور حضور پاکؐ کی ولادت کی خوشی منائی جاتی ہے۔ وہ گزشتہ روز منہاج القرآن میں کرسمس کے حوالے سے ہونے والی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا اگر کوئی مسلمان تمام فرائض پر عمل پیرا ہو مگر حضرت عیسیٰ مسیح کی نبوت اور رسالت کا انکار کر دے تو وہ کافر تصور ہوگا۔ میں نے منہاج القرآن کی مسجد کے دروازے مسیحیوں کیلئے سیاسی دور میں کھولے تھے۔ اس وقت کسی کے ذہن میں آسکتا تھا کہ یہ سیاسی ضرورت کے تحت کیا ہوگا مگر آج جب میں سیاسی دور میں نہیں ہوں تو میں پھر مسجد کو مسیحیوں کیلئے کھلا رکھنے کا اعلان کرتا ہوں۔ یہودی، مسلمان اور کرسچین ایمان والوں میں شامل ہوتے ہیں۔ جو کہ آسمانی کتب پر ایمان رکھتے ہیں وہ کہلاتے ہیں۔ تقریب کے آغاز سے قبل تلاوت قرآن مجید کی گئی اور انجیل سے اقتباس پڑھا گیا۔ ان کی خوشی [illegible] کرکے کرسمس کیک کاٹا گیا۔ اس موقع پر فرحت حسین قادری، [illegible] بشپ ڈاکٹر اینڈریو فرانسس، ایم پی اے فیصل حیات جبوآنہ، [illegible] اکرم مسیح گل، پادری [illegible] ڈاکٹر مرقس [illegible] ڈاکٹر سلیم مسیح نے بھی خطاب کیا۔

مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری ماڈل ٹاؤن میں کرسمس کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں، سٹیج پر بشپ اینڈریو فرانسس اکرم گل اور دوسرے مسیحی رہنما بیٹھے ہیں۔

یہ منہاج القرآن کا مرکزی رسالہ ہے جس میں خبر نشر کی گئی کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے تحت "امن مارچ" کا اہتمام کیا گیا جس میں عیسائیوں اور یہودیوں کی دعائیہ نظمیں پیش کی گئیں اور تحریف شدہ انجیل کی تلاوت کی گئی (معاذ اللہ)

احیائے اسلام امن عالم کا داعی [illegible]
ماہنامہ منہاج القرآن لاہور
فیضان نظر
حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین
زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
جلد 22 شمارہ 2 صفر ۱۴۲۹ھ فروری 2008ء

حسن ترتیب

چیف ایڈیٹر
[illegible] علی اکبر قادری الازہری
ایڈیٹر
محمد علیم دانش
ڈپٹی ایڈیٹر
محمد یوسف

مجلس مشاورت
ڈاکٹر رحیق احمد عباسی
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی
احمد نواز انجم
جی ایم ملک
ڈاکٹر محمد شاہد محمود
سید فرحت حسین شاہ

شوکت علی قادری
محمد الیاس القادری
محمد فاروق اعوان
محمد اشفاق انجم

www.minhaj.info
info@minhaj.info

قیمت فی شمارہ: 25 روپے
سالانہ زر تعاون: 250 روپے

[illegible] UAN: 111-140-140 فیکس: 5168184
[illegible] 1457-61 [illegible]
طابع: میاں [illegible] ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

سمندر پار کارکنوں کے روز و شب

آسٹریا

رپورٹ: محمد اکرم باجوہ

منہاج القرآن انٹرنیشنل پوری دنیا میں بین المذاہب امن و رواداری اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے مصروف عمل ہے۔ آسٹریا میں منہاج القرآن کی تنظیم بھی عالمی سطح پر حقوق انسانی اور امن و اخوت کے فروغ کے لئے کوشاں ہے۔ گزشتہ ماہ ویانا کے قریب ایک شہر Guntramsdorf میں عیسائی، یہودی، ہندو اور مسلمان تنظیمات نے [illegible] کے تحت امن و اخوت کے اظہار کے لئے ایک "امن مارچ" کا انعقاد کیا۔ [illegible] آسٹرین نو مسلم پروفیسر عبدالمجید سوئی نے مسلم کمیونٹی کی نمائندگی کے لئے منہاج القرآن آسٹریا کو خصوصی طور پر مدعو کیا تھا۔ امن مارچ میں وفد نے منہاج القرآن آسٹریا کے امیر حاجی حفیظ اللہ قادری، جنرل سیکرٹری محمد نعیم رضا، نائب صدر ملک غلام مصطفیٰ کے علاوہ [illegible] آسٹریا کے بیورو چیف محمد اکرم باجوہ [illegible] نے شرکت کی۔

محمد عبدالمجید سوئی نے جرمن زبان میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلام کے تصور امن کو واضح کیا۔ اسی طرح راستے میں ایک عیسائی مبلغ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور آخری مقام پر یہودی [illegible] خاتون نے امن مارچ کے کامیاب انعقاد پر سب کو مبارکباد دی۔ اس موقع پر [illegible] جس کے اختتام پر دعاؤں پر مشتمل میوزیکل پروگرام منعقد ہوا۔ اس موقع پر [illegible] عبدالمجید نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کا مختصر تعارف کروایا اور انہیں سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ حاجی حفیظ اللہ، محمد نعیم رضا [illegible] اور عقیل نے قصیدہ بردہ شریف دف کے ساتھ پیش کیا [illegible] جسے حاضرین کی طرف سے بہت سراہا گیا۔ اسی طرح عیسائی اور یہودی تنظیمات کے نمائندگان نے بھی ترنم کے ساتھ اپنی اپنی دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ آخر میں میزبانوں نے تمام تنظیمات کا اور بالخصوص منہاج القرآن آسٹریا کا شکریہ ادا کیا۔

لندن

رپورٹ: محمد آصف [illegible]

گزشتہ ماہ دسمبر میں منہاج القرآن انٹرنیشنل لندن کے زیر اہتمام بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے سلسلے میں پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں محترم جمیل احمد (امام منہاج القرآن سنٹر)، St Emanuel چرچ فورسٹ گیٹ سے Reverend Matlub Burnabas، [illegible] چرچ Manor Park سے Vicar James Ramsay، محترم اشتیاق احمد، محترم عباس عزیز اور لندن سکول آف تھیالوجی کے طالب علم James Barnabas نے خصوصی شرکت کی۔ تقریب کے دوران قرآن حکیم اور انجیل مقدس کی تلاوت کی گئی۔ مہمانان گرامی نے بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ اور امن عالم کے حوالے سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے عالمی امن کے قیام اور بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں منہاج القرآن کے عالمی کردار کو سراہا۔ بعد ازاں امن کی شمع روشن کی گئی۔

☆ گزشتہ ماہ دسمبر میں نقشبندی حقانی سلسلہ کے بانی محترم شیخ محمد ناظم حقانی کے خصوصی خلیفہ محترم شیخ ہشام الکبانی (چیئرمین اسلامک کونسل آف امریکہ) منہاج القرآن لندن تشریف لائے۔ [illegible] نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ بعد ازاں خطبہ جمعہ میں شیخ نے مقام رسالت ﷺ کے حوالے سے خصوصی گفتگو کی۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل لندن کے [illegible] احمد، محترم داؤد حسین مشہدی، محترم اشتیاق احمد، محترم عباس عزیز، محترم صادق قریشی اور صوفی مسلم کونسل کے نمائندے محترم شیخ ہشام الکبانی، محترم حارث [illegible] (ایگزیکٹو ڈائریکٹر صوفی کونسل) نے US سٹیٹ [illegible] Jennifer اور Miceal Macy [illegible] Harris سے ایک میٹنگ میں خصوصی ملاقات کی۔ اس سیمینار میں امریکہ کے بیشتر مسلم رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کا اہتمام مسلم پبلک [illegible] ورک (واشنگٹن) سے تعلق رکھنے والے [illegible] نے کیا۔ پروگرام میں [illegible] نے خصوصی شرکت کی۔ پروگرام میں مقررین نے مسلم معاشرے کے لئے [illegible] کی ضرورت پر گفتگو کی نیز [illegible]

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے تحت کرسمس کی تقریب منعقد ہوئی جس میں کرسمس کے شرکیہ گیت گائے گئے، وہ بائبل جس میں انبیاء کرام کی گستاخیاں ہیں، اس کی تلاوت کی گئی (معاذ اللہ)

(قائد نے مبارک)

مسلم اینڈ کرسچیئن ڈائیلاگ فورم کے زیراہتمام

ہیپی کرسمس تقریب

مسلم اینڈ کرسچین ڈائیلاگ فورم کے زیر اہتمام "ہیپی کرسمس" کی تقریب مورخہ 27 دسمبر کو مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن میں منعقد ہوئی۔ امریکی قونصلیٹ ڈاکٹر برائن ہنٹ نے ہیپی کرسمس تقریب کی صدارت کی۔ تحریک منہاج القرآن کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی، پاکستان عوامی تحریک کے سیکرٹری جنرل انوار اختر ایڈووکیٹ، ناظم امور خارجہ جی ایم ملک، پادری مرقس ندا، پادری جمن سرور، مسیحی برادری کے بشپ اور دیگر مذہبی رہنما بھی معزز مہمانوں میں شامل تھے۔

تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس ہال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اسلام امن و محبت کے ساتھ دوسرے مذاہب کا احترام کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات اس بات کا درس دیتی ہیں کہ دنیا میں تمام اقوام کے ساتھ امن و بھائی چارے کا مظاہرہ کیا جائے۔ رواداری اور بھائی چارے کے ساتھ برداشت اور تحمل کی تعلیمات بھی اسلام میں شامل ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسلام کے حقیقی پیغام کو عام کرنے کے لیے اپنے مسیحی بھائیوں سے یکجہتی کے اظہار کا عملی درس دیا ہے۔ منہاج القرآن ہر سال کرسمس کی تقریب منعقد کر کے اپنے مسیحی بھائیوں کے ساتھ اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ہم اس رواداری کے جذبے کو جاری رکھیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام دین امن ہے جو کسی بھی قسم کی دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا۔ آج دنیا میں جس جگہ پر بھی دہشت گردی ہو رہی ہے ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

امریکی سفیر ڈاکٹر برائن ہنٹ نے کہا کہ آج مجھے یہاں اس تقریب میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی۔ ہمیں اپنے مذاہب میں باہمی برداشت کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قرآن اور بائبل دونوں ہی انسانیت سے محبت کا درس دیتے ہیں۔ آج اگر ایک دوسرے کی خوشیوں میں یونہی شریک ہوں تو یہ معاشرہ عالمی امن کا گہوارہ بن جائے گا۔ ایسے پروگراموں کے انعقاد سے فاصلے کم ہوتے اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سربراہی میں منہاج القرآن مذاہب عالم میں اتحاد کو فروغ دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک روشن خیال رہنما ہیں جن کی فکر سے دنیا میں قیام امن میں مدد مل رہی ہے۔ عالمی امن کے قیام کے لیے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ان کاوشوں کو ہمیشہ سراہا جائے گا۔

پاکستان عوامی تحریک کے سیکرٹری جنرل انوار اختر ایڈووکیٹ نے کہا کہ دنیا میں امن مسلم مسیح اتحاد سے ہی ممکن ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دنیا میں مسلم مسیح اتحاد کے پیامبر ہیں۔ انہوں نے 1997ء میں مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کی مسیحی لیڈرز کے اشتراک عمل سے بنیاد رکھی۔ مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے سیکرٹری جی ایم ملک نے اس موقع پر کہا کہ شیخ الاسلام نے اسلام کے خلاف پائی جانے والی غلط فہمیوں کے ازالے کے ساتھ ساتھ مذاہب کے درمیان خلیج کو بہت کم کیا ہے۔ پوری دنیا میں منہاج القرآن کے اسلامک سنٹرز امن، اسلامی، مذہبی رواداری اور بھائی چارے اور محبت بانٹنے والے مراکز ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی امن کے قیام کیلئے خدمات کا عالمی سطح پر اعتراف کیا گیا ہے اور انہیں امن کے سفیر کے طور پر جانا جاتا ہے۔

اس موقع پر جاوید ولیم نے بشپ اینڈریو فرانسس کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے علاوہ پادری مرقس ندا اور پادری جمن سرور نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بین المذاہب رواداری کے حوالے سے خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

پروگرام کے اختتام سے قبل کرسمس کا کیک کاٹا گیا اور امن کی شمع بھی روشن کی گئی۔ آخر میں عالمی امن کے قیام اور اتحاد بین الاسلام کے لیے خصوصی دعا محترم مفتی عبدالقیوم خان نے کروائی۔

منہاج اسلامک سنٹر بارسلونا میں 9ویں بین المذاہبی دعا کی تقریب

(رپورٹ: نوید احمد)

منہاج القرآن انٹرنیشنل بارسلونا (سپین) کے زیر اہتمام مورخہ 12 دسمبر 92007 ویں بین المذاہبی دعا کی تقریب منہاج اسلامک سنٹر بارسلونا میں انعقاد پذیر ہوئی جس میں بارسلونا شہر میں رہائش پذیر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ اس سالانہ بین المذاہبی تقریب کا انعقاد منہاج القرآن انٹرنیشنل بارسلونا سپین، کیتھولک چرچ CarmedelParroquia، ایسوسی ایشن، اسلامک کونسل آف کاتالونیا، فلپائن کی عیسائی کمیونٹی، بارسلونا پروٹسٹنٹ چرچ اور گھانا عیسائی کمیونٹی نے مشترکہ طور پر کیا جبکہ اسلامک سنٹر الفاتح کے نمائندوں نے خصوصی دعوت پر شرکت کی۔

تقریب کا آغاز نماز عشاء کے بعد کیا گیا جس میں فلپائن کی عیسائی کمیونٹی نے LordOur کے نام سے ایک نظم پیش کیا۔ گھانا کی عیسائی کمیونٹی نے بھی انگریزی زبان میں ایک مذہبی نظم پیش کیا۔ کیتھولک عیسائیوں کی طرف سے زبور کی آیات پڑھی گئیں۔ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے نمائندے نے انجیل مقدس سے اس سال کے موضوع "زمین ہم سب کا مسکن ہے" کے متعلق دعائیہ آیات پڑھیں۔ منہاج اسلامک سنٹر بارسلونا کے امام علامہ عبدالرشید شرعلی نے قرآن کریم سے سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کی آیات کی تلاوت کی اور نوید احمد نے ان آیات کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کیا۔ منہاج القرآن بارسلونا کے طلبہ نے شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھی گئی دعا "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری" پڑھی اور حاضرین کی طرف سے بے پناہ داد وصول کی۔ نوید احمد نے اس دعا کا کاتالان میں ترجمہ کیا۔

اس تقریب کا موضوع "زمین ہم سب کا مسکن ہے" موسمیاتی تبدیلیوں اور انسانوں کی طرف سے زمین کو پہنچنے والے نقصان کی وجہ سے رکھا گیا تھا۔ اس تقریب میں سب مذاہب کے نمائندگان نے اپنی اپنی مذہبی کتابوں سے زمین کے ذریعے خدا کی طرف سے دی جانے والی سہولیات پر اس کا شکر ادا کرنے اور ان کے غیر ضروری استعمال سے گریز کرنے کی تلقین کی۔

تقریب کے اختتام سے قبل پروٹسٹنٹ چرچ کی طرف سے لکڑی اور ایلومینیم کی تاروں سے بنا ہوا ایک خشک درخت رکھا گیا جو کہ زمین کی موجودہ حالت کو ظاہر کر رہا تھا۔ چرچ کی جانب سے حاضرین میں سبز رنگ کے کاغذ کے بنے ہوئے پتے تقسیم کیے گئے جو کہ درخت کے پتے کو ظاہر کرتے تھے۔ حاضرین نے اپنے نام لکھ کر ان پتوں کو خشک درخت پر لگایا جس سے یہ مراد لی جاتی تھی کہ انسانوں کو چاہیے کہ وہ درخت اور زمین کے ماحول کو بچانے کے لیے کام کریں۔

CarmedelParroquia کے عیسائی پادری کی طرف سے ایک نظم پیش کیا گیا جسے سب حاضرین نے مل کر پڑھا جس کے الفاظ یہ تھے !SanyorNostreohsigueuLloat یعنی ہمارے خدا کا نام بلند ہو!

اس بین المذاہبی تقریب میں نقابت کے فرائض منہاج القرآن بارسلونا کے ناظم تعلقات عامہ محمد اقبال چوہدری نے سرانجام دیے۔

☆☆☆☆☆

پر خصوصی تصانیف مرتب کی ہیں۔ جن میں سے چند ایک بطور مثال پیش نظر ہیں:

- ☆ فرقہ واریت کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟
- ☆ میثاق مدینہ کی آئینی خصوصیات
- ☆ الحقوق الانسانیة فی الاسلام
- ☆ بنیادی انسانی حقوق
- ☆ غیر مسلموں کے حقوق
- ☆ انسانی حقوق کا عالمی چارٹر۔ خطبہ حجۃ الوداع
- ☆ انسانی حقوق کی تاریخی دستاویز۔ میثاق مدینہ
- ☆ حقوق نسواں
- ☆ مقدمہ سیرت الرسول
- ☆ Human Rights in Islam

کئی کئی گھنٹوں پر محیط درج بالا خصوصی لیکچرز اور کتب عالمی امن کے قیام، بین المذاہب ہم آہنگی و رواداری اور انسداد دہشت گردی کے حوالے سے شیخ الاسلام کی مثبت، حقیقی اور عملی سوچ کی عکاس ہیں جن سے راہنمائی لیتے ہوئے دنیا دہشت گردی کے آسیب سے نجات پاکر اس معاشرے کو امن و آشتی کا گہوارہ بنا سکتی ہے۔

عملی کاوشیں

شیخ الاسلام نے عالمی دہشت گردی و قیام امن کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے نہ صرف اپنی زبان اور قلم کے ذریعے عالمی برادری کو واضح اور مثبت لائحہ عمل دیا بلکہ عملی طور پر بھی کئی ایسے اقدامات کئے جن سے نہ صرف بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں قابل قدر اضافہ ہوا بلکہ اسلام کی حقیقی اور واضح تعلیمات بھی نکھر کر سامنے آئیں۔ آیئے ان کاوشوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

☆ مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم (MCDF) کا قیام

سفیر امن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مسلم اور مسیحی راہنماؤں پر مشتمل مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم تشکیل دیا جس کا مقصد بین المذاہب ہم آہنگی اور مکالمہ کا فروغ قرار پایا۔ یہ فورم سفیر امن کی چیئرمین شپ اور ملک کے نامور بشپ کی رفاقت میں قیام امن کی کوششوں میں ایک دہائی سے سرگرم عمل ہے۔

☆ کرسمس تقاریب کا خصوصی اہتمام:

MCDF کے تحت کرسمس تقاریب تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر منعقد ہوتی ہیں جس میں پاکستان کی مسیحی برادری کے سرکردہ راہنما اور بشپ صاحبان شرکت فرماتے ہیں۔ اس موقع پر امن کی شمع روشن کی جاتی ہے۔

☆ مسجد میں مسیحی وفد کی عبادت

سفیر امن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مسلم مسیحی برادری کی ایک تقریب کے دوران مسیحی برادری کو ان کی عبادت کا وقت آنے پر مرکزی سیکرٹریٹ کی مسجد منہاج القرآن میں حضرت محمد ﷺ کی نجران کے مسیحی وفد کی مسجد نبوی میں عبادت کی اجازت کی سنت پر عمل کرتے ہوئے عبادت کی اجازت دی۔ جس سے اسلام کی اعلیٰ ظرفی کے پیغام کا حقیقی ابلاغ ہوا۔

☆ بیرون ممالک مراکزِ امن

بین المذاہب ہم آہنگی اور قیام امن کے فروغ کے لئے دنیا بھر میں موجود منہاج القرآن اسلامک سنٹرز شب و روز سرگرداں ہیں جہاں مقامی انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیداران قیام امن اور بین المذاہب ہم آہنگی و رواداری کے فروغ میں منہاج القرآن کے کردار کا اعتراف کرتے اور انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔

☆ عالمی راہنماؤں کے نام خصوصی مراسلہ

کچھ عرصہ قبل توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر پوری دنیا کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی جس کا پاکستان سمیت پوری دنیا میں شدید ردعمل دیکھنے میں آیا۔ اس موقع پر سفیر امن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے احتجاج کا پرامن طریقہ اپنایا اور اس سلسلے کی ایک خصوصی کاوش یہ کی گئی کہ عالمی رہنماؤں کے نام ایک خصوصی مراسلہ بھیجا جس کا عنوان تھا "دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے" (A Call to

☆ یاد رہے عیسائی مذہب کے تمام فرقے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں (جو کہ شرکیہ عقیدہ ہے) لہذا ان کا کرسمس منانا، ان کے عقیدے کے مطابق خدا کے بیٹے کی پیدائش کا دن ہے۔ اگر ہم ان کے اس شرکیہ عقیدے پر ان کے ساتھ مل کر کرسمس منائیں تو کیا اسلام کے عقیدۂ توحید کے منافی نہیں؟

پروفیسر طاہر القادری کے بیٹے حسین محی الدین بھی اپنے والد کے نقش قدم پر ہندوؤں، عیسائیوں اور سکھوں کے ساتھ مل کر چرچ میں عید میلاد النبی منائی اور تحریف شدہ بائبل کی تلاوت بھی کی گئی

روزنامہ ایکسپریس کراچی

جلد 12 شمارہ 172 ... 14 ربیع الاول 1431ھ کیم مارچ 2010ء فون 8-35800051 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے

ملکی تاریخ میں پہلی بار لاہور کے چرچ میں

عید میلاد النبی کا جشن، نماز بھی ادا کی گئی

لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) ملکی تاریخ میں پہلی بار لاہور کے ایک چرچ میں عید میلاد النبی کا جشن منایا گیا۔ جس میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائی، سکھ اور ہندوؤں نے بھی شرکت کی۔ ایسا بھی پہلی بار ہوا ہے کہ مسلمانوں نے چرچ کے اندر نماز ادا کی ہو۔ ایکسپریس نیوز کے مطابق اس مبارک (باقی صفحہ 5۔ نمبر 45)

چرچ میں نماز

تقریب کا اہتمام مدد ریا ویلفیئر ٹرسٹ نے کیا تھا۔ تقریب سے ڈاکٹر طاہر القادری کے بیٹے حسین محی الدین، ریورنڈ چمن، سردار منوچہر سنگھ اور سردار بشن سنگھ نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے اسلام اور دوسرے مذاہب کے درمیان ہم آہنگی اور امن و محبت پر زور دیا۔ تقریب میں قرآن اور بائبل کی تلاوت کی گئی اور حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں نعتوں کا ہدیہ بھی پیش کیا گیا۔ تقریب میں نبی پاک ﷺ کی ولادت کا کیک بھی کاٹا گیا۔

کرسمس، اسلام اور طاہر القادری

تمام اہل کتاب جو حضور ﷺ پر ایمان نہیں لائے، قرآن مجید فرقان حمید نے بلا تفریق ملک و وطن انکے کفر کا بار بار اعلان فرمایا اور مسٹر طاہر نے ادارہ منہاج القرآن میں کرسمس کی تقریب منعقد کی۔ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے طاہر القادری نے کہا:

آج کی یہ تقریب جو کرسمس سیلیبریشن کے سلسلے میں تحریک منہاج القرآن کی طرف سے اور مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم (MCDF) کی طرف سے منعقد ہوئی ہے، جس میں ہمارے مسیحی بھائی اور ان کے موقر اور محترم رہنما ان کے دیگر مذہبی اور سماجی نمائندگان پادری صاحبان اور دیگر مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے ہمارے مرد اور خواتین حضرات اس دعوت پر تشریف لائے ہیں، میں صمیم قلب سے کرسمس پروگرام میں شرکت پر ان کی آمد پر خصوصی خوش آمدید کہتا ہوں اور کرسمس کے اس مبارک موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

کرسمس کی تقریب مسیحی دنیا میں اور مسیحی عقیدہ میں وہی اہمیت رکھتی ہے جو اسلامی عقیدے میں عید میلاد النبی کی اہمیت ہے۔ 12 ربیع الاول کو مسلمان عید میلاد النبی مناتے ہیں۔ میلاد Birth کو کہتے ہیں۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یوم میلاد، یوم پیدائش پوری دنیا میں منایا جاتا ہے اور ہمارے مسیحی بھائی اور بہنیں پوری دنیا میں دسمبر کی اس تاریخ کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ان کی ولادت اور پیدائش کا دن یعنی یوم عید یسوع مسیح علیہ السلام مناتے ہیں۔ تو نیچر دراصل ان دونوں پروگراموں کی ایک ہے۔ لہذا یہ بھی ایک قدر مشترک ہے اور مسلمان اسلامی عقیدے کے مطابق اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا، کلمہ پڑھنے کے باوجود، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے تمام ارکان ادا کرنے کے باوجود قرآن مجید پر ایمان رکھنے، اسلام کی جملہ تعلیمات پر ایمان بھی رکھے اور عمل بھی کرے مگر ان تمام ایمان کے گوشوں، تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے باوجود اگر وہ صرف ایک شک کا انکاری ہے، وہ یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی نبوت کا، رسالت کا، آپ کی بزرگی کا، آپ کے معجزات کا، آپ کی کرامت کا، آپ کی عظمت کا، اگر وہ ان کے نام کا اور ان کی بعثت کا اور ان کی وحی کا، ان کے پیغام کا، اگر وہ انکار کرے اور کہے کہ میں ان کو نہیں مانتا تو تمام ارکان مختلف حقائق پر لائے ہوئے اس کو فائدہ نہیں دیں گے۔ وہ ان سب کے ماننے کے باوجود کافر تصور ہوگا۔

پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non Believers) کی تقسیم

آتی ہے۔ نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں اور بی لیورز ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہوئے مذہب ان کا کوئی بھی ہو، تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔ اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر، آسمانی نبی اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے، وہ نان بی لیورز کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور بی لیورز کی پھر آگے تقسیم ہے۔ اہل اسلام اور اہل کتاب کی تو خود قرآن کریم میں کفار کے لئے احکام اور ہیں اور اہل کتاب کے لئے احکام اور ہیں۔ تو قرآن مجید کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور سنت محمدی ﷺ کا، حضور علیہ السلام کی تعلیمات کا تو واضح طور پر یہ جو رشتہ اور تعلق ہے ایمان، وحی، آسمانی اور آخرت پر ایمان لانے کا، انبیاء، رسل اور پیغمبروں اور اللہ کے بھیجی ہوئی وحی پر ایمان لانے کا، جزا اور سزا پر ایمان رکھنے کا علی ھذا القیاس، یہ وہ مشترکات ہیں جن کی بنیاد پر یہ دو عقیدے اور مذہب بہت قریب ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ پر نہیں۔ آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے۔ اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (Event) کے لئے نہیں کھولی تھی ابدالآباد تک آپ کے لئے کھلی ہے۔ یہ اس لئے نہیں کھولی تھی کہ اُس وقت کوئی سیاسی کام تھا یا سیاسی دور تھا، یا شاید کوئی سمجھے کہ سیاسی ضروریات میں سے تھی، اب تو میری کوئی سیاسی محتاجی نہیں ہے۔ آپ سب کو اس بیان سے بری الذمہ کرتے ہوئے اب تو جو یہ سیاست کے اوپر غالب ہے، میں تو انہیں جوتے کی نوک سے ٹھکرا چکا ہوں۔ جوتا مار چکا ہوں، کوئی ضرورت نہیں ہے سیاست کی۔ اب بھی اگر آپ کو بلایا اور ویلکم کیا ہے اور تقریب منعقد کی اور مسجد کھلی رہنے کا بھی اعلان کیا ہے تو اس کا مطلب ہے ہمارا کوئی اقدام کسی غرض پر مبنی نہیں ہوتا، ہمارے ایمان پر مبنی ہوتا ہے۔ شکریہ (CD مسٹر طاہر)

ماہنامہ منہاج القرآن میں لکھا ہے تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس حال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کئے اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008ء صفحہ 73)

مسٹر طاہر کے ایک مجمع میں اس کے استقبال کے موقع پر کثرت سے یہ نعرہ لگایا گیا:

مسلم مسیحی بھائی بھائی، مسلم مسیحی بھائی بھائی (CD)

ذیل میں وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جو پکار پکار کر اپنے ماننے والوں کو جھنجوڑ رہی ہیں کہ مسلمانوں تمہارے جیتے جی مسٹر طاہر میرے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے۔ آپ کب جاگیں گے؟ افسوس کہ مسٹر طاہر نے جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا، امام باڑوں میں جا کر تقریریں کیں، سنی شیعہ بھائی بھائی کے نعرے لگوائے اور یہ راگ الاپا کہ جو شیعہ سنی کو دور کرے اسے دور کر دو۔ حب علی (رضی اللہ عنہ) کے نام پر رافضیت کا مکمل لبادہ اوڑھ لیا اور دیوبندیوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے کا فتویٰ دیا تو ہم لوگ عوام کالانعام کو سمجھانے میں سخت دشواری پاتے ہیں لیکن اب نوبت مسلم مسیحی بھائی بھائی تک پہنچ چکی ہے۔

اہل کتاب کے کفر پر آیات قرآنی

1۔قل یااھل الکتاب تعالو الی کلمة سوآء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (پارہ 3 آیت 64 آل عمران)

ترجمہ: اے محبوب تم فرماؤ اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے، یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے، اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں، تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

یہ آیت کریمہ پکار رہی ہے کہ اے اہل کتاب یہود و نصاریٰ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور کسی کو خدا نہ مانو جس طرح کہ مسلمان صرف اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی ایک اللہ کو رب مانتے ہیں۔ تو کیا یہود و نصاریٰ نے اللہ کریم ﷺ کا حکم مانا؟ اس کا جواب نفی میں ہے کیونکہ قرآن مجید اعلان فرماتا ہے۔

3-2:وقالت الیھود عزیز ابن اللہ وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ ذلک قولھم بافواھھم یضاھؤن قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انّی یوفکون اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم ومآ امرؤا الا لیعبدوا الھا واحداً لا الہ الا ھو سبحانہ عما یشرکون

(پارہ 10، سورۂ توبہ، آیت 31-30)

یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاری بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی باتیں بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے جوگیوں اور پادریوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

ان آیات سے واضح ہوگیا کہ یہودی اور عیسائی مشرک وکافر ہیں کہ انہوں نے حضرت عزیر اور حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا مانا اور ان کی پوجا کی اور اسی طرح عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو خدا بنایا اور ان کی پوجا پاٹ کی۔ اور مسٹر طاہر کہتا ہے کہ یہودی اور عیسائی کافر نہیں ہیں۔ اس کا یہ کہنا صراحتاً قرآن کا انکار ہے اور دعویٰ اسلام کا نہ صرف دعویٰ بلکہ اس کے ماننے والے اب بھی اسے منصب نبوت سے کم نہیں مانتے۔ اس لئے کہ وہ قرآن کا انکار کرے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا انکار کرے تو اسے پھر بھی حق پر مانتے ہیں اور جو آدمی اسے نصیحت کرے اور کہے کہ یہ راستہ کفر کا ہے، اسلام کا نہیں تو اس کے ساتھ دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں۔ حالانکہ اگر گناہوں سے معصوم ہیں تو انسانوں سے صرف اور صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں دوسرے انسانوں سے غلطیاں کوتاہیاں ہوجاتی ہیں۔ اگر منصب نبوت سے کم جانتے تو ضرور غور وفکر کرتے اور حق واضح ہونے کے بعد اس کو نصیحت کرتے اگر مان جاتا تو ٹھیک اگر نہ مانتا تو اپنا رشتہ اس سے ختم کردیتے لیکن اگر تقاضا ہے تو صرف یہی کہ مسٹر طاہر کو کچھ نہ کہا جائے۔ **استغفر اللہ تعالیٰ ربی**

ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

4۔ فرمان الٰہی: **یااھل الکتاب لم تکفرون باٰیٰت اللہ وانتم تشھدون** یعنی اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو (سورۂ آل عمران آیت **70**)

5۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: **وقالت طائفۃ من اھل الکتاب امنوا بالذی انزل علی الذین امنوا وجہ النھار واکفروا آخرہ لعلھم یرجعون** اور اہل کتاب کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر اترا صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہوجاؤ، شاید وہ پھر جائیں۔

ولا تومنوا الا لمن تبع دینکم (آل عمران آیت **72-73**)

اور یقین نہ دلاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیروکار ہو۔

6۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: **ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمناً قلیلاً اولئک لاخلاق لھم فی**

الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیٰمۃ ولا یز کیھم ولھم عذاب الیم (آل عمران آیت 77)

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے کلام کرے اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اہل کتاب کافروں کے عمل کی بعینہ اگر کوئی شخص مثال طلب کرے تو مسٹر طاہر اس پر ایسے پورے اترتے ہیں۔ گویا طابق النعل بالنعل یعنی جوتی جوتی کے برابر ہے، کہ یہ بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح قرآن مجید کے صراحتاً خلاف اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں۔

7۔ فرمان باری تعالیٰ: واذا جاء وکم قالوا آمناً وقد دخلوا بالکفروھم قد خرجوا بہ واللہ اعلم بما کانو یکتمون (سورۂ مائدہ آیت 61)

اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں۔

ان کے علاوہ کثیر التعداد آیات ہیں جن میں صراحتاً ان کے کفر کا بیان ہے چونکہ تمام آیات کا ذکر کرنا مقصود نہیں، صرف بتانا یہ ہے کہ قرآن مجید نے ان کو کافر فرمایا ہے اور طاہر صاحب صراحتاً ان کے کفر کا انکاری ہے اور صرف اس بناء پر کہ دوسرے کفار اور اہل کتاب کفار کے بعض احکام میں فرق ہے۔ اسی فرق کے پیش نظر ان کے کفر کا انکاری ہو کر انہیں مسلمان ثابت کرنے کے درپے ہے۔ مگر اللہ جھوٹوں اور دغابازوں کو ننگا کر رہا ہے۔

اب اگرچہ عیسائیوں کا کفر بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ بھی یہودیوں کے ساتھ اہل کتاب میں شامل ہیں لیکن بحیثیت عیسائی ان کے کفر پر بکثرت علیحدہ آیات موجود ہیں، اب کچھ ان کا تذکرہ سنئے۔

قرآن مجید میں خصوصاً عیسائیوں کے کفر کا اعلان

8۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھوا المسیح ابن مریم وقال المسیح یبنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰہ النار وما للظالمین من انصار لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ وما من الہ الا الہ واحد وان لم ینتھوا عماً یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم (سورۂ مائدہ آیت 72-73)

بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے، بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اور بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں یہ کہ بے شک اللہ تین خداؤں میں سے ایک ہے۔ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

حضرت مولانا نعیم الدین تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں:

نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا۔ وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ کو جنم دیا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسٰی میں حلول کیا تو وہ ان کے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسٰی الٰہ ہو گئے۔ **تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً**

نیز فرمایا: اکثر مفسرین کا قول ہے کہ تثلیث سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور عیسٰی اور مریم تینوں الٰہ تھے الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔ متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں باپ، بیٹا، روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم** یعنی بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے (سورۂ مائدہ آیت 17)

9۔ومن الذین قالوا انا نصاریٰ اخذنا میثاقھم فنسوا حظاً مما ذکروا بہ فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضآء الیٰ یوم القیٰمۃ وسوف ینبئھم اللہ بما کانوا یصنعون (سورۂ مائدہ آیت 14)

اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں، تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتادے گا جو کچھ کرتے تھے۔

ان کے علاوہ قرآن مجید کی کثیر آیات ان کے کفر پر ناطق ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد فضل رسول سیالوی (دارالعلوم غوثیہ رضوی سرگودھا) کا اہم فتویٰ

1۔ مسٹر طاہر ان کو منہاج میں بلا کر اپنی مسجد ان کے لئے کھول دیتا ہے اور کرسمس ڈے پر ان کے ساتھ کیک کھاتا ہے اور ان سے بغل گیر ہو کر اعلان کرتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں۔ پھر وہاں کہا کہ جو آدمی عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر ہے، وہ کافر ہے۔

سوال ہے کہ وہاں کون تھا، جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر تھا۔ الحمد للہ مسلمان تو بمع حضرت عیسیٰ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت پر جب تک ایمان نہ لائیں، مسلمان ہو نہیں سکتا۔ ان کو یہ مسئلہ پہلے معلوم تھا اور عیسائی بھی بزعم خویش ان کی نبوت پر ایمان کا دعویدار ہے تو اس طرح کے اعلان کی ضرورت کیا تھی؟ ہاں اگر ضرورت تھی تو اس اعلان کی ضرورت تھی کہ جو آدمی حضور ﷺ کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ اس اعلان سے وہ کافر ناراض ہوتے جن کو راضی رکھنا تھا اس لئے پینترا بدلا۔ ان کو دعوت اسلام دینے کی بجائے ان کے کفر کو ہی اسلام کہہ دیا کہ "یہ بی لیورز ہیں کفار نہیں" **انا للہ وانا الیہ راجعون۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ**

2۔ کفار کے پادریوں کو مسلمانوں کی طرح علماء کہا: کہتا ہے علماء مسلمان ہوں یا مسیحی، ان کی طبیعت ایک جیسی ہوتی ہے۔ ظلم و بے حیائی کی انتہا کر دی کہ عیسائیوں کے پادریوں کو بمع صلیب پہنے مسلمان علماء کے برابر لا کھڑا کیا حالانکہ مسلمان غیر عالم مسلمان علماء کے برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون** یعنی کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں یعنی نہیں ہیں (سورۃ الزمر آیت 9) تو کافر عیسائی پادری کیسے علماء کے برابر اور کیسے وہ علماء بن گئے۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ**

3۔ ماہنامہ منہاج القرآن میں لکھا ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس حال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کئے۔ اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں

پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008ء ص 73)

مسلمان تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں لیکن موجودہ بائبلوں کو قرآن مجید نے محرف شدہ قرار دیا ہے جو خدا کا کلام نہیں۔ اس کو قرآن مجید کے مساوی لا کر قرآن کے مقابلے میں اس کی تلاوت، یہ قرآن مجید کی ہتک اور تکذیب ہے۔ قرآن زبان حال سے فریاد کر رہا ہے کہ واہ او جنڑ یاں واہ پہلے عیسائیوں پادریوں کو علماء کے برابر کر کے ان کی عزت پر ہاتھ صاف کیے ہیں اور اب بائبل محرف کو میرے مقابل لا کر میری تہ بوٹی کر دی۔ اور میرے ساتھ تو نے وہ سلوک کیا جو مشرکین نے کیا۔ **کما قال اللہ تعالیٰ: الذین جعلوا القرآن عضین** وہ جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی کر لیا۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ**

غیر مسلموں کے تہواروں میں شریک ہونا اور ان کے تہواروں کی تعظیم کرنا علماء کرام کی تصریح کے مطابق کفر ہے اور آپ لوگوں نے ادارہ منہاج میں خود کرسمس کی تقریب منعقد کی اور عیسائی پادریوں کو دعوت دی اور وہ بمع صلیب آئے۔ آپ سے تو وہ اگرچہ کافر ہیں، مذہبا قوی نکلے کہ اپنے کفری عقیدے کے مطابق صلیب پہن کر آئے اور آپ کے منہ پر طمانچہ رسید کیا کہ تو ہے کہ اپنے مذہب کے خلاف کرسمس بھی منا رہا ہے اور ہمارے کافر ہونے سے اعلانیہ انکار بھی کر رہا ہے۔ لیکن ہم آپ کی طرح تقیہ نہیں کرتے بلکہ تمہارے قرآن کا انکار کرتے ہوئے صلیب پہن کر آئے ہیں اور پھر رحیق خان کا اعلان تو نہلے پر دہلا ہے کہ عیسائیوں کا تہوار کرسمس ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ وہ منہاجیوں کا ایمان ہوگا کافروں صلیبوں کا تہوار انکے ایمان کا حصہ ہے۔ الحمدللہ مسلمان کفار کے تہواروں سے سخت بیزار ہیں اور اس کے کفر ہونے میں ذرا بھی شک نہیں رکھتے۔

اس مختصر تحریر سے واضح ہو گیا کہ مسٹر طاہر نہ صرف وہ بلکہ اس کے شرکاء قرآن مجید کی ان تمام آیات کے منکر ہیں جن میں یہودیوں اور عیسائیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے اور کافروں سے ایوارڈ وصول کیے اور خوشی سے کیک کاٹے اور ان سے دعا کروائی۔ یہ تمام کارروائی کفر وارتداد ہے اور مسٹر طاہر اسلام کے بعد کافر ہو چکا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے، یہ بات غلط ہے۔ کیا یہود و نصاریٰ میں اسلامی اعمال کے مماثل کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن حکیم میں انہیں کافر کہا گیا ہے بلکہ

بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معانی اسلام کے مطابق ہیں تو اس کو کافر نہ کہیں گے، اس کو ان لوگوں نے الٹا رنگ دیا ہے، اور یہ وباء بھی پھیلی ہوئی ہے کہ ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا۔ یہ نظریہ بھی غلط ہے کیونکہ قرآن مجید نے کافر کو کافر کہا۔ پھر تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہنا چاہئے، تمہیں کیا معلوم کہ ایمان پر مرے گا کہ نہیں۔ خاتمہ کا حال تو خدا جانے۔ مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ کہا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں (بہار شریعت حصہ نہم، ص 142)

مسٹر طاہر صاحب کافر و مرتد قرار پائے۔ اب ان لوگوں کی اپنی نام نہاد وسعت قلبی کو ایک طرف رکھتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث اور فقہاء کرام کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ آپ ان دلائل کے ہوتے ہوئے شریعت کا حکم مانیں گے یا مسٹر کے دفاع کو ترجیح دیں گے۔ **وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم**

قرآنی آیات سے فیصلہ

1۔ قرآن مجید کی آیات اولاً ذکر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولٰئک حبطت اعمالھم فی الدنیا و الاخرۃ واولٰئک اصحب النار ھم فیھا خٰلدون**

(سورۂ بقرہ آیت 217)

تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

2۔ **یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء واللہ واسع علیم** (سورہ مائدہ آیت 54)

اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھے گی مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوگی اور وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

3۔قل اباللہ و آیته ورسوله کنتم تستهزء ون لا تعذروا قد کفرتم بعد ایمانکم

(سورہ توبہ آیت 66-65)

تم فرمادو کہ کیا اللہ اوراس کی آیتوں اوراس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

عیسائیوں کے کفر کا منکر ہو کر مسٹر طاہر نے بھی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی تکذیب کی، وہ فرمائیں یہ کافر ہیں، یہ بکتا ہے نہیں معاذ اللہ۔ صراحتاً لازم کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان صادق نہیں اور رسول فرمائیں یہ کافر اور یہ کہتا ہے کہ نہیں تو اس نے صراحتاً اللہ اور رسول کو جھوٹا کہا اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو جھوٹا کہے، وہ ضرور کذاب اور کافر و مرتد ہے۔

تعالیٰ اللہ عماً یقول الظالمون علواً کبیراً وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

حدیث شریف سے فیصلہ

صحیح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول پاک ﷺ نے فرمایا: **لایحل دم رجل یشهد ان لا اله الا اللہ وانی رسول اللہ الا احد ثلاثة نفر، النفس بالنفس والشیب الزانی، والتارک لدینه المفارق للجماعة** (بخاری حدیث نمبر 6878، مسلم حدیث نمبر 4375، ترمذی حدیث نمبر 1402، سنن النسائی حدیث نمبر 4016، ابن ماجہ حدیث نمبر 2534)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: کسی ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو لا الہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث متواتر کا رد کرے یا کہے کہ میں نے بڑی حدیثیں سنی ہیں تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔ (بحر الرائق جلد 5، ص 205-204) تو اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو قرآن کا انکار کر رہا ہے؟ اصل عبارت یوں ہے: **وبرده حدیثا مرویا ان کان متواترا او قال علی وجه الاستخفاف سمعنا کثیرا**...... جو شخص حدیث متواتر کا رد کرے **اذا انکر الرجل آیة من القرآن او تسخر الخ** ...... یا کہے کہ میں نے بڑی حدیثیں سنی ہوئی ہیں تو کافر ہو جائے گا۔ تو قرآن کا منکر بطریق اولیٰ کافر ہو جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری جلد 2 ص 265 من انکر المتواتر فقد کفر یعنی جو شخص حدیث متواتر کا انکار کرے تو کافر ہے۔

اب صراحتاً منکر قرآن کا حکم فتاویٰ عالمگیری جلد 2 ص 266 اذا انکر الرجل آیة من القرآن او تسخر بایة من القرآن و فی الخزانة او عاب کفر کذا فی التتار خانیه ...... جب آدمی قرآن مجید کی آیت کا انکار یا قرآن کی کسی آیت سے مسخرہ پن اختیار کرے اور فتاویٰ خزانہ میں ہے کہ کسی آیت کو عیب لگائے تو کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے۔

بحرالرائق شرح کنز جلد 5 ص 205 ویکفر اذا انکر آیة من القرآن او سخر بایة منه ......یعنی جو شخص قرآن کی آیت کا انکار کرے یا کسی آیت سے مسخری کرے تو کافر ہو جائے گا۔

جو شخص یہود و نصاریٰ کے عذاب میں شک کرے، وہ کافر ہے تو جس شخص نے صراحتاً ان کے کفر کا انکار کیا اور ان کو مسلمان کہا تو اسے ان کے عذاب میں صرف شک نہیں بلکہ عدم عذاب کا یقین ہے وہ کیوں کافر نہ ہوگا۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: عن ابن سلام رحمه الله فی من یقول لااعلم ان الیهود والنصاریٰ اذا بعثوا هل یعذبون بالنار افتیٰ جمیع مشائخنا ومشائخ بلخ بانه یکفر کذا فی العتابیه ......یعنی ابن سلام علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جو شخص کہے کہ مجھے کوئی علم نہیں کہ یہود اور عیسائی جب دوبارہ اٹھائے جائیں گے، کیا انہیں نار میں عذاب دیا جائے گا۔ تو فرمایا: ہمارے سب مشائخ اور بلخ کے مشائخ نے فتویٰ دیا ہے کہ یہ شخص کافر ہو جائے گا۔ اور اسی طرح فتاویٰ عتابیہ میں مذکور ہے۔

اسی طرح بحرالرائق جلد 5 ص 206 پر بھی یہ فتویٰ مذکور ہے: یکفر بقوله لا اعلم ان الیهود والنصاریٰ اذا بعثوا هل یعذبون بالنار ...... کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نہیں جانتا کہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یہودی اور عیسائی عذاب کئے جائیں یا نہیں۔

بہار شریعت حصہ 9 ص 149 پر فرمایا کہ قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے اور مسٹر طاہر نے تو صراحتاً خدا اور رسول کے کلام کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی تکذیب کی، اس لئے یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے۔

مزید صفحہ 150 پر لکھتے ہیں: کفار کے میلوں اور تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے (بہار شریعت جلد 9 ص 150)

اور منہاجیوں اور مسٹر طاہر نے ان کو اپنے گھر بلا کر ان کا مذہبی تہوار کرسمس منایا اور کافروں سے اتحاد و یگانگت کر کے اسلام اور مسلمانوں کی توہین کی۔ اعاذنا اللہ من ھذہ الخرافات

فتاویٰ عالمگیری ص 276 پر مرقوم ہے۔ **یکفر بقولہ النصرانیۃ خیر من المجوسیۃ** اور اسی طرح اگر کہے **النصرانیۃ خیر من الیھودیۃ** کہ عیسائیت مجوسیت سے افضل ہے اور عیسائیت یہودیت سے افضل ہے تو کافر ہو جائے گا۔

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفا شریف میں فرماتے ہیں: **الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصاریٰ والیھود وکل من فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرھم او شک قال القاضی ابوبکر لان التوقیف والاجماع اتفقا علی کفرھم فمتوقف فی ذالک فقد کذب النص والتوقیف (او شک) فیہ والتکذیب والشک فیہ لا یقع الا من کافر** ...... یعنی اجماع ہے کہ اس کے کفر پر جو کسی نصرانی یہودی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے جدا ہو گیا، کافر نہ کہے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے یا شک لائے امام قاضی ابوبکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ و اجماع امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جو ان کے کفر میں توقف کرتا ہے، وہ نص و شریعت کی تکذیب کرتا یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے (فتاویٰ رضویہ جلد 6، ص 271، مطبوعہ آرام باغ، کراچی)

مسٹر طاہر نے ان کفار کو مسلمانوں کے مقابل کر دیا اور ان کے کفری مذہب کو اسلام قرار دے دیا تو وہ کافر کیوں نہ ہوا بلکہ یقیناً قطعاً کافر و مرتد قرار پایا۔ استغفر اللہ

ذمہ دار علماء اور سنجیدہ مبلغین پر واجب ہے کہ اس ظالم بدبخت کے خلاف علمی طور پر اعلان کر دیں اور نام لے لے کر اس کی تردید کریں تاکہ شرق سے غرب تک اٹھتی ہوئی آواز کے سامنے اس کی تحریکی بدمعاش بے بس ہو کر رہ جائیں۔ یاد رکھئے ایسے شخص کا نام لے لے کر رد کرنا واجب ہے۔ اس پر فرعون نمرود ابولہب جیسے لوگوں کے نام والی آیت، **اخرج یا فلان فانک منافق** جیسی احادیث اور رجال کی کتب میں کذابوں کی فہرست وغیرہ صریحاً بول رہی ہیں لہٰذا بزدلی چھوڑ کر میدان میں اترنا ہوگا۔ ورنہ اسلامی تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

ھذا عندی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ ابوالابرار محمد فضل رسول السیالوی

اتوار 28 ربیع الآخر، بمطابق 13 اپریل 2011ء

پروفیسر طاہر القادری نے نجی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ممتاز قادری گورنر سلمان تاثیر کا قاتل ہے۔ سزائے موت اسے ملنی چاہئے، سلمان تاثیر کا بیان گستاخی رسول کی تعریف میں نہیں آتا اور اگر آتا بھی تو سزا دینے کا حق عدالتوں کی ذمہ داری ہے

روزنامہ اوصاف لاہور

اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار

DAILY AUSAF LAHORE

جلد: 15 | 26 صفر 1432ھ، 24 جنوری 2011ء، 10 ماگھ 2068 بکرمی، 12 صفحات، قیمت 10 روپے | شمارہ: 62

ممتاز قادری گورنر سلمان تاثیر کا قاتل ہے، سزائے موت ملنی چاہیئے: ڈاکٹر طاہر القادری

گورنر سلمان تاثیر نے اگر کوئی گستاخانہ جملہ بولا بھی ہے تو کسی سویلین یا فرد واحد کو اسلام قتل کی اجازت نہیں دیتا

سلمان تاثیر کا بیان گستاخی رسول کی تعریف میں نہیں آتا، اور اگر آتا بھی تو سزا دینے کا حق عدالتوں کی ذمہ داری ہے: نجی ٹی وی کو انٹرویو

طاہر القادری کا بیان قرآن و سنت کے منافی، مغرب کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش ہے: مذہبی رہنما

ڈاکٹر طاہر القادری کا نقطہ نظر تبدیل ہو گیا ہے، غازی ممتاز قادری کا کردار قرآن و سنت کے منافی نہیں، منور حسن، لیاقت بلوچ، فرید پراچہ، ڈاکٹر اشرف جلالی

سلمان تاثیر کی حمایت کرنے والے ڈاکٹر طاہر القادری سے ہمارے سوالات:

☆ جب عدالت میں ملعونہ آسیہ نے اپنا جرم قبول کرلیا جس کی پاداش میں اسے عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا۔ اس کے باوجود سلمان تاثیر نے اس معاملے میں مداخلت کیوں کی؟ ☆ کیا سلمان تاثیر پر عدالت کے فیصلے کا احترام ضروری نہ تھا؟ ☆ کیا سلمان تاثیر کو اپنے عہدے اور مذہب کا پاس رکھتے ہوئے قانون توہین رسالت کو کالا قانون قرار دینا زیب دیتا تھا؟ ☆ کیا سلمان تاثیر کو پورے ملک میں صرف ایک ملعونہ گستاخ و بے ادب آسیہ غریب اور بے قصور نظر آئی، ملک کے بقیہ غریب، مظلوم اور بے آسرا مسلمان نظر نہیں آئے؟ ☆ کیا سلمان تاثیر گستاخ و بے ادب ملعونہ آسیہ کی حمایت کرکے خود مرتد نہیں ہوگئے تھے؟ ☆ پروفیسر صاحب ممتاز قادری کیا کرتا؟ نہ وہ سلمان تاثیر پر مقدمہ دائر کرسکتا تھا، نہ وہ ایف آئی آر درج کرواسکتا تھا۔ کیونکہ وہ گورنر پنجاب تھا اور گورنر کے خلاف ایف آئی آر نہیں کٹ سکتی۔ جب اس کی نظروں کے سامنے ملعونہ گستاخ و بے ادب آسیہ کی سلمان تاثیر حمایت کرتا رہا اور آزاد کروانے پر گامزن رہا اور قانون توہین رسالت کو کالا قانون کہتا رہا، اس عاشق رسول نے جذبۂ ایمانی کے ساتھ اس مرتد کو کیفر کردار تک پہنچادیا۔ کیا ایسا کام کرنے والا مجرم ہے؟

غازی ممتاز حسین قادری کے بارے میں پروفیسر طاہر القادری کا موقف......!!!

25 ستمبر 2011ء کو ARY News کے پروگرام Q&A میں پی جے میر کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈاکٹر طاہر القادری نے مجاہد اسلام محافظ ناموس رسالت غازی ملک ممتاز حسین قادری کی بابت یہ بیان دیا:

''سلمان تاثیر: جس شخص نے اس کو مار What ever was the background وہ شخص قاتل ہے۔ اس کو قاتل ہونے کی حیثیت سے سزا ملنی چاہئے۔ گورنر سلمان تاثیر نے اگر کوئی جملہ ایسا بولا جس پر میں Comment نہیں کر سکتا۔ یہ چیزیں تحقیق طلب ہوتی ہیں۔ جو گستاخی رسول پر جا کے منتج ہوتا ہے۔ Even Then کسی ایک Civilian اور Indivisual کو قتل کرنے کی اجازت نہیں، اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اگر وہ قانون اپنے ہاتھ میں لے کر قتل کرے گا، وہ قاتل تصور کیا جائے گا۔ اس کی سزا موت ہے''

اس کے بعد سلمان تاثیر مقتول کی قانون توہین رسالت پر تنقید اور تحقیر کے تعلق سے اپنے موقف کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

''جہاں تک میں نے اس کے Statement کو دیکھا تھا جو کچھ ٹی وی یا اخبارات کے ذریعے میرے Knowldege میں آیا، وہ سارا Statement بہ حیثیت اسلام کے ایک طالب علم کے میں اگر پڑھوں تو وہ Technically Speaking جس کو گستاخی رسول اور اہانت رسول کہتے ہیں جس پر سزا موت ہوتی ہے۔ اس کی Defination میں نہیں آتا وہ Statement۔ آپ اس کو غلط کہہ سکتے ہیں، وہ Statement غلط تھی۔ Uncalled for تھی، ایک Confused Mind کا ایک Outcome ہے اور گورنر کی حیثیت سے اس کا مرتبہ اجازت نہیں دیتا تھا کہ وہ کہے، ناجائز بات کہی، غلط کہی، مگر Technically Speaking اہانت رسول کی Defination میں نہیں آتا۔

میں کہہ رہا ہوں: اگر وہ آتا بھی ہو Even then یہ Court of Law کی ذمہ داری ہے کہ وہ ٹرائل کرے اور سزا بنتی ہے تو شہادتوں کے ساتھ دے، Indivisual کا Right نہیں ہے''

اور غازی ممتاز قادری کے حق میں احتجاج کرنے والوں اور ان کے اقدام کو درست سمجھنے والوں کو ''انتہا پسندی کا مریض''

قرار دیا اور کہا کہ یہ مرض ''ہماری پوری قوم کے اوپر بدقسمتی سے چھاتا چلا جا رہا ہے'' نیز ان نیک جذبات کو اشتعالی اور جنونی کیفیت کا نتیجہ قرار دیا۔

(یہ پروفیسر طاہر القادری کا ممتاز قادری کے متعلق انٹرویو تھا جو کہ آپ نے پڑھا۔ اب ہم پروفیسر کے بیان کو احادیث کی روشنی میں ملاحظہ کرتے ہیں)

ماورائے عدالت اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

اگر تاریخ اسلامی کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ جب کسی بھی گستاخ نے نبی علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے سر اٹھایا، عاشقان مصطفیٰ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ اگر ایسے گستاخ کو اسلامی سلطنت کی عدالت میں پیش کیا گیا تو عدالت نے اس کا سر قلم کروایا اور اگر کسی عاشق رسول نے ایسے گستاخ کو ماورائے عدالت قتل کر دیا اور عدالت پر یہ بات واضح ہوگئی کہ اس قتل کا محرک صرف اور صرف توہین رسالت ہے تو اسلامی عدالت نے ایسے مجاہدوں کو کبھی بھی سزائے موت نہیں دی بلکہ اس کے اس اقدام کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اسی طرح کے ایک ماورائے عدالت قتل اور اس پر عدالت اسلامیہ کے فیصلے کو ملاحظہ فرمائیں۔

امام شہاب الدین محمد بن احمد الابشھی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ بحرین میں چند بچے ٹیڑھی لکڑیوں سے کھیل رہے تھے اور بحرین کے پادریوں کا سردار (اسقف) بھی بیٹھا ہوا تھا۔ دوران کھیل اچانک گینداس کے سینے پر جا لگی تو اس نے گیند اپنے پاس رکھ لی، بچے اس سے گیند مانگنے گئے تو اس نے گیند دینے سے انکار کر دیا۔ بچوں میں سے ایک بچے نے سے کہا۔ **سالتک بحق محمد الا وردتها علینا** ۔ تمہیں آقا کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ گیند ہمیں واپس کر دو۔

اس ملعون نے گیند دینے سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی رسول اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا مرتکب ہوا۔ یہ سنتے ہی بچے اپنی کھیلنے والی لکڑیاں (ہاکی کے مشابہ) اٹھا کر اس ملعون پادری پر چڑھ دوڑے اور اس کو مارنا شروع کر دیا اور اس وقت تک اسے نہ چھوڑا جب تک وہ ملعوم مر نہ گیا۔ یہ مقدمہ عدالت فاروقی میں پیش کیا گیا تو یہ کیس سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بڑی بڑی فتوحات اور غنیمتوں کے ملنے پر اتنے خوش کبھی نہ ہوئے جتنا اس پادری کے مارے جانے کا سن کر آپ خوش ہوئے (آپ نے اس ماورائے عدالت قتل پر قاتلوں کو سزائے موت نہ سنائی بلکہ) آپ نے فرمایا۔ **الان عز الاسلام**

یعنی آج اسلام غالب آ گیا، معزز ہوگیا، اس کے بعد آپ مقدمہ لے کر حاضر ہونے والے عیسائیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

ان اطفالاً صغاراً شتم نبیھم فغضبوا له وانتصروا واھدر دم الاسقف

بے شک چھوٹے بچے تھے، ان کے سامنے ان کے نبی علیہ السلام کے متعلق گندی زبان استعمال کی گئی تو انہیں اس پادری پر غصہ آ گیا اور انہوں نے اپنے نبی علیہ السلام سے وفاداری کا ثبوت دے دیا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس پادری کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف ص530، باب75)

یہاں فاروقی فیصلہ آفتاب نیم روز کی طرح واضح پیغام دے رہا ہے کہ جب کسی گستاخ رسول کی گستاخی ظاہر ہو جائے تو اسلام ایسے شخص کو قتل کرنے سے منع نہیں کرتا بلکہ اس طرح کے قتل سے اسلام کی عظمت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور گستاخ رسول کے قاتل کو سزائے موت نہیں ہے۔

بچوں پر حد نہیں لگائی جاسکتی پھر!!!

یہاں یہ سوال اٹھایا جاسکتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان بچوں کو اس لئے سزا نہیں دی کہ بچوں پر حد کا نفاذ نہیں ہوسکتا، جواباً عرض ہے کہ اس روایت میں سے "الآن عز الاسلام" کا جملہ ہمارا مستدل ہے اور اس جملے سے قبل حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بے بہا خوش ہونا اور بعد ازاں پادری کے خون کو رائیگاں قرار دینا ہمارے موقف پر دلیل ہے۔ اگر ماورائے عدالت کسی گستاخ کو قتل کرنا ناپسندیدہ امر ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خوش ہونے کے بجائے ان بچوں پر غصہ کرتے اور مقتول کے ورثاء کے لئے دیت کی ادائیگی کا حکم دیتے۔ اور آنحضرت ﷺ ان بچوں کے اس عمل کو نبی علیہ السلام کی نصرت اور وفاداری ہرگز قرار نہ دیتے۔

صحابی رسول ﷺ کا جذبہ محبت

شیخ ابن تیمیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ فلاں راہب رسول اللہ ﷺ کی شان میں توہین کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اس کو سنتا تو ضرور قتل کر دیتا۔ شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

وعلیٰ ھذا یحمل قول ابن عمر رضی اللہ عنه فی الراھب الذی قیل له انه یسب النبی ﷺ فقال لو سمعته، لقتلته (الصارم المسلول ص162)

حضرت عبداللہ بن عمر کا ایک گستاخ رسول راہب کے بارے میں یہ کہنا اور اپنے عزم کا اظہار کرنا کہ اگر میں اس کو توہین کرتے سنتا تو ضرور اس کو قتل کر دیتا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص کسی گستاخ کو ماورائے عدالت قتل کر ڈالے تو یہ خلاف شریعت نہیں ہے اور اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ اگر اسلام اس بات کی اجازت نہ دیتا ہوتا تو ایک صحابی رسول ﷺ اس طرح کی خلاف شریعت بات پر کبھی عزم کا اظہار نہ فرماتے۔

قانون کا احترام ضروری ہے تاہم !!!

فی الحقیقت اسلام کی روح تو یہی ہے کہ گستاخ رسول و مرتد کو موقع پر ہی ٹھکانے لگا دیا جائے۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے گستاخ کو عدالت میں لے جائے اور اسے یقین ہو کہ عدالت اس گستاخ کو قرار واقعی سزا دے گی تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ اس گستاخ کو عدالت کے حوالے کرے تا کہ عدالت اپنا کام کرے۔ تاہم اگر کوئی شخص جذبات عشق سے مغلوب ہو کر ملعون گستاخ کو موقع پر قتل کر ڈالے تو اس گستاخ کو ٹھکانے لگانے والے مجاہد پر شرعاً نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی دیت و قید۔

پاکستان کے آئین میں دفعہ 295-C موجود ہے جس کا مطلب ہے کہ توہین رسالت کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ اگر کسی شخص کے سامنے کوئی شخص گستاخی رسول کا ارتکاب کرتا ہے تو چونکہ ہمارے ملک میں قانونی طور پر ایسے شخص کے لئے سزائے موت مقرر ہے اور قانون کا احترام ہر شہری کی ذمہ داری ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ اس شخص کو عدالت کے سپرد کر دیا جائے، تاہم مخصوص حالات میں اگر کوئی عاشق رسول اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے ایسے شخص کو قتل ہی کر دیتا ہے اور یہ ثابت بھی ہو جاتا ہے کہ یہ قتل واقعتاً گستاخی کے باعث ہوا ہے تو اسلامی نقطہ نگاہ سے اس گستاخ رسول کے قتل کے بدلے میں اس مجاہد پر کوئی قصاص ہے اور نہ ہی دیت و تعزیر۔ البتہ اگر تحقیق و تفتیش سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ قاتل نے یہ قتل توہین رسالت کے بجائے کسی اور مقصد یا دشمنی کے تحت کیا ہے تو بلاشبہ ایسے قاتل کو سزا دی جائے گی۔

غیرت مند چیف جسٹس اور جذبہ وفاداری رسول ﷺ

یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ جب قانون، عدالتیں اور حکومتیں اپنے فرائض منصبی میں سستی کا مظاہرہ کرتی ہیں تو ایسی صورت میں بعض اوقات عاشقان مصطفیٰ گستاخان رسول کو اپنے ہاتھوں سے سزائے دینا زیادہ بہتر سمجھتے ہیں تا کہ کہیں یہ ملعون حیلے بہانے بنا کر عدالت سے چھوٹ نہ جائیں یا پھر بے دین حکمران اپنے وضعی، غیر اسلامی قوانین کی آڑ میں ایسے

ملعونوں کومعاف نہ کردیں۔

امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی متوفی 748ھ نے اسی طرح کے ایک عاشق رسول کا واقعہ اپنی مشہور تصنیف ''سیر اعلام والنبلاء'' میں ذکر کیا ہے۔آپ لکھتے ہیں کہ:''منصور ابوطاہر اسماعیل بن قائم کی اچھائیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے امام محمد بن ابی المنظور انصاری کونہروان کا قاضی مقرر کیا۔امام محمد بن ابی المنظور کبار محدثین میں سے تھے۔ان کی ملاقات حضرت اسماعیل قاضی اور حضرت حارث بن ابی اسامہ سے ثابت ہے۔امام محمد بن ابی المنظور کوعہدہ قضاء قبول کرنے کی پیشکش ہوئی تو آپ نے عہدہ قضاء قبول کرنے کے لئے دوشرائط عائد کیں۔ **ان لا اخذ رزقاً ولا ارکب دابة**:.....میں ماہانہ وظیفہ تنخواہ نہ لوں گا اور حکومتی سواری پرسوار نہ ہوں گا۔حاکم وقت نے رعایا کے مفاد کے پیش نظر دونوں شرائط قبول کرتے ہوئے انہیں عہدہ قضاء پر فائز کردیا۔آپ کی عدالت میں ایک یہودی کو لایا گیا جس نے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی تھی۔قاضی صاحب نے اس یہودی کو منہ کے بل گرایا اور اتنا مارا کہ وہ واصل جہنم ہوگیا۔ قاضی صاحب نے اس کو از خود مارنے کی یہ وجہ بتائی کہ اگر میں اس کے قتل کا حکم صادر کردیتا تو مجھے ڈر تھا کہ حکومت اس فیصلے پرعمل درآمد کرنے کے بجائے اس گستاخ کوکہیں رہا نہ کردے (سیر اعلام النبلاء جلد 10،ص396،طبع بیروت)

قلم ان کا زبان ان کی مگر پھر بھی تعجب ہے
قلم کچھ اور لکھتا ہے زباں کچھ اور کہتی ہے

ڈاکٹر صاحب نے دانستہ یا نادانستہ تحفظ ناموس رسالت کے کاز کو نقصان پہنچایا ہے۔گستاخ رسول کی گستاخی ثابت ہونے کے بعد یہ کہنا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا اور اس قتل کرنے والے کوسزائے موت دی جائے گی، یہ صراحتاً قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے۔نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی مبارک زندگیاں ہمارے سامنے ہیں۔انہوں نے خود پرلازم کررکھا تھا کہ جیسے بھی حالات ہوں کوئی گستاخ زندہ نہ رہنا چاہئے۔چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی کتاب کے اس پیرے پر بھی غور کریں، لکھتے ہیں:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ تحقیق وتفتیش اور کسی خارجی قرینہ کے بعد اگر وہ امر محقق ہوجائے کہ کوئی شخص حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق بے ادبی و گستاخی، تنقیص وتحقیر اور توہین واستخفاف کا نہ صرف عقیدہ رکھتا ہے بلکہ گاہے بگاہے اس کا ارتکاب بھی کرتا ہے تو ایسے شخص کو بغیر توبہ کا موقع دیئے اس کا سرقلم کردیا جائے گا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مہاجرین وانصار سے اس بات پر حلف لیا کہ جس شخص میں حضور اکرم ﷺ کی بیان کردہ علامات پاؤ اور تم پر یہ چیز علی وجہ الیقین محقق بھی ہو جائے کہ یہ شخص اہانت رسول کا مرتکب ہوا ہے تو ایسے گستاخ کو توبہ کا موقع دیئے بغیر اس کی گردن تن سے اڑا دو (تحفظ ناموس رسالت 271، از: ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ عادل شخص ہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں "قانون" کا احترام کروانا آپ کا معمول تھا لیکن ناموس رسالت کے معاملہ میں وہ کس قدر سخت گیر ہیں کہ لوگوں پر یہ پابندی نہیں لگا رہے کہ اگر کسی شخص نے گستاخی کر ڈالی تو اسے میری عدالت میں پیش کرنا، گواہیاں لی جائیں گی، تزکیۃ الشہود کے عمل کے بعد میں خود ہی اس کی سزا کا فیصلہ کروں گا بلکہ آپ حلف لے رہے ہیں کہ جب کسی شخص پر ثابت ہو جائے کہ اس شخص نے واقعتاً گستاخی رسول کا ارتکاب کیا ہے تو ایسے شخص کو بغیر موقع دیئے اور عدالت میں گھسیٹے اس کو موقع پر قتل کر ڈالنا۔

ڈاکٹر صاحب خود غور فرمائیں کہ! کیا کسی گستاخ کو ماورائے عدالت قتل کرنے کی اسلام اجازت دیتا ہے یا نہیں......؟

نبی کریم ﷺ کے صحابہ عشق ومحبت، ادب وتوقیر مصطفی ﷺ کے پیکر تھے۔ ان کی زندگی کا معمول تھا کہ وہ کسی گستاخ کو زندہ نہیں چھوڑتے تھے۔ عدالت (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی اجازت کے بغیر کئی صحابہ کرام نے اپنے آقا ﷺ کے ناموس کے حملہ آوروں کو ماورائے عدالت قتل کیا۔ مقدمات بارگاہ رسالت میں پیش ہوئے، دیکھتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کی عدالت سے ماورائے عدالت قتل کے ان مقدمات کا کیا فیصلہ ہوا۔

گستاخ یہودی عورت کا قتل، نبوی فیصلہ اور تحریر وتقریر کا واضح تضاد!

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ:

ان یھودیۃ کانت تشتم النبی و تقع فیہ فخنقھا رجل حتیٰ ماتت فابطل رسول اللہ دمھا

(مشکوٰۃ 308)

ایک یہودیہ حضور اکرم ﷺ کی بے ادبی وگستاخی اور آپ ﷺ کی شان میں توہین وتنقیص کا ارتکاب کرتی تھی، اس کی اس گستاخی کے باعث ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کا گلا گھونٹ کر اس کو قتل کر ڈالا (اس کا مقدمہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔

اس حدیث اور واقعہ کی بابت ڈاکٹر صاحب کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں اور غور کریں کہ ڈاکٹر صاحب کے "دیکھلے

کانفرنس" سے قبل اور بعد کی فکر اور تحریر و تقریر میں کتنا واضح فرق ہے۔ چنانچہ موصوف رقم طراز ہیں:

آقائے دو جہاں ﷺ کی بے ادبی و گستاخی، اہانت و تنقیص کا مرتکب خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم اس کا خون رائیگاں جائے گا۔ اس بے ادب و گستاخ کے قاتل پر قصاص و دیت اور تعزیر کچھ بھی نہ ہوگا کیونکہ وہ حداً مارا جا رہا ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے جو حد الٰہی کے قیام سے مارا گیا اس کے خون پر قصاص اور دیت کچھ بھی لازم نہیں۔ اس کا خون باطل و رائیگاں جائے گا (تحفظ ناموس رسالت، ص242)

اگلے صفحہ پر واقعات حدیث کہ جن میں گستاخوں کو قتل کیا گیا تھا، اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

"غرض یہ کہ پہلے دونوں کیسوں Cases میں آقائے دو جہاں ﷺ نے اسلامی ریاست کے حاکم وقت Head of the State کے کچھ افراد کو مامور کر کے اپنے گستاخوں کو قتل کروایا جبکہ آخری دو کیسوں میں صحابہ کرام نے گستاخان رسول کو قتل کیا۔ معاملہ ہر کیس میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے مقتولوں کی گستاخی واہانت کے سبب ان کے خون باطل قرار دیئے یعنی ان کے قتل پر کسی قسم کا قصاص و دیت نہ لی جائے گی۔ ان کا خون رائیگاں و بے سود تصور کیا جائے گا" (تحفظ ناموس رسالت ص243)

غور فرمائیں! جب گستاخ رسول کے قاتل پر قصاص و دیت اور تعزیر کچھ بھی نہیں اور اس کا خون رائیگاں اور باطل ہے اور ماورائے عدالت قتل پر رسول اللہ ﷺ کچھ مواخذہ نہیں فرماتے تو پھر یہ کہنا کہ اسلام ایسے قتل کی اجازت نہیں دیتا اور گستاخ رسول کے قاتل کو سزائے موت ہونی چاہئے، کس قدر خطرناک اور حیران کن اسٹیٹمنٹ ہے۔ نیز تقریر و تحریر میں تضاد روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔

یونہی ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر گستاخ رسول کو مباح الدم قرار دیا ہے اور دین کا مبتدی طالب علم بھی اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ جو شخص مباح الدم ہو، اس کے قاتل پر کوئی سزا نہیں۔ چنانچہ جناب موصوف لکھتے ہیں:

"جب انسان کا خون و مال محفوظ رہتا ہے، وہ اس وقت تک مباح الدم نہیں ہوتا، مگر جوں ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بے ادبی و گستاخی اور مخالفت و مخاصمت کا کوئی اقدام کرتا ہے تو مباح الدم ہو جاتا ہے اور اپنی جان و مال اور خون کے بارے میں عدم تحفظ کا شکار ہو جاتا ہے اور عجیب قسم کے خوف و وحشت میں مبتلا ہوتا ہے اس کا یہ خوف اس کو طبقہ اولین میں شامل کر دیتا ہے پھر وہ معصوم الدم نہیں رہتا بلکہ اس کو قتل کرنا واجب ہو جاتا ہے جان و مال کی محافظت کا عہد و پیماں گستاخی و اہانت

رسول ﷺ کی وجہ سے اٹھا جاتا ہے" (تحفظ ناموس رسالت، ص137)

غور کریں جب گستاخ کو قتل کرنا واجب ہے تو اس کے قاتل پر سزا کیسی؟

نیز ایک مقام پر رقم طراز ہیں:

جب اللہ جل شانہ، نے دنیا و آخرت میں (گستاخ رسول ﷺ) پر لعنت فرمائی تو یہ ایسے ہی ہے جیسے صفحہ ہستی سے اسے مٹانا اور قتل کرنا ہے۔ پس یہ بات معلوم ہوئی کہ (شاتم رسول) مباح الدم ہے۔ (تحفظ ناموس رسالت، ص154)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"جونہی کوئی فرد بشر آقائے دوجہاں ﷺ کی بارگاہ میں ایذا و تکلیف سب وشتم، گستاخی واہانت کا ارتکاب کرے، مباح الدم ہو جائے گا" (تحفظ ناموس رسالت، ص238)

یونہی آپ لکھتے ہیں:

آقائے دوجہاں ﷺ نے اہل ایمان کو اپنے ان گستاخوں کا خون مباح قرار دیتے ہوئے بڑا واضح وصریح حکم ارشاد فرمایا: "وہ جہاں کہیں بھی ملیں) انہیں قتل کردو اگرچہ (وہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے) کعبہ شریف کے پردوں سے ہی چمٹے ہوئے پاؤ" (تحفظ ناموس رسالت، ص245)

جب گستاخ رسول مباح الدم ہے اور معصوم الدم نہیں ہے تو پھر غیر معصوم الدم کے قتل پر قصاص کا مطالبہ چہ معنی دارد؟ حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر صاحب کی تحریر وتقریر میں تضاد ہے اور یہ اسی صورت میں دور ہوسکتا ہے کہ جب تحریر وتقریر میں سے کسی ایک کو غلط قرار دیا جائے۔

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کی سرپرستی میں شائع ہونے والا رسالہ ماہنامہ منہاج القرآن میں
پروفیسر طاہر القادری کے ترجمہ قرآن بنام عرفان القرآن اور دیگر مترجمین کا تقابل پیش کیا گیا
ہے۔افسوس کہ پروفیسر طاہر القادری کے ترجمہ قرآن کو چودھویں صدی کے مجدد امام احمد رضا خان
محدث بریلی علیہ الرحمہ کے ترجمۂ قرآن کنز الایمان پر فوقیت دی اور کنز الایمان سے اعلیٰ ترجمہ
ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔قارئین خود ملاحظہ فرمائیں

طاہر علاؤ الدین

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن

2007

حسنِ ترتیب

2

3

6

14

18

22

28

36

41

43

44

46

Www.minhaj.info info@minhaj.info

UAN: 111-140-140

15 روپے

150 روپے

منہاج القرآن

2007

فکر و عمل پر تربیتِ نبوی ﷺ کے انقلابی اثرات

"عرفان القرآن" کا دیگر تراجم سے تقابلی جائزہ

رُشدی کیلئے "سر" کا خطاب

ایک غیر دانشمندانہ اقدام

پاکستان عوامی تحریک کا 18واں یوم تاسیس

عرفان القرآن

کا دیگر تراجم سے تقابلی جائزہ

علامہ نور احمد نور۔ ڈائریکٹر اسلامک سنٹر ناروے

قرآن مجید رب کائنات کی صفات و کلمات کا وہ واحد ذخیرہ اور احکام و ضوابط کا وہ واحد مجموعہ ہے جو تا حشر انسانیت کی رہبری و رہنمائی فرماتا رہے گا۔ یہ وہ بحر بے کنار ہے کہ قیامت تک علم کے شناور اس کی تہوں سے علم و حکمت کے موتی اور ایقان و عرفان کے ہیرے تلاش کرتے رہیں گے۔ قرآن مجید کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجمین نے یہ کوشش کی کہ بہتر سے بہتر اور آسان سے آسان ترجمہ طالبان معرفت کے لئے پیش کیا جائے تاکہ علم و عرفان کے اس خزانے تک ہر خاص و عام کی رسائی ممکن ہو سکے اور ہر دور کا مترجم اپنی اس کاوش میں کسی حد تک کامیاب رہا۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ قیامت تک آنے والے ہر زمانے، ہر صدی، ہر دور اور ہر لمحہ میں پیش آنے والے مسائل کا حل اس ازلی و ابدی کلام میں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دن بدن اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے حالات میں جب پرانے تراجم سائنسی، ثقافتی، علمی، معاشی، لسانی اور معاشرتی تبدیلیوں کے لحاظ سے قارئین کے اذہان کو مطمئن نہیں کر پاتے نیز نئے تقاضوں سے ہم آہنگ نہ ہونے کی بناء پر نئی نسل کے ذہنوں میں ابہام و شکوک کو بھی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان حالات و واقعات کو ذہن میں رکھتے ہوئے نیا مترجم اور نیا مفسر نئے حالات، نئے زمانے، نئی لغت اور نئی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر جب دوبارہ بحر معرفت میں غواصی کرتا ہے تو یہی لاہوتی وہاہوتی کلام قرآن مجید ابہام و شکوک سے بھرے ذہنوں کی تسکین اور مضمحل عقائد کے جماؤ کا سبب بن جاتا ہے۔ اگرچہ ہر مترجم کا ترجمہ اور ہر مفسر کی تفسیر اپنی جگہ قابل مبارکباد، لائق ستائش اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کے موجب ہیں لیکن بعض تراجم کچھ دہائیاں پرانے ہونے کی وجہ سے آج اس مقام پر فائز نظر نہیں آتے جس مقام پر اپنے ابتدائی دور میں تھے۔ اس کی دو وجوہات ہیں؛

۱۔ زبان ۲۔ سائنسی ترقی۔

۱۔ آج سے کچھ دہائیاں یا صدی دو صدی قبل لکھے گئے ترجموں میں اس وقت کی مروجہ زبان استعمال ہوئی جو دور جدید میں عام لوگوں کے لئے اور نئی نسل کے لئے سمجھنا قدرے مشکل ہے۔ زبان کی یہ مشکل لکھنؤ اور دہلی کے ادبی دبستانوں کی مقابلہ بازی اور فارسی و عربی زبان کے اثرات کی وجہ سے وجود میں آئی۔

۲۔ اس صدی کی اوائل دہائیوں اور پچھلی صدیوں میں لکھے گئے تراجم چونکہ سائنسی ترقی و عروج سے پہلے وجود میں آئے لہذا اس سائنسی دور میں بڑے بڑے معتبر ترجمے اپنی اہمیت کھوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

الحمد للہ عالم اسلام کے اردو دان طبقہ کے لئے مبارکبادی کا وقت ہے کہ وقت کے عظیم مفکر، دانشور اور نابغہ عصر ہستی شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عرفان القرآن کے نام سے قرآن مجید کا ترجمہ کر کے مذکورہ بالا جملہ اشکال و تحفظات کا جواب دے دیا ہے۔ موجودہ دور میں عرفان القرآن کا دیگر تراجم سے منفرد و ممتاز ہونے کی درج ذیل وجوہات ہیں؛

☆ عرفان القرآن بیک وقت نحوی، علمی، ادبی، اعتقادی، فکری، عشقی، سائنسی، لغوی، تفسیری اور دیگر جملہ پہلوؤں پر مشتمل جامع اور عام فہم ترجمہ ہے۔

☆ عرفان القرآن کو پڑھ کر یقین سے کہا جاسکتا ہے

آج تک اردو زبان میں اتنا سلیس، عام فہم اور آسان ترجمہ اس سے پہلے نہیں لکھا گیا۔

☆ عرفان القرآن میں آدابِ توحید، محبت و خشیت الٰہی، عشق و ادبِ رسالت انبیاء، صحابہ و صلحائے امت کے ادب و محبت کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔

☆ عرفان القرآن میں قوسین ( ) کے اندر اضافی الفاظ سے بہت گہرے اور تفسیر طلب نقاط کو بڑے اختصار اور خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے جو قاری کو حاشیہ اور کسی حد تک تفسیر کا کام دیتا ہے۔

یوں تو عرفان القرآن بے انتہا خوبیوں، خصائص اور امتیازات کا حامل ہے لیکن یہاں ان میں سے چند خصائص دیگر چند معروف تراجم کے تقابلی جائزے کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔ ذیل میں چند تراجم اور عرفان القرآن میں سے کچھ آیات کے ترجمے پیش کئے جاتے ہیں تاکہ آپ عرفان القرآن کے دامن میں بکھرے علم و معرفت کے پھولوں سے اپنے اذہان کو معطر کرسکیں۔

سلاست و روانی

کسی عبارت کے اندر موجود سلاست اور روانی کی خصوصیات قاری کی دلچسپی کو بڑھانے اور مفاہیم تک رسائی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے برعکس مشکل اور ثقیل عبارت معانی و مفاہیم تک رسائی کے راستے میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ اگر ہم گذشتہ تراجم قرآن پر آج کے دور میں نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اُن تراجم کے اندر سلاست و روانی کا فقدان نظر آتا ہے۔ اگرچہ ان تراجم کی اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق قابل فہم ہونے میں کوئی شائبہ نہیں مگر آج کے جدید ذہن کو ایسا ترجمہ درکار تھا جو اپنے اندر سلاست و روانی کو سموئے ہوئے ہو تاکہ قرآن کے معانی و مفاہیم تک بآسانی رسائی ممکن ہو اور یہ ضرورت الحمدللہ عرفان القرآن نے پوری کی۔ تراجم کا درج ذیل تقابلی جائزہ اس امر پر شاہد ہے۔

الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ. (البقرہ:۲)

i۔ موضح القرآن: علامہ شاہ رفیع الدین:۔ یہ کتاب نہیں شک بیچ اس کے راہ دکھاتی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔

ii۔ کنزالایمان: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا:۔ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں۔ اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

iii۔ القرآن الحکیم: علامہ شاہ عبدالقادر صاحب:۔ اس کتاب میں کچھ شک نہیں راہ بتاتی ہے ڈر والوں کو۔

iv۔ ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب:۔ یہ ذی شان کتاب ذرا شک نہیں اس میں۔ یہ ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے

v۔ تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے ان پرہیزگار لوگوں کے لئے۔

شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نہایت سلیس، آسان اور عام فہم انداز میں یوں ترجمہ کیا:

vi۔ عرفان القرآن: شیخ الاسلام۔ (یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ (یہ) پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔

آپ غور فرمائیں "ذالک" کا مطلب "وہ" ہے اکثر مترجمین نے "یہ" ترجمہ کیا ہے لیکن شیخ الاسلام نے "یہ" کا لفظ بریکٹ میں لاکر خوبصورتی اور روانی پیدا کی ہے اور یہی امتیاز اس ترجمہ کو دیگر تراجم سے ممتاز کررہا ہے۔

آدابِ رسالت مآب ﷺ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَیُزَکِّیْهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ. (البقرہ:۱۲۹)

i۔ موضح القرآن: علامہ شاہ رفیع الدین صاحب:۔ اے رب ہمارے اور بھیج بیچ ان کے پیغمبر ان ہی میں سے پڑھے اوپر ان کے آیتیں تیری اور سکھائے انکو کتاب اور حکمت اور پاک کرے ان کو اور تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

ii۔ القرآن الحکیم: علامہ شاہ عبدالقادر صاحب:۔ اے رب ہمارے اور اٹھا ان میں ایک رسول انہی میں سے پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھادے ان کو کتاب اور پکی باتیں اور ان کو سنوارے تو ہی ہے اصل زبردست حکمت والا۔

iii۔ تفہیم القرآن: مولانا مودودی:۔ اور اے رب ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آیات

سنائے۔ ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔

vi۔ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب:۔ اے ہمارے رب بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول انہی میں سے تاکہ پڑھ کر سنائے انہیں تیری آیتیں اور سکھائے انہیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں اور پاک صاف کردے انہیں۔ بے شک تو ہی بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔

v۔عرفان القرآن: شیخ الاسلام:۔ اے ہمارے رب ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنادے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کردے۔ بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

انداز بیان

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ۔ (النساء: ۱۴۸)

i۔موضح القرآن: علامہ شاہ رفیع الدین صاحب:۔ نہیں دوست رکھتا اللہ پکار کر کہنا بری بات کو مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے۔

ii۔القرآن الحکیم: علامہ شاہ عبدالقادر صاحب:۔ اللہ کو خوش نہیں آتا بری بات کو پکارنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو۔

iii۔ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب:۔ نہیں پسند کرتا اللہ تعالیٰ کہ برملا کہی جائے بری بات مگر (اس سے) جس پر ظلم ہوا۔

iv۔کنزالایمان: اعلیٰحضرت امام احمد رضا:۔ اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے۔

v۔تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے اِلّا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔

vi۔علامہ محمودالحسن صاحب:۔ اللہ کو پسند نہیں کسی کی بری بات کا ظاہر کرنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو۔

vii۔عرفان القرآن: شیخ الاسلام:۔ اللہ کسی (کی) بری بات کا بآواز بلند (ظاہراً و علانیۃً) کہنا پسند نہیں فرماتا سوائے اس کے جس پر ظلم ہوا ہو (اسے ظالم کا ظلم آشکار کرنے کی اجازت ہے)

آپ نے دیکھا شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کتنی وضاحت سے سلیس انداز میں بات سمجھادی کہ معمولی پڑھا لکھا شخص بھی بات پوری طرح سمجھ جاتا ہے۔

محبت و آداب رسالت ﷺ

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا۔ (البقرہ: ۱۴۴)

i۔موضح القرآن: علامہ شاہ رفیع الدین صاحب:۔ تحقیق دیکھتے ہیں ہم پھرنا منہ تیرے کا بیچ آسمان کے پس البتہ پھیریں گے ہم تجھ کو اس قبلے کی طرف کہ پسند کرے تو اس کو۔

ii۔القرآن الحکیم: علامہ شاہ عبدالقادر صاحب:۔ ہم دیکھتے ہیں پھر پھر جانا تیرا منہ آسمان میں سو البتہ پھیریں گے تجھ کو جس قبلے کی طرف تو راضی ہے۔

iii۔علامہ محمودالحسن صاحب:۔ بے شک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو البتہ پھیریں گے ہم تجھ کو جس قبلہ کی طرف تو راضی ہے۔

iv۔ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب:۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ کا منہ کرنا آسمان کی طرف تو ضرور ہم پھیر دیں گے آپ کو اس قبلہ کی طرف جسے آپ پسند کرتے ہیں۔

v۔کنزالایمان: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صاحب:۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

vi۔تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔ لو ہم اسی قبلے کی طرف تمہیں پھیرے دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو۔

vii۔شیخ الاسلام۔ (اے حبیب) ہم بار بار آپ کے رخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں۔

سلیقہ کلام

عَبَسَ وَتَوَلّٰى اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى۔ (عبس: ۱، ۲۔ ۳)

i۔القرآن الحکیم: شاہ عبدالقادر:۔ تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس سے کہ آیا اس کے پاس اندھا اور تجھ کو کیا خبر ہے شاید کہ وہ سنورتا۔

ii۔علامہ محمودالحسن صاحب:۔ تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس بات سے کہ آیا اس کے پاس ایک اندھا اور تجھ کو کیا خبر ہے شاید کہ وہ سنورتا اور سوچتا۔

iii۔ تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ ترش رو ہوا اور بے رخی برتی اس بات پر کہ وہ اندھا اس کے پاس آ گیا تمہیں کیا خبر شاید وہ سدھر جائے یا نصیحت پر دھیان دے اور نصیحت اس کے لئے نافع ہو۔

iv۔ ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ صاحب:۔ چیں بہ جبیں ہوئے اور منہ پھیر لیا اس وجہ سے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا اور آپ کیا جانیں شاید وہ پاکیزہ تر ہو جاتا۔

v۔ کنز الایمان: اعلیٰحضرت امام احمد رضا صاحب:۔ تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس وجہ سے کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شاید وہ ستھرا ہوا۔

vi۔ کنز الایمان: شیخ الاسلام:۔ ان کے چہرہ اقدس پر ناگواری آئی اور رخ (انور) موڑ لیا اس وجہ سے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا (جس نے آپ کی بات کو ٹوکا) اور آپ کو کیا خبر شاید وہ (آپ کی توجہ سے مزید) پاک ہو جاتا۔

علم الافلاک

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ. (الطارق: ۱،۲)

i۔ القرآن الحکیم: علامہ شاہ عبدالقادر صاحب:۔ قسم ہے آسمان کی اور اندھیرا پڑے آنے والے کی۔ تو کیا سمجھا کیا ہے اندھیرا پڑے آنے والا۔ وہ تارا چمکتا۔

ii۔ تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی اور تم کیا جانو رات کو آنے والا کیا ہے؟ چمکتا ہوا تارا۔

iii۔ ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب:۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی۔ آپ کو کیا معلوم یہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ ایک تارا نہایت تاباں۔

iv۔ علامہ محمود الحسن صاحب:۔ قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں آنے والے کی اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے اندھیرے میں آنے والا وہ تارا ہے چمکتا ہوا۔

v۔ کنز الایمان: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صاحب:۔ آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا۔

vi۔ عرفان القرآن: شیخ الاسلام:۔ آسمان (کی فضائے بسیط اور خلائے عظیم) کی قسم اور رات کو (نظر) آنے والے کی قسم آپ کو کیا معلوم کہ رات کو (نظر) آنے والا کیا ہے (اس سے مراد) ہر وہ آسمانی کرہ ہے جو چمک کر (فضا کو) روشن کر دیتا ہے۔

آپ نے دیکھا شیخ الاسلام نے قرآن مجید میں بیان سائنسی حقائق کو بریکٹوں میں دی گئی مختصر عبارتوں کے ذریعے کس طرح قاری کے دل میں ڈال دیا۔

فصاحت و بلاغت

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ. (النمل: ۸۰،۸۱)

i۔ موضح القرآن: علامہ شاہ رفیع الدین صاحب:۔ تحقیق تو نہیں سناتا مردوں کو اور نہیں سناتا بہروں کو پکارنا جس وقت کہ پھر جاویں پیٹھ پھیر کر اور نہیں تو راہ دکھانے والا اندھوں کو گمراہی ان کی سے۔

ii۔ علامہ محمود الحسن صاحب:۔ البتہ تو نہیں سنا سکتا مردوں کو اور نہیں سنا سکتا بہروں کو اپنی پکار جب لوٹیں وہ پیٹھ پھیر کر اور نہ تو دکھا سکے اندھوں کو جب وہ راہ سے بچلیں۔

iii۔ ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب:۔ بے شک آپ نہیں سنا سکتے مردوں کو اور نہ آپ سنا سکتے ہیں بہروں کو اپنی پکار جب وہ بھاگے جا رہے ہوں پیٹھ پھیرے ہوئے اور نہیں آپ ہدایت دینے والے (دل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی سے۔

iv۔ تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے نہ ان بہروں تک اپنی پکار پہنچا سکتے ہو جو پیٹھ پھیر کر بھاگے جا رہے ہوں اور نہ اندھوں کو راستہ دکھا کر بھٹکنے سے بچا سکتے ہو۔

v۔ کنز الایمان: اعلیٰحضرت امام احمد رضا صاحب:۔ بے شک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کے اور اندھوں کو گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں۔

vi۔ عرفان القرآن: شیخ الاسلام:۔ بے شک آپ نہ تو (حیاتِ ایمانی سے محروم) مردوں کو (حق کی بات) سنا سکتے ہیں اور نہ ہی (ایسے) بہروں کو (ہدایت کی) پکار سنا سکتے ہیں جبکہ وہ (غلبہ کفر کے باعث ہدایت سے) پیٹھ پھیر کر (قبولِ حق سے) روگرداں ہو رہے ہوں اور نہ ہی آپ (دل کے) اندھوں کو ان

کی گمراہی سے (بچا کر) ہدایت دینے والے ہیں۔

جدید سائنسی حقائق سے تطبیق

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا. (النزعت: ۵.۱)

i۔ شاہ عبدالقادر۔ قسم ہے گھسیٹ لانے والوں کی ڈوب کر اور بند چھڑا دینے والوں کی کھول کر اور تیرنے والوں کی تیرنے پر۔ پھر آگے بڑھتے دوڑ کر پھر کام بناتے حکم پر۔

ii۔ علامہ محمود الحسن صاحب:۔ قسم ہے گھسیٹ لانے والوں کی غوطہ لگا کر اور بند چھڑا دینے والوں کی کھول کر اور تیرنے والوں کی تیزی سے پھر آگے بڑھنے والوں کی دوڑ کر پھر کام بنانے والوں کی حکم سے۔

iii۔ تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو ڈوب کر کھینچتے ہیں اور آہستگی سے نکال لے جاتے ہیں اور (ان فرشتوں کی جو کائنات میں) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں پھر حکم بجا لانے میں سبقت کرتے ہیں پھر (احکام الٰہی کے مطابق) معاملات کا انتظام چلاتے ہیں۔

iv۔ ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب:۔ قسم ہے (فرشتوں کی) جو غوطہ لگا کر جان کھینچنے والے ہیں اور بند آسانی سے کھولنے والے ہیں اور تیزی سے تیرنے والے ہیں پھر حسب حکم ہر کام کا انتظام کرنے والے ہیں۔

v۔ کنزالایمان: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صاحب:۔ قسم ان کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں اور آسانی سے تیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں پھر کام کی تدبیر کریں۔

vi۔ عرفان القرآن: شیخ الاسلام:۔ ان (فرشتوں) کی قسم جو (کافروں کی جان ان کے جسموں کے ایک ایک انگ میں سے) نہایت سختی سے کھینچ لاتے ہیں یا

توانائی کی ان لہروں کی قسم جو مادہ کے اندر گھس کر کیمیائی جوڑوں کو سختی سے توڑ پھوڑ دیتی ہیں

اور ان (فرشتوں) کی قسم جو (مومنوں کی جان کے) بند نہایت نرمی سے کھولتے ہیں

(یا توانائی کی ان لہروں کی قسم جو مادہ کے اندر سے کیمیائی جوڑوں کو نہایت نرمی اور آرام سے توڑ دیتی ہیں)

اور ان (فرشتوں) کی قسم جو (زمین و آسمان کے درمیان) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں

(یا توانائی کی ان لہروں کی قسم جو آسمانی خلا وفضا میں بلا روک ٹوک چلتی پھرتی ہیں)

پھر (ان (فرشتوں) کی قسم جو لپک کر دوسروں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ یا

پھر توانائی کی ان لہروں کی قسم جو رفتار، طاقت اور جاذبیت کے لحاظ سے دوسری لہروں پر سبقت لیجاتی ہیں۔

پھر ان (فرشتوں) کی قسم جو مختلف امور کی تدبیر کرتے ہیں (یا پھر توانائی کی ان لہروں کی قسم جو باہمی تعامل سے کائنات نظام کی بقا کے لئے توازن و تدبیر قائم رکھتی ہیں۔

عشق الٰہی

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ. (القصص: ۲۹)

i۔ موضح القرآن: علامہ شاہ رفیع الدین صاحب:۔ پس جب تمام کی موسیٰ نے مدت اور لے چلا بی بی اپنی کو۔ دیکھی جانب طور کے آگ، کہا بی بی اپنی کو تم جاؤ تم تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤں میں اس پاس سے خبر یا چنگاری آگ کی تو کہ تم سینکو۔

ii۔ علامہ محمود الحسن:۔ پھر جب پوری کر چکا موسیٰ وہ مدت اور لیکر چلا اپنے گھر والوں کو دیکھی کوہ طور کی طرف سے ایک آگ۔ کہا اپنے گھر والوں کو ٹھہرو میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں تمہارے پاس وہاں کی کوئی خبر یا انگار آگ کا تاکہ تم تاپو۔

iii۔ تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ جب موسیٰ نے مدت پوری کردی اور وہ اپنے اہل و عیال کو لیکر چلا تو طور کی جانب سے اس کو ایک آگ نظر آئی اس نے اپنے گھر والوں سے کہا ٹھہرو۔ میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں وہاں سے کوئی خبر لے آؤں یا آگ سے کوئی انگارہ ہی اٹھا لاؤں جس سے تم تاپ سکو۔

iv۔ ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب:۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے مقررہ مدت پوری کردی اور (وہاں سے) چلے اپنی اہلیہ کو لیکر تو آپ نے دیکھی طور کے ایک طرف آگ۔ آپ نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ تم ذرا ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں شاید میں لے آؤں وہاں سے تمہارے پاس

کوئی خبر یا آگ کی کوئی چنگاری تاکہ تم اسے تاپ سکو۔
v۔عرفان القرآن: شیخ الاسلام:۔ پھر جب موسیٰ نے مقررہ مدت پوری کرلی اور اپنی اہلیہ کو لے کر چلے (تو) انہوں نے طور کی جانب ایک آگ دیکھی (وہ شعلہ حسنِ مطلق تھا جس کی طرف آپ کی طبیعت مانوس ہوگئی) انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا تم (یہیں) ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں تمہارے لئے اس (آگ) سے کچھ (اس کی) خبر لاؤں (جس کی تلاش میں مدتوں سے سرگرداں ہوں) یا آتش (سوزاں) کی کوئی چنگاری (لادوں) تاکہ تم (بھی) تپ اٹھو۔

سبحان اللہ! شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے فکرو محبت موسوی اور عشق الٰہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں موجزن تھا جس کی وجہ سے آپ ایک مدت سے سرگرداں تھے بڑے خوبصورت الفاظ میں اظہار کیا کہ پڑھنے والا خود اس آتشِ سوزاں کی حرارت اپنے قلب و روح میں محسوس کرتا ہے بلکہ یہ کہنا بھی بے جانہ ہوگا کہ شیخ الاسلام نے اپنے اندر بھڑکنے والے عشق الٰہی کے بھانبڑ کو اس ترجمے میں بڑی خوبصورتی سے سمویا ہے کہ سوز دروں رکھنے والا دل مچل جاتا ہے اور لذتِ دیدار میں ترستی آنکھیں برس پڑتی ہیں۔ اس ترجمے کو جتنی دفعہ پڑھا جائے عشق الٰہی کی مستی میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے کہ عشق بول اٹھتا ہے۔

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبینِ نیاز میں

عرفان القرآن اور جدید ایمبریالوجی

اردو کے تقریباً تمام مترجمین نے سورۃ علق کی ابتدائی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے انسانی تخلیق کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے، جمے ہوئے خون یا گوشت کے لوتھڑے سے قرار دیا۔ یہی وجہ تھی کہ جدید سائنس کی روشنی میں میڈیکل کے سٹوڈنٹس جب تراجم میں یہ دیکھتے کہ انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا گیا اور سائنس بتاتی کہ انسان تخلیق میں ماں باپ کی طرف سے آنے والے مادوں میں خون کا دور دور تک شائبہ بھی نہیں۔ اب وہ جدید سائنسی حقائق کو تو رد نہیں کرسکتے تھے لہذا قرآن پر ان کا ایمان ڈول جاتا۔ لہذا نئی نسل اس چیز کی متلاشی تھی کہ کوئی ایسا مترجم اٹھے جس کو قرآنی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم پر بھی دسترس حاصل ہو اور گذشتہ صدیوں میں لکھے جانے والے اردو تراجم میں پائے جانے والے سقم دور کردے تاکہ جدید سے جدید سائنسی ذہن بھی جب قرآن مجید پڑھے تو اسے جدید ترین سائنسی عقدے بھی حل ہوتے ہوئے نظر آئیں۔ مندرجہ ذیل سطور میں مختلف تراجم پر غور کریں اور پھر عرفان القرآن کا ان سب سے موازنہ کریں۔

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ۔ (العلق: ۱،۲)

i۔موضح القرآن: علامہ شاہ رفیع الدین صاحب:۔ پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے۔

ii۔القرآن الحکیم: علامہ شاہ عبدالقادر صاحب:۔ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے بنایا۔ بنایا آدمی لہو کی پھٹکی سے۔

iii۔علامہ محمود الحسن:۔ پڑھ اپنے رب کے نام سے جو سب کا بنانے والا۔ بنایا آدمی کو جمے لہو سے۔

iv۔ضیاء القرآن: پیر محمد کرم شاہ الازہری:۔ آپ پڑھئے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا فرمایا پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔

v۔تفہیم القرآن: مولانا مودودی صاحب:۔ پڑھو (اے نبیؐ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔

vi۔کنزالایمان: اعلیٰحضرت امام احمد رضا صاحب:۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے۔

vii۔عرفان القرآن: شیخ الاسلام:۔ (اے حبیب) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھئے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو (رحم مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیا۔

سبحان اللہ! شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کس خوبصورت انداز سے جدید ایمبریالوجی کو سامنے رکھتے ہوئے ترجمہ کیا۔ یہ چند مثالیں ہیں آپ خود عرفان القرآن کا مطالعہ فرمائیں اور عالم لاہوت کے سرمدی انوار سے قلب و باطن کو منور کریں۔ دوستوں کو نایاب تحفہ دیں اور اہل ثروت خرید کر عام کریں۔

پروفیسر طاہر القادری نے اپنے ترجمہ قرآن بنام عرفان القرآن میں بھول جیسے عیب سے پاک پروردگار کو بھلا دینے والا لکھا

قال الم ١٦ — ٣٩٩ — طٰہٰ ٢٠

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾
قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾
وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾
قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾
وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾
اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

۱۲۲۔ پھر ان کے رب نے انہیں (اپنی قربت و نبوت کے لئے) چن لیا اور ان پر (عفو و رحمت کی خاص) توجہ فرمائی اور منزل مقصود کی راہ دکھا دی۔
۱۲۳۔ ارشاد ہوا: تم یہاں سے سب کے سب اتر جاؤ، تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے، پھر جب میری جانب سے تمہارے پاس کوئی ہدایت (وحی) آ جائے سو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) بدنصیب ہوگا۔
۱۲۴۔ اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لئے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے۔
۱۲۵۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا۔
۱۲۶۔ ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گا۔
۱۲۷۔ اور اسی طرح ہم اس شخص کو بدلہ دیتے ہیں جو (گناہوں میں) حد سے نکل جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے، اور بیشک آخرت کا عذاب بڑا ہی سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔
۱۲۸۔ کیا انہیں (اس بات نے) ہدایت نہ دی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کی رہائش گاہوں میں (اب) یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں، بیشک اس میں دانش مندوں کیلئے (بہت سی) نشانیاں ہیں۔
۱۲۹۔ اور اگر آپ کے رب کی جانب سے ایک بات پہلے

نہیں کھایا تھا بلکہ اسی نوع کے دوسرے درخت سے کھایا تھا یہ سمجھ کر کہ شاید ممانعت اسی ایک درخت کی تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرفان القرآن

ترجمہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

طاہر القادری نے سورۃ طٰہٰ کی آیت 126 کا ترجمہ یوں کیا:

القرآن: قال کذلک اتتک ایتنا فنسیتھا و کذلک الیوم تنسیo (سورۃ طٰہٰ آیت 126، پارہ 16)

ترجمہ عرفان القرآن: ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس نشانیاں آئیں، پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گا۔

جبکہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں

☆ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا (سورۃ طٰہٰ آیت 126، پارہ 16)

پروفیسر طاہر القادری نے اپنے ترجمہ قرآن بنام عرفان القرآن میں بھول جیسے عیب سے پاک پروردگار کو بھلا دینے والا لکھا

الیہ یرد ۲۵ — ۷۹۹ — الجاثیة ۴۵

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے تو اُن کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل فرما لے گا، یہی تو واضح کامیابی ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا (اُن سے کہا جائے گا:) کیا میری آیتیں تم پر پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں، پس تم نے تکبر کیا اور تم مجرم لوگ تھے۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے، ہم اُسے وہم و گمان کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور ہم (اس پر) یقین کرنے والے نہیں ہیں۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور اُن کے لئے وہ سب برائیاں ظاہر ہو جائیں گی جو وہ انجام دیتے تھے اور وہ (عذاب) انہیں گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور (اُن سے) کہا جائے گا: آج ہم تمہیں بھلائے دیتے ہیں جس طرح تم نے اپنے اِس دن کی پیشی کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارے لئے کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ یہ اس وجہ سے (ہے) کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا اور دنیوی زندگی نے تمہیں دھوکہ میں ڈال دیا تھا، سو آج نہ تو وہ اُس (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ اُن سے توبہ کے ذریعے (اللہ کی) رضا جوئی قبول کی جائے گی۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

۳۶۔ پس اللہ ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں جو آسمانوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرفان القرآن

ترجمہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

طاہر القادری نے سورۂ جاثیہ کی آیت 34 کا ترجمہ یوں کیا:

القرآن: وقيل اليوم ننسكم كما نسيتم لقاء يومكم هذا وماولكم النار ومالكم من نصرين ٥

ترجمہ عرفان القرآن: اور (ان سے) کہا جائے گا: آج ہم تمہیں بھلائے دیتے ہیں جس طرح تم نے اپنے اس دن کی پیشی کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارے لئے کوئی بھی مددگار نہ ہوگا (سورۂ جاثیہ آیت 34، پارہ 25)

جبکہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں

☆ اور فرمایا جائے گا آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے اور تمہارا ٹھکانا

آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں (سورۂ جاثیہ آیت 34، پارہ 25)

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے عیب سے پاک ہے، ویسے ہی نسیان سے پاک ہے۔ علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ اپنے مشہور حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ان النسیان مستحیل علی اللہ تعالیٰ (الصاوی علی الجلالین، جلد اول، ص 58، مکتبۃ الغوثیہ کراچی)

پروفیسر طاہر القادری نے دونوں مقامات پر نسیان کا معنی بھولنا کیا ہے۔ حالانکہ اگر انسان بھول جائے تو اس پر مواخذہ نہیں اور بھولنے کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کرنا محال ہے تو پھر معنی کیا ہوگا؟

تفسیر جلالین میں ہے "نسو اللہ ترکوا اطاعتہ فنسیھم ترکھم من لطفہ" کہ منافقین نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کیا تو خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے لطف و کرم سے محروم کر دیا۔ امام صاوی علیہ الرحمہ کی اس تشریح کے بعد دل پر ہاتھ رکھ کر بتایئے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف نسیان (بھول) کی نسبت کر رہے ہیں، یہ مسلمانوں کو قرآن کی تفہیم بتا رہے ہیں یا لفظی ترجمہ کر کے عقیدۂ توحید سے کھیل رہے ہیں۔ اس مضمون کے مطالعہ کے بعد آپ کے ذہن میں آسانی سے یہ بات آ گئی کہ پروفیسر طاہر القادری کا ترجمہ صحیح نہیں جبکہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کا ترجمہ مستند و معتبر تفاسیر کے عین مطابق ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کا انقلاب

تحریر: اثر چوہان

(روزنامہ نوائے وقت 14 ستمبر 2012ء)

علامہ، ڈاکٹر، طاہر القادری، آئندہ نومبر میں وطن واپس آ رہے ہیں اور ایک ''نسخہ انقلاب'' بھی ساتھ لا رہے ہیں۔ 1999ء میں ڈاکٹر صاحب کے ایک عقیدت مند نے---''قائدِ عوام سے قائدِ انقلاب تک'' نامی کتاب لِکھی، جو ہر خاص و عام میں تقسیم کی گئی، لیکن انقلاب نہیں آیا۔ 2002ء کے انتخابات میں، پاکستان عوامی تحریک نے بہت سے امیدوار کھڑے کئے لیکن، اکیلے ''قائدِ انقلاب'' ہی کامیاب ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اِسے ''انقلاب دشمن قوتوں کی سازش'' قرار دِیا۔ قومی اسمبلی کی رُکنیت سے مستعفی ہو گئے اور پاکستان عوامی تحریک کو غیر فعال کر دیا۔

ڈاکٹر طاہر القادری کو مَیں نے پہلی بار 1993ء میں دیکھا۔ اُن کا ایک بیان، اخبارات میں شائع ہوا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ---''مجھے خواب میں سرکارِ دوعالم ﷺ نے بشارت دی ہے کہ میری عُمر آپ کی عُمر کے برابر 63 سال ہوگی''۔ اِس پر مَیں نے کالم لِکھا کہ--- ڈاکٹر صاحب! اگر آپ کو سرکارِ دوعالم ﷺ نے بشارت دی ہے، تو آپ اپنے ساتھ ہر وقت کلاشنکوف بردار گارڈز کیوں رکھتے ہیں؟ کہ 63 سال کی عُمر تک آپ کو زندگی کی گارنٹی تو مِل گئی ہے۔

تین چار دِن بعد، سابق وزیرِ اعلیٰ پنجاب حنیف رامے کے ایک رشتہ دار فوت ہوئے تو وہ، مجھے اور اپنے دو اور دوستوں کو 'تعزیت کے لئے سمن آباد (لاہور) لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر صاحب موجود تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا---''اثر چوہان صاحب! یہ آپ نے کِس طرح کا کالم لِکھ دِیا؟''--- میں نے عرض کِیا--- ڈاکٹر صاحب! اگر آپ کو واقعی سرکارِ دوعالم ﷺ نے بشارت دی ہے تو، 63 سال کی عُمر تک تو آپ بے خوف وخطر زندگی بسر کریں۔ اِس وقت بھی آپ کے ساتھ چار مسلح گارڈز موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بولے ''پھر بات کریں گے''۔

اگست 2001ء میں 'حزب اللہ' تنظیم کے سربراہ اور اسلام آباد کے (سابق) انگریزی روزنامہ ''دی مسلم'' کے مالک، آغا مرتضیٰ پویا نے، ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ مَیں بھی مدعو تھا۔ اگلے روز آغا صاحب مجھے، ڈاکٹر صاحب کے ساتھ، پکنک کے لئے کلر کہار لے گئے۔ دو ہفتے بعد ڈاکٹر صاحب 'غریب خانے پر' تشریف لائے۔ پندرہ دن بعد ڈاکٹر صاحب

نے ایک خط مجھے بھجوایا۔ کھولا تو یہ میرا ''تقرر نامہ'' تھا (جو ابھی تک ''تبرک'' کے طور پر میرے پاس محفوظ ہے)۔ ڈاکٹر صاحب' نے مجھے پاکستان عوامی تحریک کا مرکزی سیکرٹری پبلک افیئرز بنا دیا تھا۔ میں نے فون کیا' ڈاکٹر صاحب! میں تو عملی سیاست میں حصّہ نہیں لیتا' آپ نے یہ تکلّف کیوں کیا؟---ڈاکٹر صاحب بولے ''پھر بات کریں گے۔''

11/9 کے بعد' نومبر 2001ء میں' صدر جنرل پرویز مشرف' اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے لئے نیو یارک گئے' مَیں میڈیا ٹیم میں شامل تھا۔ اجلاس کے بعد مَیں نیو یارک میں ہی' اپنے بڑے بیٹے ذوالفقار علی چوہان کے گھر منتقل ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلام آباد میں' میرے گھر سے' میرے بیٹے کا ٹیلی فون نمبر لیا۔ مجھ سے کہا کہ ''میرے کچھ مُرید آپ سے ملیں گے' اُن کے ساتھ بھی کچھ وقت گزار لیں''۔ ڈاکٹر صاحب کے مُریدوں نے نیو یارک اور نیو جرسی میں' میرے اعزاز میں تقریبات منعقد کیں (جن کی تصویریں میرے پاس ہیں) مَیں دسمبر 2001ء کے اواخر میں وطن واپس آ گیا۔ اُس کے بعد میں ڈاکٹر صاحب سے کبھی نہیں مِلا۔

معروف شاعر اور صحافی تنویر ظہور نے مجھے' 2000ء میں چھپی' نامور شاعر مظفر وارثی کی خود نوشت'' گئے دِنوں کا سُراغ'' تحفے میں دی۔ مَیں نے کتاب پڑھی۔ ایک باب کا عنوان ہے---''ہم اور پاکستان عوامی تحریک''--- وارثی صاحب ''پاکستان عوامی تحریک'' کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رُکن رہے اور طاہر صاحب نے انہیں ''شاعرِ انقلاب'' کا خطاب دیا تھا''۔ پھر وارثی صاحب' طاہر صاحب اور اُن کی عوامی تحریک سے الگ ہو گئے۔ مظفر وارثی لکھتے ہیں......

''ڈاکٹر طاہرُ القادری' اپنی کرامات بڑے فخر سے بتایا کرتے......''میں چلتا تو' بھیڑیں چل پڑتیں--- میں رُکتا تو رُک جاتیں--- اہلیہ کو غُصّے میں اندھی کہہ دِیا۔ وہ واقعی اندھی ہو گئیں' پھر میری دُعا سے آرام آیا''--- وہ دھاڑیں مار مار کر اپنے خواب بیان کیا کرتے اور حضور ﷺ کے بارے میں گستاخانہ الفاظ کہہ جاتے۔ وہ اپنے خوابوں کی تعبیریں اپنی مرضی کی کر لیتے اور ہر مطلب کے آدمی کو نوید سُناتے کہ ''خواب میں حضور ﷺ نے اُن کی خدمات کو سراہا ہے''۔ مظفر وارثی لکھتے ہیں۔ ''ڈاکٹر صاحب' میاں نواز شریف کو منافق کہتے تھے' حالانکہ میاں صاحب' انہیں اپنے کاندھوں پر بٹھا کر غارِ حرا میں لے گئے تھے۔ سول سیکرٹریٹ پنجاب میں' ڈاکٹر صاحب کی فائل کُھلی تھی۔ اُن کے تمام احکامات اُس پر درج ہوتے اور اُن پر عمل ہوتا تھا۔ طاہر صاحب نے بہنوں کے نام پلاٹ الاٹ کرائے۔ سالے کو نائب تحصیلدار اور بھانجے کو اے ایس آئی بھرتی کرایا۔ میاں محمد شریف نے' انہیں نقد 16 لاکھ روپے دیئے۔ میاں محمد شریف۔ طاہر صاحب کو' شادمان سے اتفاق مسجد لے

گئے اور اتفاق مسجد سے آسمان پر جا بٹھایا۔ گاڑی دی، مکان دیا اور 40 طالب علموں کا سارا خرچ برداشت کرتے تھے"---
مظفر وارثی لکھتے ہیں۔ "طاہر اُلقادری کو امام خمینی بننے کا شوق تھا، لیکن انداز رضا شاہ پہلوی والے تھے۔ وہ پنجاب حکومت کو بدنام کرنے کے لئے عدالت گئے، لیکن صاحب عدالت مفتی محمد خان قادری نے اپنے فیصلے میں، طاہر اُلقادری کو جھنگ کے ادنیٰ خاندان کا سپوت، مُحسن کُش، جھوٹا اور شہرت کا بھوکا قرار دیا"۔

مظفر وارثی صاحب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ مَیں اُن کے خیالات کو پہلا تبصرہ شائع کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کے "انقلاب" کا منصوبہ یہ ہے کہ، پاکستان میں عام انتخابات نہ ہوں اور چار سال کے لئے عبوری حکومت قائم کی جائے۔ یہ حکومت ایک بڑا آپریشن کرے اور سیاست اور جمہوریت کے بدن سے سارے ناسور نکال باہر کرے۔ ڈاکٹر صاحب نے خود کو انتخابی سیاست سے دُور رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ عبوری حکومت کا سربراہ کون ہوگا؟--- ڈاکٹر طاہر اُلقادری، جنرل اشفاق پرویز کیانی، چیف جسٹس افتخار محمد چودھری یا کوئی اور؟--- ڈاکٹر صاحب نے نہیں بتایا۔

ڈاکٹر طاہر اُلقادری کی تاریخ پیدائش -19 فروری 1951ء ہے۔ اگر وہ 19 نومبر 2012ء کو پاکستان واپس آجاتے ہیں تو اُن کی عُمر ہوگی 61...... سال اور 9 ماہ، یعنی 63 سال کی عُمر ہونے میں صرف ایک سال 3 ماہ رہ جائیں گے۔ کیا ڈاکٹر صاحب کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے کوئی نئی بشارت دی گئی ہے کہ اُن کی عُمر میں توسیع کر دی گئی ہے؟ یا "میگا سٹار" ڈاکٹر عامر لیاقت حسین "اشکوں کی برسات" کے خصوصی پروگرام میں، دھاڑیں مار مار کر روتے ہوئے، اُن کے لئے دُعا کریں گے؟ اگر ڈاکٹر صاحب کی قیادت میں "انقلاب" آجاتا ہے تو میں سیدھا جناب مظفر وارثی کی قبر پر جا کر کہوں گا...... اے شاعرِ انقلاب، مظفر وارثی سُنو......! "شیخ اُلاسلام" ڈاکٹر طاہر اُلقادری اپنی "روحانی قوت" سے "انقلاب" لے آئے ہیں۔

انقلاب سرفروشی کا نام ہے

تحریر: جمال عبداللہ عثمان

(روزنامہ اُمت ۔22 دسمبر 2012ء)

کیسا عجیب اتفاق تھا۔ جس وقت فون آیا، اس کے کچھ ہی دیر بعد کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا تھا۔ اس وقت ایک تصویر سامنے آئی۔ یہ سوشل میڈیا پر کسی نے شیئر کی تھی۔ تصویر بار بار دیکھی ہے، مگر آج اس میں ایک اہم پیغام تھا اور بالکل بروقت تھا۔ یہ پیغام آپ بھی پڑھ لیجئے۔ لیکن اس سے پہلے اس تصویر کی وضاحت ہوجائے۔ یہ کسی فلسطینی علاقے کی تصویر ہے۔ ایک اسرائیلی ٹینک واپس جا رہا ہے۔ اس کے پیچھے دو بچے دوڑتے نظر آ رہے ہیں۔ ان بچوں کے ہاتھوں میں کوئی بندوق ہے نہ ان کے جسموں پر خودکش جیکٹیں ہیں۔ صرف چند پتھر ہیں جو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہیں۔ ان پتھروں سے ہی اسرائیلی فوجی فرار ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اس تصویر کے نیچے جو پیغام لکھا ہے وہ پڑھ لیجئے اور اس کے بعد تفصیل کی طرف آتے ہیں۔ تصویر کے نیچے کیپشن لکھا ہے:

''اسلامی انقلاب یہ حوصلہ مانگتا ہے۔ کیا آپ میں ہے؟'' یہ صرف ایک سطر ہے مگر دیکھا تو آج کے دن کے لئے اس میں بہت کچھ تھا۔ دو دن قبل ''انقلاب'' کے حوالے سے جو کالم لکھا۔ اس میں کسی خاص جماعت یا تنظیم کو ہدف نہیں بنایا گیا۔ محض ''انقلاب'' کی تعریف اور اس کی تفصیل بتائی گئی تھی۔ یہ لکھا تھا کہ انقلاب کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ یہ گزارش کی تھی کہ انقلاب تبھی کامیاب ہوتا ہے جب لوگوں کی مکمل تربیت ہوجائے۔ جب وہ اپنے بڑوں کی بات پر دل و جان سے عمل کریں۔ انہیں جو کہا جائے وہ کر گزریں۔ جب منع کیا جائے، تحریک ختم ہوجائے۔ انقلاب تب آتا ہے جب ایسے ہزاروں سرفروش ہوں جب انہیں تپتے انگاروں پر نیند آئے۔ انقلاب کا نعرہ تب بلند کیا جاتا ہے جب یقین ہو کہ لاکھوں یا کم از کم ہزاروں سرفروش زندگی اور موت کی کشمکش مول لے سکتے ہیں۔

اس کالم کے بعد ''تحریک منہاج القرآن'' کے دو مختلف ذمہ داران اور ایک کارکن نے رابطہ کیا۔ انہوں نے اپنے موقف کے حق میں دلائل دیئے۔ ان کی بہت سی باتیں درست تھیں۔ ان سے اتفاق کیا اور کرنا چاہئے۔ مثلاً: وہ اس ملک کے

نظام سے شاکی تھے۔ وہ انتخابات کے اندر پائی جانے والی بے قاعدگیوں کا رونا رو رہے تھے۔ ان کے لبوں پر موجودہ ارکان پارلیمان سے شکایات تھیں۔ وہ بتا رہے تھے یہاں ایک طرف کروڑ پتی، ارب پتی چور، ڈاکو اور لٹیرا کھڑا ہوتا ہے۔ دوسری جانب تہجد گزار، دیانت دار اور کرائے کے مکان میں رہنے والا امانت دار ہوتا ہے۔ نتیجہ آتا ہے، امین اور صادق ہار جاتا ہے۔ چور اور لٹیرا جیت جاتا ہے۔ ان کا سوال تھا آپ ہی بتائیے اس نظام سے بغاوت نہ کرتا تو کیا ہو؟ ان سے گزارش کی۔ انتخابات میں ہونے والی بے قاعدگیوں پر ہر طبقہ اعتراض کرتا ہے۔ اس ملک میں کھڑے ہونے والے امیدواروں سے متعلق بھی اچھی رائے نہیں پائی جاتی، لیکن صرف اس بنیاد پر پورے نظام کے خلاف میدان میں نکل آنا اس وقت مناسب نہیں۔ آپ کے پاس فی الحال اتنے افراد اکھٹے نہیں ہوئے۔ اگر واقعی یہ وقت ہے تو کچھ دلائل بھی دیئے جائیں۔ مثلاً ان سے سوال کیا اس ملک میں کتنے افراد ہوں گے جو ڈاکٹر طاہرالقادری کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ جان قربان کریں گے؟ سوال کیا جس قوم کے لوگ آپ کو پرچی نہیں ڈال سکتے، وہ انقلاب میں جان کیا پیش کریں گے؟ ان افراد کے سامنے جدید ملکوں کی چند مثالیں بھی پیش کیں۔ انقلاب ایران کا تذکرہ کیا۔ جہاں ہزاروں لوگوں نے قربانیاں دیں۔ ایسی قربانیاں جس کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بھی بتایا کہ ایران اور پاکستان میں بہت زیادہ فرق ہے۔ وہاں کے انقلاب کی خاص بات یہ تھی کہ وہاں ایک فرقے کی اکثریت تھی۔ جو شخصیت انقلاب کا علم لے کر اٹھی تھی، وہ اسی فرقے سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر یہ شخصیت تمام لوگوں کے لئے قابل قبول بھی تھی۔ کیا اس ملک میں ایسا ہے؟

وطن عزیز میں جو بھی "دین" کی بنیاد پر میدان میں آتا ہے۔ اس کے عقائد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر صاحب خود ایک خاص مسلک کی ترجمانی کرتے ہیں۔ دیگر مسالک انہیں قبول کرنے کو قطعاً تیار نہیں۔ بلکہ بات کو مزید واضح کیا جائے تو خود ڈاکٹر صاحب جس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے تعلق رکھنے والے اکثر لوگ ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ پھر کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ انقلاب لایا جاسکتا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ تاریخ بھی مقرر ہوتی ہے۔ چینلوں پر کروڑوں کے اشتہارات چلائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے بہت سوں کو اختلاف ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں دینی پس منظر رکھنے والا جو بھی اٹھا ہے، اس کے بارے میں سب سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے، ان صاحب کا مسلک کیا ہے؟ ان کے عقائد کیا ہیں؟ یہ کس بزرگ سے تعلق رکھتے ہیں؟ یہ فلاں بزرگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ چنانچہ ڈاکٹر طاہر القادری تو دور کی بات شاید ہی اس ملک میں گننے کے چند افراد بھی نہ ہوں، جو تمام مسالک کے لئے قابل قبول ہوں۔ سیاسی

لوگوں کی بات الگ ہے۔ وہ تو سیاست کرتے ہیں۔ چاہے اس کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے۔ وہ اپنا عقیدہ چھپاتے بھی ہیں۔ تراشتے بھی ہیں اور جس مسلک سے مفاد ہوتا ہے، اس کے بڑوں سے ملاقات کے دوران کہتے بھی ہیں میں آپ کے مسلک کا فرد ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہی بات اگلی نشست میں دوسرے مسلک کے بزرگوں سے بیان کی جاتی ہے مگر اصل بات ان لوگوں کی ہے جو ''دین'' اور ''اسلام'' کا پرچم بلند کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

یہاں ذہن سے ایک غلط فہمی بھی دور کرنے کی ضرورت ہے اور یہی چیز بہت سے لوگوں کو غلط اندازوں پر مجبور کرتی ہے۔ وہ یہ کہ کچھ لوگ اس بنیاد پر انقلاب کا پرچم لے کر اٹھتے ہیں کہ ہمارے جلسوں میں لاکھوں لوگ شرکت کرتے ہیں اور اسی وجہ سے ہم انقلاب لاسکیں گے۔ پاکستان ہندوستان کی حد تک یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ یہاں محض جلسوں کی بنیاد پر کبھی انقلاب نہیں آیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے منسوب وہ بات بار بار دہرانے کی ہے۔ جب تقریر کرتے تھے لوگ ساری ساری رات بیٹھے رہتے تھے، لیکن انہیں یہ گلہ رہتا تھا: ''جب تقریر کرتا ہوں لوگ کہتے ہیں، واہ شاہ جی واہ، جب ووٹ کی بات آتی ہے کہتے ہیں نا شاہ جی نا!'' اس لئے عرض ہے انقلاب کی کوشش کرنی چاہئے۔ ملک کی تقدیر بدلنے کے لئے ضرور کردار ادا کرنا چاہئے، لیکن ایسا نہ ہو اس کے نتیجے میں انتشار وافتراق پیدا ہو۔ گنتی کے وہ لوگ جو اس نظام کے اندر رہ کر اسے بدلنے کی کوشش کررہے ہیں، وہ مزید کم ہوجائیں۔ یہاں افراتفری اور ہلچل مچ جائے۔ ''انقلاب'' کے لئے یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ انقلاب کے داعیوں کے راستوں میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں۔ انہیں گالیاں سننا پڑتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو پورے خاندان اور عرب معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ لوگ صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے مگر جب ''انقلاب'' کی بات کی۔ نظاموں کو چیلنج کیا، سب کے لئے نا قابل قبول ہوگئے۔

آج پاکستان میں بھی نماز، روزے اور حج زکوٰۃ کی بات کریں، کوئی قدغن نہیں ہوگی لیکن اگر ان خدا بن بیٹھنے والوں کو چیلنج کیا جائے تو سب سے پہلے یہی دشمن ہوجاتے ہیں۔ آج جو لوگ ڈاکٹر طاہر القادری کے ''انقلاب'' پر لبیک کہہ رہے اور حمایت کررہے ہیں، اگر پاکستان میں حقیقی معنوں میں انقلاب آتا ہے تو سب سے زیادہ مخالفت یہی لوگ کریں گے۔ مجھے بتایا گیا کہ فلاں فلاں شخص نے انقلاب اور ڈاکٹر صاحب کے حق میں لکھا ہے اور بولا ہے۔ حالانکہ جن لوگوں نے حمایت میں بولا اور لکھا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو حقیقی انقلاب کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ بھلا اس سے بڑا کیا ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے ''انقلاب'' کی حمایت الطاف حسین کررہے ہیں۔ ذرا سوچیں تو سہی، جس انقلاب کے لئے

الطاف حسین اپنا کندھا پیش کریں، اس کے نتیجے میں کیا کچھ برآمد ہوگا؟

اس لئے یہی سوالات اور باتیں تھیں، جن کی بنیاد پر پچھلے کالم میں گزارشات کی گئیں۔ یہ بھی عرض ہے کہ یہ کوئی فتویٰ نہیں، تجزیہ تھا۔ ممکن ہے انقلاب کا دعویٰ کرنے والے مخلص ہوں۔ وہ واقعی اس ملک وقوم کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہوں، مگر صرف اخلاص ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔ اخلاص کے ساتھ حکمت کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ زمینی حقائق کا بھی ادراک کرنا پڑتا ہے۔ دنیا میں کامیابی کے کچھ پیمانے بھی ہوتے ہیں۔ خود جس نبی ﷺ سے نسبت کا دعویٰ ہم کرتے ہیں، اس نبی ﷺ کی سیرت سے بھی کچھ رہنمائی لینا پڑتی ہے۔ ساتھ ہی دنیا کے مروجہ سسٹم اوران کی روشنی میں بننے والے نظاموں کو دیکھنا پڑتا ہے۔

اگر آج کوئی تنظیم، کوئی جماعت ان باتوں پر پوری اترے گی، وہ یقیناً کامیابی کی دہلیز پر قدم رکھے گی، لیکن یہ بات ایک بار پھر دہرانے کی ہے کہ کہیں ایسا نہیں "انقلاب" کے خوشنما نام کی آڑ میں ایسا کرم کر بیٹھیں کہ ملک مزید انارکی کا شکار ہوجائے۔ جس سے جاگیرداروں، وڈیروں اورلٹیروں کو فائدہ پہنچے۔ کیونکہ اگر جائزہ لیا جائے تو ووٹ نہ دینے والوں میں اکثریت ان کی ہوتی ہے جو کسی نہ کسی سطح پر دینی رجحان رکھتے ہیں۔ ان کے ذہن اچھائی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ جب "دین کے داعی" اس نظام کے خلاف بات کریں گے، اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلے گا کہ مزید کچھ اچھے لوگ کٹیں گے۔ جس طرح عمران خان کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ ان کی فہم کا نقصان مسلم لیگ کو ہوگا۔ پیپلز پارٹی اوراس طرح کی جماعتیں "سونامی" کے طفیل فائدے میں رہیں گی۔ اسی طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری اور دیگر افراد کی ان مہمات کا نقصان خیر کی قوتوں کو ہوگا۔ اس لئے اگر ہم واقعی انقلاب چاہتے ہیں، پھر ہمیں لوگوں پر حقیقی معنوں میں محنت کرنا ہوگی۔ انہیں سرفروشی سکھانا ہوگی۔

پروفیسر طاہر القادری نے مشہور صحافی سلیم صافی کو اپنے گھر بلا کر تحفے میں دو ٹائیاں دیں (استغفراللہ)

روزنامہ جنگ کراچی　　بانی : میر خلیل الرحمن

اتوار 23 صفر المظفر 1434ھ 6 جنوری 2013ء

سلیم صافی سے ایک التماس!

نقش خیال
☆☆☆
عرفان صدیقی
irfan.siddiqui@janggroup.com.pk

آج میرا ارادہ تھا کہ گوجرانوالہ کے یگ 21 اکتوبر کے فن سپاہ گری اور ہنر کا بازی کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے کچھ لکھوں گا کہ قلم بار بار شیخ الاسلام کی بارگاہ عقیدت کی طرف لپک رہا ہے۔ میں تو اسے بھی حضرت کی کرامت ہی سے تعبیر کرتا ہوں کہ کینیڈا سے پاکستان تشریف لاتے ہی انہوں نے تمام ٹی وی میزبانوں اور قلم کاروں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ وہ ہزار جتن کرتے ہیں لیکن مکڑی کے جال میں پھنسی مکھی کی طرح نکل نہیں پا رہے۔

سو میرا حال بھی اسی عاشق زار جیسا ہو رہا ہے جس نے دہائی دی تھی کہ

روز کہتا ہوں نہ گھر جاؤں گا اس کے لیکن
روز اس کوچے میں اک کام نکل آتا ہے

آج تو میں تہیہ کئے بیٹھا تھا کہ حضرت کے کوچے کا رخ نہیں کروں گا لیکن عزیزی سلیم صافی بیچ میں آ گیا۔ صبح صبح اس کا کالم پڑھ کر دل رشک اور شاید حسد کی آگ میں جھلسنے لگا۔ اس نے بتایا ہے کہ حضرت نے اسے خود فون کر کے لاہور اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ یہ پڑھ کر کلیجہ منہ کو آ گیا کہ وہ سارا دن حضرت کے گھر ان کے آس پاس، براہ راست ان کے حلقہ نور میں رہا۔ وہ چاہتا تو اس بات سے گریز کر سکتا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر ہم جیسے مشتاق شیخ الاسلام کے دلوں پر نمک چھڑکنے کے لئے مرچ لے لے کے لکھا کہ حضرت نے اسے ایک خوبصورت ٹائی بھی پیش کی۔ چلو اسی پر اکتفا کر لیتا۔ یہ بھی بتایا کہ حضرت نے اس کی ٹائی کی گرہ بھی اپنے دست مبارک سے باندھی۔ جشن ہونے کے ناتے سلیم کو تذکیر و تانیث کے معاملے میں رعایت دی جا سکتی ہے اسی لئے اگر اس نے ٹائی باندھا لکھ دیا تو اسے برداشت کر لینا چاہئے۔ اگرچہ سلیم نے تفصیل بیان نہیں کی لیکن میں چشم تصور سے دیکھ رہا ہوں کہ شیخ الاسلام نے ٹائی لگانے کے لئے ٹائی سلیم کے گلے میں ڈال رکھی ہے اور ان کے پر مریں ہاتھ سلیم صافی کی گردن یا اس کے چہرے پر آ کی گھنی داڑھی سے مس کر رہے ہیں اور حانی کے رگ و پے میں ایک نورانی سا ارتعاش ہلچل مچا رہا ہے۔ میں نے اس تخیلاتی منظر سے نگاہیں ہٹانے کے لئے آنکھیں بند کر لیں لیکن حسد کا الاؤ ٹھنڈا ہونے میں نہیں آ رہا۔ سو میں نے اس سارے معاملے کی تصدیق کے لئے حضرت کی بارگاہ میں ہمہ وقت حاضر رہنے والے ان کے ایک مرید خاص سے رابطہ کیا۔ اس نے صافی کی بیان کردہ حکایت کی تصدیق ہی نہیں کی، کچھ اضافہ بھی کر دیا۔ سو الاؤ بھڑک رہا ہے اور دل راکھ ہوا جا رہا ہے۔

میں اب 14 جنوری کی راہ دیکھ رہا ہوں جب حضرت چالیس لاکھ عقیدت مندوں کے جلو میں، میرے شہر اسلام آباد اتریں گے اور فضائیں رنگ و نور سے مہک اٹھیں گی۔ رحمٰن ملک نے بتایا کہ حضرت کی سپاہ انقلاب کے لئے اسلام آباد کا فاطمہ جناح پارک مخصوص کر دیا گیا ہے جس کی بے کراں وسعتیں لاکھوں انسانوں کو سمیٹ سکتی ہیں۔ یہ پارک میرے گھر سے صرف پانچ سات منٹ کی پیدل مسافت پر ہے، سو میں خوش ہوں کہ جب تک حضرت کی مرضی و منشا کے عین مطابق ایک فرشتہ سیرت صفت نگران حکومت وجود میں نہیں آ جاتی، حضرت کا قافلہ سخت جاں میرے پڑوس میں خیمہ زن رہے گا اور میں براہ راست اس قافلے کے احاطہ فیضان میں رہوں گا۔ سلیم یہاں سے کافی دور رہتا ہے۔ وہ چاہے بھی تو ہمہ وقت فاطمہ جناح پارک کے قرب و جوار میں نہیں رہ سکتا۔ یہ الگ بات کہ حضرت کے خیمہ خاص کا باب فضیلت اس کے لئے کھل جائے اور میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا حسد کی آگ میں بھسم ہوتا رہوں۔

رات برادرم اعجاز الحق کے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ میں ہر سو حضرت کا مشغلہ تذکرہ ہی چھایا رہا۔ میں تو اسے حضرت کے روحانی تصرف ہی کا کرشمہ خیال کرتا ہوں۔ میں نے کسی ٹی وی پروگرام میں حیرت کا اظہار کیا تھا کہ حضرت کو یکایک انتخابی اصلاحات میں اس قدر دلچسپی کیوں ہو گئی۔ آئین پاکستان کے تحت وہ خود انتخاب نہیں لڑ سکتے۔ انہوں نے اعلان فرما رکھا ہے کہ ان کی جماعت بھی انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔ پھر ان کا اچانک اصلاحات کے لئے آتش زیر پا ہو جانا ناقابل فہم ہے۔ اگر ایک کھلاڑی پر پابندی ہے، اس کی ٹیم بھی میدان میں نہیں اترنی تو اسے اس بات سے کیا واسطہ کہ کرکٹ گراؤنڈ کیسا ہے، پچ کس طرح کی تیار ہو رہی ہے، امپائر کون ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ شادی کی تقریب میں شریک ایک ریٹائرڈ جرنیل نے میری اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا "آپ نے وہ محاورہ نہیں سن رکھا کہ بیگانی شادی میں عبداللہ دیوانہ"۔ میں پہلو بدل کر ایک دوسری چوپال کی طرف بڑھا تو ترازو سے تعلق رکھنے والے ایک سیاستدان کہہ رہے تھے "یار دنیا بھر پر نظر ڈالو، جہاں کہیں بھی دو جماعتی نظام جڑ پکڑ چکا ہے، وہاں بعض بنیادی قومی امور پر مفاہمت ہو جاتی ہے۔ برطانیہ، امریکہ، کینیڈا حتیٰ کہ ہمارے پڑوس بھارت اور بنگلہ دیش میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ ہمارے ہاں تو تینوں ترامیم اور تمام انتخابی اصلاحات، دو جماعتوں کے اشتراک سے نہیں، تمام جماعتوں کے کامل اتفاق رائے سے ہوئی ہیں پھر "کک مکا" کہاں سے آ گیا؟ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں موجود تمام چھوٹی بڑی سیاسی جماعتوں نے طے کیا ہے کہ نگران حکومت کا فیصلہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کریں گے۔ ایم کیو ایم اور مسلم لیگ (ق) نے بھی دستخط کئے۔ اب اگر اس طے شدہ آئینی طریقہ کار کے مطابق کام ہونے جا رہا ہے تو "کک مکا" کیا ہے؟"

میں نے سنی ان سنی کرتے ہوئے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور اٹھ کر ایک دوسری چوکڑی کی طرف نکل گیا۔ وہاں بھی حضرت چھائے ہوئے تھے۔ ذکر ہو رہا تھا کہ تدریجی عمل سے انتخابی اصلاحات تو ہو رہی ہیں۔ انتخابی فہرستیں درست ہو گئیں۔ ووٹرز کی تصویریں تک آ گئیں۔ اتفاق رائے سے معتبر الیکشن کمشنر آ گئے۔ نگران حکومت کے بارے میں آئینی ترمیم آ گئی۔ پولنگ اسٹیشنوں میں فوج کی تعیناتی طے پا گئی۔ یہ عمل ابھی جاری ہے۔ حضرت کو مشرف عہد کے انتخابات میں کوئی خامی نظر نہ آئی۔ آج وہ الگاروں پر کیوں لوٹنے لگے ہیں؟" میں کنی کترا کے حضرت مولانا سمیع الحق کے پاس جا بیٹھا۔ اچانک ایک صاحب نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا "یار میری طرف سے میڈیا کو مبارکباد دو۔ اس نے یک زبان ہو کر کینیڈا سے آئے شیخ الاسلام کو بے نقاب کر دیا ہے اور جمہوریت بچالی ہے"۔

میں نے جدھر کا بھی رخ کیا، حضرت ہی کا تذکرہ ہو رہا تھا لیکن ان کے لئے کوئی حرف خیر سنائی نہ دیا۔ اس وقت تک مجھے سلیم صافی والے سانحے کی خبر نہ تھی۔ وہ مجھے ملا بھی لیکن بس ہی تکتا رہا لیکن ٹائی والی بات گول کر گیا۔ اب مجھے حضرت کے مرید خاص نے خبر دی ہے کہ شیخ الاسلام نے صافی کو ایک نہیں، دو ٹائیاں دی تھیں۔ آج میں کسی وقت پھر حاضر ہو کے کر صافی کے گھر جاؤں گا اور دست بستہ درخواست کروں گا کہ وہ دوسری ٹائی از راہ عنایت مجھے دے دے۔ اگر اس میں ٹائی نہیں تھی تو بھی کوئی بات نہیں۔ کم از کم حضرت کے دست مبارک نے اسے مس تو کیا ہو گا۔ کوئی سال بھر پہلے میں لندن گیا تو ایم کیو ایم کے دوستوں نے ایک زبردست عشائیے پر اپنے ہیڈ کوارٹرز بلایا تھا۔ الطاف بھائی سے ملاقات نہ ہوئی لیکن ٹیلی فون پر طویل گفتگو کا اعزاز ملا۔ رخصت ہوتے ہوئے مجھے انور بھائی، مصطفیٰ عزیز آبادی اور سلیم شہزاد نے الطاف بھائی کی طرف سے ایک خوبصورت ٹائی پیش کی تھی۔ میرا دل چاہتا ہے کہ 14 جنوری کو جب حضرت کا قافلہ ایف نائن پارک میں جلوہ گر ہو تو میں الطاف بھائی اور شیخ الاسلام کی دونوں ٹائیاں بیک وقت گلے میں باندھے تاریخ کے اس انقلابی منظر کا حصہ بنوں اور امر ہو جاؤں۔ امید ہے سلیم پرانی دوستی کی لاج ضرور رکھے گا۔

"چلتے چلتے میں سلیم کو یہ بھی بتا دوں کہ مشرف کے ریفرنڈم کے بعد 2002ء کے ایک مقدس مہینے کی متبرک ساعتوں میں حضرت نے میرے غریب خانے کو بھی اپنے مبارک قدموں کی سعادت سے نوازا تھا اور میرے لئے بھی ایک تحفہ لائے تھے۔ اگر اس نے حضرت کی عطا کردہ دوسری ٹائی نہ دی تو میں اس واقعے کی تفصیل لکھ دوں گا اور پھر وہ برسوں حسد کی آتش خاموش میں گیلی لکڑی کی طرح سلگتا رہے گا۔

سلیم صافی سے ایک التماس

از:عرفان صدیقی

(روزنامہ جنگ کراچی، 6 جنوری 2013ء)

آج میرا ارادہ تھا کہ گوجرانوالہ کے ینگ ڈاکٹرز کے فن سپاہ گری اور ہنر مکابازی کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے کچھ لکھوں گا کہ قلم پھر شیخ الاسلام کی بارگاہ عقیدت کی طرف لپک رہا ہے۔ میں تو اسے بھی حضرت کی کرامت ہی سے تعبیر کرتا ہوں کہ کینیڈا سے پاکستان تشریف لاتے ہی انہوں نے تمام ٹی وی میزبانوں اور قلم کاروں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ وہ ہزار جتن کرتے ہیں لیکن مکڑی کے جال میں پھنسی مکھی کی طرح نکل نہیں پا رہے۔

سو میرا حال بھی اسی عاشقِ زار جیسا ہو رہا ہے جس نے دہائی دی تھی کہ

روز کہتا ہوں نہ گھر جاؤں گا اس کے لیکن
روز اس کوچے میں اک کام نکل آتا ہے

آج تو میں تہیہ کئے بیٹھا تھا کہ حضرت کے کوچے کا رخ نہیں کروں گا لیکن عزیزی سلیم صافی بیچ میں آ گیا۔ صبح صبح اس کا کالم پڑھ کر دل رشک اور شاید حسد کی آگ میں جھلسنے لگا۔ اس نے بتایا ہے کہ حضرت نے اسے خود فون کر کے لاہور اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ یہ پڑھ کر کلیجہ منہ کو آ گیا کہ وہ سارا دن حضرت کے گھر ان کے آس پاس، براہ راست ان کے حلقہ نور میں رہا۔ وہ چاہتا تو اس بات سے گریز کر سکتا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر ہم جیسے عشاقِ شیخ الاسلام کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے لئے مزے لے لے کے لکھا کہ حضرت نے اسے ایک خوبصورت ٹائی بھی پیش کی۔ چلو اسی پر اکتفا کر لیتا، یہ بھی بتایا کہ حضرت نے اس کی ناٹ بھی اپنے دست مبارک سے باندھی۔ پشتون ہونے کے ناتے سلیم کو تذکیر و تانیث کے معاملے میں رعایت دی جا سکتی ہے اسی لئے اگر اس نے ناٹ باندھا لکھ دیا تو اسے برداشت کر لینا چاہئے۔ اگرچہ سلیم نے تفصیل بیان نہیں کی لیکن میں چشم تصور سے دیکھ رہا ہوں کہ شیخ الاسلام نے ناٹ لگانے کے لئے ٹائی سلیم کے گلے میں ڈال رکھی ہے اور ان کے مرمریں ہاتھ سلیم صافی کی گردن یا اس کے چہرے پر اُگی خشخشی داڑھی سے مس کر رہے ہیں اور صافی کے رگ و پے میں ایک نورانی سا ارتعاش ہلچل مچا رہا ہے۔ میں نے اس تخیلاتی منظر سے نگاہیں چرانے کے لئے آنکھیں بند کر لیں لیکن حسد کا الاؤ

ٹھنڈا ہونے میں نہیں آ رہا۔ سو میں نے اس سارے معاملے کی تصدیق کے لئے حضرت کی بارگاہ میں ہمہ وقت حاضر رہنے والے ان کے ایک مرید خاص سے رابطہ کیا۔ اس نے صافی کی بیان کردہ حکایت کی تصدیق ہی نہیں کی، کچھ اضافہ بھی کر دیا۔ سوالاؤ بھڑک رہا ہے اور دل راکھ ہوا جا رہا ہے۔

میں اب 14 جنوری کی راہ دیکھ رہا ہوں جب حضرت چالیس لاکھ عقیدت مندوں کے جلو میں، میرے شہر اسلام آباد اتریں گے اور فضائیں رنگ ونور سے مہک اٹھیں گی۔ رحمٰن ملک نے بتایا کہ حضرت کی سپاہ انقلاب کے لئے اسلام آباد کا فاطمہ جناح پارک مخصوص کر دیا گیا ہے جس کی بے کراں وسعتیں لاکھوں انسانوں کو سما سکتی ہیں۔ یہ پارک میرے گھر سے صرف پانچ سات منٹ کی پیدل مسافت پر ہے، سو میں خوش ہوں کہ جب تک حضرت کی مرضی ومنشا کے عین مطابق ایک فرشتہ صفت نگران حکومت وجود میں نہیں آ جاتی، حضرت کا قافلہ سخت جاں میرے پڑوس میں خیمہ زن رہے گا اور میں براہ راست اس قافلے کے احاطہ فیضان میں رہوں گا۔ سلیم یہاں سے کافی دور رہتا ہے۔ وہ چاہے بھی تو ہمہ وقت فاطمہ جناح پارک کے قرب وجوار میں نہیں رہ سکتا۔ یہ الگ بات کہ حضرت کے خیمہ خاص کا باب فضیلت اس کے لئے کھل جائے اور میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا حسد کی آگ بھی بھسم ہوتا رہوں۔

رات برادرم اعجاز الحق کے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ میں ہر سو حضرت کا مشکبو تذکرہ ہی چھایا رہا۔ میں تو اسے حضرت کے روحانی تصرف ہی کا کرشمہ خیال کرتا ہوں۔ میں نے کسی ٹی وی پروگرام میں حیرت کا اظہار کیا تھا کہ حضرت کو یکا یک انتخابی اصلاحات میں اس قدر دلچسپی کیوں ہوگئی۔ آئین پاکستان کے تحت وہ خود انتخاب نہیں لڑ سکتے۔ انہوں نے اعلان فرما رکھا ہے کہ ان کی جماعت بھی انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔ پھر ان کا اچانک اصلاحات کے لئے آتش زیرپا ہو جانا ناقابل فہم ہے۔ اگر ایک کھلاڑی پر پابندی ہے، اس کی ٹیم بھی میدان بھی نہیں اتر رہی تو اسے اس بات سے کیا واسطہ کہ کرکٹ گراؤنڈ کیسا ہے، پچ کس طرح کی تیار ہو رہی ہے، امپائر کون ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ شادی کی تقریب میں شریک ایک ریٹائرڈ جرنیل نے میری اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا " آپ نے وہ محاورہ نہیں سن رکھا کہ بیگانی شادی میں عبداللہ دیوانہ "۔ میں پہلو بدل کر ایک دوسری چوپال کی طرف بڑھا تو ہزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک سیاستدان کہہ رہے تھے "یار دنیا بھر پر نظر ڈالو، جہاں کہیں بھی دو جماعتی نظام جڑ پکڑ چکا ہے، وہاں بعض بنیادی قومی امور پر مفاہمت ہو جاتی ہے۔ برطانیہ، امریکہ، کینیڈا حتیٰ کہ ہمارے پڑوس بھارت اور بنگلہ دیش میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ ہمارے ہاں تو تینوں ترامیم اور تمام انتخابی اصلاحات، دو جماعتوں کے اشتراک سے نہیں، تمام جماعتوں کے کامل اتفاق رائے سے ہوئی ہیں پھر "مک مکا" کہاں سے آ گیا؟ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں موجود تمام

چھوٹی بڑی سیاسی جماعتوں نے طے کیا ہے کہ نگران حکومت کا فیصلہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کریں گے۔ ایم کیو ایم اور مسلم لیگ (ق) نے بھی دستخط کئے۔ اب اگر اس طے شدہ آئینی طریقہ کار کے مطابق کام ہونے جا رہا ہے تو ''مک مکا'' کیسا؟'' میں نے سنی ان سنی کرتے ہوئے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور اٹھ کر ایک دوسری چوکڑی کی طرف نکل گیا۔ وہاں بھی حضرت چھائے ہوئے تھے۔ ذکر ہو رہا تھا کہ تدریجی عمل سے انتخابی اصلاحات تو ہو رہی ہیں۔ انتخابی فہرستیں درست ہو گئیں۔ ووٹرز کی تصویریں تک آ گئیں۔ اتفاق رائے سے معتبر الیکشن کمشنر آ گئے۔ نگران حکومت کے بارے میں آئینی ترمیم آ گئی۔ پولنگ اسٹیشنوں میں فوج کی تعیناتی طے پا گئی۔ یہ عمل ابھی جاری ہے۔ حضرت کو مشرف عہد کے انتخابات میں کوئی خامی نظر نہ آئی۔ آج وہ انگاروں پر کیوں لوٹنے لگے ہیں؟'' میں کنی کترا کے حضرت مولانا سمیع الحق کے پاس جا بیٹھا۔ اچانک ایک صاحب نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا ''یار میری طرف سے میڈیا کو مبارک باد دو۔ اس نے یک زبان ہو کر کینیڈا سے آئے شیخ الاسلام کو بے نقاب کر دیا ہے اور جمہوریت بچا لی ہے''۔

میں نے جدھر کا بھی رخ کیا، حضرت ہی کا تذکرہ ہو رہا تھا لیکن ان کے لئے کوئی حرف خیر سنائی نہ دیا۔ اس وقت تک مجھے سلیم صافی والے سانحے کی خبر نہ تھی۔ وہ مجھے ملا بھی، گپیں بھی لگاتا رہا لیکن ٹائی والی بات گول کر گیا۔ اب مجھے حضرت کے مرید خاص نے خبر دی ہے کہ شیخ الاسلام نے صافی کو ایک نہیں، دو ٹائیاں دی تھیں۔ آج میں کسی وقت میجر عامر کو لے کر صافی کے گھر جاؤں گا اور دست بستہ درخواست کروں گا کہ وہ دوسری ٹائی از راہ عنایت مجھے دے دے۔ اگر اس میں ناٹ نہیں لگی تو بھی کوئی بات نہیں۔ کم از کم حضرت کے دست مبارک نے اسے مس تو کیا ہوگا۔ کوئی سال بھر پہلے میں لندن گیا تو ایم کیو ایم کے دوستوں نے ایک زبردست عشائیے پر اپنے ہیڈ کوارٹرز بلایا تھا۔ الطاف بھائی سے ملاقات نہ ہوئی لیکن ٹیلی فون پر طویل گفتگو کا اعزاز ملا۔ رخصت ہوتے ہوئے مجھے انور بھائی، مصطفیٰ عزیز آبادی اور سلیم شہزاد نے الطاف بھائی کی طرف سے ایک خوبصورت ٹائی پیش کی تھی۔ میرا دل چاہتا ہے کہ 14 جنوری کو جب حضرت کا قافلہ ایف نائن پارک میں جلوہ گر ہو تو میں الطاف بھائی اور شیخ الاسلام کی دونوں ٹائیاں بیک وقت گلے میں باندھے تاریخ کے اس انقلابی منظر کا حصہ بنوں اور امر ہو جاؤں۔ امید ہے سلیم پرانی دوستی کی لاج ضرور رکھے گا۔

چلتے چلتے میں سلیم کو یہ بھی بتا دوں کہ مشرف کے ریفرنڈم کے بعد 2002ء کے ایک مقدس مہینے کی متبرک ساعتوں میں حضرت نے میرے غریب خانے کو بھی اپنے مبارک قدموں کی سعادت سے نوازا تھا اور میرے لئے بھی ایک تحفہ لائے تھے۔ اگر اس نے حضرت کی عطا کردہ دوسری ٹائی نہ دی تو میں اس واقعے کی تفصیل لکھ دوں گا اور پھر وہ برسوں حسد کی آتش خاموش میں گیلی لکڑی کی طرح سلگتا رہے گا۔

طاہر القادری کی آمد و جامد

از: سعود ساحر

(روزنامہ اُمّت کراچی، 21 دسمبر 2012ء)

علامہ طاہر القادری بڑے مزے کی چیز ہیں۔ تاریخ اور سن تو اب حافظہ میں نہیں، البتہ اتنا یاد ہے کہ پہلے پہل حضرت پیر کرم شاہ ازہری کی بابرکت محفل میں ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ جہاں ملک بھر کے جید علمائے کرام اور صوفیا عظام موجود تھے۔ غالباً کسی بزرگ کی اسلام آباد آمد کے موقع پر یہ محفل سجائی گئی تھی۔ زندگی کے مختلف شعبوں کے برعکس اس نوع کی مجالس میں افراد و حضرات کی مدح سرائی میں وقت صرف نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اللہ اس کے رسول ﷺ کی ثناء اور مدحت ہی ان محفلوں کی انفرادیت ہے۔ اللہ کے دین کی ترویج و اشاعت کے لئے زندگیاں وقف کرنے والی یہ برگزیدہ ہستیاں جنہیں اب کائنات اپنا باطن صاف اور اپنا ظاہر پاک رکھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے، اپنی زبان کو قرآن و حدیث، اسوہ حسنہ کے تذکرے تک محدود رکھتے ہیں۔ نرم و حلیم لہجہ، الفاظ کے استعمال میں حد درجہ احتیاط ان صاحبان علم و عمل کا وصف ہے۔ یہ وہ گروہ مصلحین ہے جو چیخ چلا کر ذہنوں کو ماؤف نہیں کرتے، دھیمے لہجے سے دل میں سرائیت کرتے ہیں۔ بس اسی طرح کی مجلس تھی۔ حضرت پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ ذکر رحمۃ للعالمین ﷺ سے دلوں کو منور کر رہے تھے۔ اپنی بات ختم کر کے حضرت پیر کرم شاہ نے حاضرین کو متوجہ کیا اور بڑے پیار اور محبت بھرے انداز میں ایک نوجوان کا تعارف کرایا۔ اسے دعوت خطاب دی اور حاضرین کو پوری توجہ سے سننے کے لئے کہا۔ شاہ صاحب محترم کے بلانے پر ایک نوجوان مائیک پر آیا۔ درمیانہ قد، بھرا بھرا چہرہ، خشخشی داڑھی متحرک جسم، آواز میں تازہ جیسے سمندر کی پرشور لہریں، الفاظ ایک دوسرے کی گردن پر سوار کہ سننے والا خود ہی جدائی کا سامان کرنے لگتا تھا کہ نوجوان طاہر القادری نے جو کچھ مکتب و مدرسے میں پڑھا سنبھالا نہیں جا رہا اور خواہش ہے کہ ایک نشست میں سامعین کے کانوں میں انڈیل دیا جائے۔ مجھ جیسے کم علم لوگوں کے پلے تو شور و آہنگ کے سوا کیا پڑتا۔ البتہ حاضرین نے دیکھا کہ اسٹیج پر بیٹھی پاک طینت ہستیاں استغراق سے نکلیں اور سر اونچا کر کے اس جوشیلے نوجوان کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ یہ انداز، جذبوں کی یہ فراوانی ان مجالس میں ایک اجنبی سی بات تھی۔ اپنی ذات میں گم یہ ہستیاں اپنے محبوب کی جستجو میں سب جوش جذبے تیاگ کر دیتی ہیں اور اس شعر کی مجسم تصویر ہوتی ہیں۔

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہہ شیشہ گری کا

کسی ردعمل کا اظہار تو کسی بزرگ نے نہ کیا مگر مجھ سمیت حاضرین کی اکثریت حیران تھی کہ یہ لب ولہجہ اس نوع کی مجالس میں اجنبی تھا۔ بہرحال حضرت پیر کرم شاہ علیہ الرحمہ کی دست بوسی اور دعاؤں کی التجا کے بعد رخصت لی۔ مگر کئی ہفتے یہ نوجوان اس کا لہجہ ہواؤں کے جھکڑ جیسی گفتگو میں ذہن الجھا رہا۔ حضرت پیر کرم شاہ علیہ الرحمہ کی مجلس میں اس کے بعد بھی حاضری کا موقع ملا اور علالت کے دوران پیر صاحب مرحوم ومغفور سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج تھے۔ مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان کے ساتھ مزاج پرسی کے لئے بھی حاضری دی جی تو چاہا اس عجلت پسند اور کتابی علم سے مزین اس نوجوان کے بارے میں استفسار کروں، مگر ہمت نہ پڑی۔ اس وقت کسی نے بتایا کہ نوجوان طاہر القادری میانوالی کے کسی کالج میں لیکچرار بھی ہیں۔ پھر ایک طویل عرصہ نہ خواہش ہوئی نہ ضرورت پڑی۔ اسلام آباد کی ہنگامہ خیز زندگی نے ایک عرصہ اس بات کی مہلت نہ دی کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کی سحرانگیز لمحوں کا لطف اٹھایا جاسکے، ورنہ شہری اور دیہی زندگی کا امتزاج رکھنے والا یہ حسین شہر اپنا ایک الگ حسن رکھتا ہے۔ اس کا اندازہ بھی یوں ہوا کہ کراچی سے آئے ہوئے ایک عزیز کے ویزے کی خاطر ان کے ہمراہ ایک انتہائی ناپسندیدہ ملک کے سفارت خانہ جارہا تھا۔ ذہن دفتر خارجہ کی ہفتہ وار بریفنگ اور وزیراعظم ہاؤس کی تقریب میں الجھا ہوا تھا۔ نگاہیں سڑک پر مچلتے ہوئے پانی پر تھیں۔ ہلکی پھوار پڑ رہی تھیں، سبز وگل بہار دکھا رہے تھے۔ مگر میرا ذہن پانی اور سراب کے فرق میں الجھا ہوا تھا کہ اپنے عزیز کی آواز پر چونک پڑا۔ جو کہہ رہے تھے کہ آپ کا شہر کس قدر خوبصورت ہے۔ پھول کھلے ہیں، پات ہرے ہیں کم کم یا دوباراں ہے۔ آپ اس سے لطف اندوز نہیں ہوتے؟ بہت سے جواب ذہن میں ابھرے مگر خاموشی ہی بہتر تھی کہ رزق حلال کی تگ ودو میں اتنی فرصت اور مہلت کہاں کہ شاعرانہ انداز میں سوچا جائے۔

بہرحال بھولے ہوئے طاہر القادری یوں یاد آئے کہ ایک دن معروف اخبار نویس خلیل ملک مرحوم نے عجیب سرشاری کے عالم میں دوستوں کو ایک اللہ والے درویش کی زیارت سے محرومی کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ بخشے خلیل ملک عجیب وہمی آدمی تھا۔ مغرب کے بعد H-8 کے قبرستان کے سامنے سے گزرتے ہوئے ڈرتا تھا۔ غیر مرئی ہستیوں سے خوف کھاتا تھا اور دنیا کے طالب جعلی پیروں کا شیدائی تھا۔ ہرچند کہ نذرانہ دینے سے زیادہ وصول کرنے کا دلدادہ تھا اور خدا جانے اس کی ذات میں کیا کرشمہ تھا۔ بڑے بڑے آستانوں سے کچھ نہ کچھ لے ہی آتا۔ دوستوں کے استفسار پر خلیل ملک مرحوم نے کہا کہ لاہور میں

ایک ''ولی کامل'' دین و دنیا کے علوم جسے از بر موجود ہے اور آپ لوگ اس کی زیارت سے محروم ہیں۔ مجھے تو جوش و جذبے سے بھرا نوجوان یاد آیا مگر مرحوم اظہر سہیل جو مکتب و مدرسے سے فارغ التحصیل تھے۔ بے پناہ خوب صورت تحریریں لکھتے تھے اور ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے مگر اہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق تھا۔ منہ پھٹ بلا کے تھے۔ انہوں نے اپنے انداز میں کہا۔ خلیل پھر کوئی آسامی پھنسائی ہے اور ہم بے چراغ لوگوں کو بجلی کے قمقموں سے روشن گھر کا راستہ دکھا رہا ہے۔ نام تو بتا؟ خلیل ملک نے جب سے زمردی دانوں کی تسبیح نکالی اور اپنے مخصوص انداز میں مسکراتا اور زیرلب ورد کرتا رہا۔ چند لمحوں کی خاموشی اور اظہر سہیل کے مسلسل تقاضوں کے بعد گویا ہوا تم لوگ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری کو نہیں جانتے؟ اظہر سہیل مرحوم کا تبصرہ لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ البتہ 33 دانوں کی قیمتی تسبیح کے حصول پر میں نے بھی مبارکباد دی مگر خلیل ملک کے اصرار کے باوجود دوستوں میں سے کوئی بھی زیارت کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ اب کیونکہ خلیل ملک کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ڈھونے کی ذمہ داری بھی میری تھی۔ ایک دن مارے باندھے مجھے بھی خلیل ملک کے ساتھ اسلام آباد کے قرب و جوار میں واقع ایک آستانے پر جانا پڑا۔ وہاں خلیل ملک کی بڑی پذیرائی ہوئی۔ مجھ بے نام کو کون جانتا تھا مگر میرا تعارف حکیم سروسہارنپوری کے برادر اصغر کے طور پر کرایا گیا تو حضرت صاحب نے مجھے بھی دعاؤں سے نوازا۔ خلیل ملک نے تو حسب عادت کسی سوغات کا تقاضا کیا اور لے کے ٹلا۔ البتہ وقت رخصت پیر صاحب قبلہ نے اپنا وزیٹنگ کارڈ مجھے عنایت فرمایا۔ جس پر حضرت کی تصویر بھی چھپی ہوئی تھی۔ چلیے غنیمت تھا۔ میں نے باہر نکل کر خلیل ملک سے کہا کہ حضرت صاحب کی تصویر تو باعث برکت و تسکین ہے کہ آمدورفت کی زحمت اٹھائے بغیر جب چاہا جیب سے کارڈ نکال کر زیارت کر لی مگر کارڈ پر حضرت صاحب کا بینک اکاؤنٹ نمبر بھی درج تھا۔ اس عجوبہ کے حوالے سے میرے استفسار پر خلیل ملک بولا کبھی نذرانہ پیش کرنا ہو، اتنے طویل سفر سے بچ کر قریب کے بینک میں رقم جمع کرائی جا سکتی ہے۔ ہرچند کہ میں اولیائے کرام اور اللہ کے دین کی ترویج میں زندگی وقف کرنے والی بزرگ ہستیوں کی کرامات پر اعتقاد رکھتا ہوں اور اکثر اوقات جمعہ کو بری امام اور حضرت مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دیتا ہوں اور وسیلہ سے دعا کا قائل ہوں مگر جو زندہ پیر دعا کی نقد قیمت وصول کرنا چاہے، اس سے دوری میں ہی بھلائی سمجھتا ہوں۔

بہرحال پھر خدا کا کرنا یہ ہوا کہ مقدر ایک بار پھر علامہ طاہر القادری کے آستانے پر لے گیا۔ لاہور میں جرنلسٹس کی ملک گیر تنظیم (پی ایف یو جے) فیڈرل ایگزیکٹو کمیٹی (ایف ای سی) کا اجلاس تھا اور میں تنظیم کا صدر تھا اور خواجہ فرخ سعید سیکریٹری جنرل اجلاس کے شرکاء کے قیام و طعام کی ذمہ داری ان کی تھی۔ سو خواجہ فرخ سعد کے کہنے پر یا طاہر القادری کی

خواہش پر ایک ظہرانہ آستانہ قادریہ پر تھا۔ علامہ طاہر القادری نے ملک بھر سے آئے ہوئے صحافی رہنماؤں کی پوری شفقت سے پذیرائی کی اور مجھے علامہ طاہر القادری کے برابر میں نشست فراہم کی گئی۔ خیال تھا کہ علامہ صاحب صحافت کے اسلامی اصولوں، خبر کی صداقت کی اہمیت یا معاشرے کے بگڑے اطوار، معاشرتی اور اخلاقی برائیوں پر بات کریں گے مگر یہاں تو معاملہ ہی دیگر تھا۔ طاہر القادری صاحب تو اپنے روحانی کمالات، آسمانوں تک اپنی پہنچ، شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ سے براہ راست مکالمے پر جو شروع ہوئے تو رکنے کا نام نہ لیا۔ خدا خدا کر کے علامہ صاحب نے سانس لیا تو میں نے عرض کیا کہ دریافت طلب دو امور ہیں۔ ایک جناب کا ذریعہ آمدنی؟ دوسرے جو لوگ آپ کے زیر کفالت ہیں، ان کے معاوضوں کا تعین۔ دوسرے دنیاداروں کی طرح یا ضرورتوں کے مطابق؟ ابھی علامہ طاہر القادری بات شروع نہ کر پائے تھے کہ شاندار مغربی لباس میں ملبوس ایک ادھیڑ عمر صاحب ہال میں داخل ہوئے۔ علامہ طاہر القادری کی قدم بوسی کی، محاورتاً نہیں حقیقت میں قدم چومے اور دونوں ہاتھ جوڑ کر ایک چیک پیش کیا۔ کتنی رقم کا؟ یہ پتہ نہ چل سکا۔ البتہ طاہر القادری کے استفسار پر کہ میاں کب آئے؟ آنے والے نے بتایا ''حضور پیرس سے آرہا ہوں۔ ہوائی اڈے سے سیدھا خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں۔ اب اجازت سے گھر جاؤں گا۔ اب یہ علیحدہ بات کہ پیرس سے کوئی فلائٹ براہ راست نہ بھی لاہور آتی تھی، نہ اب آتی ہے۔ جونہی چیک پیش کرنے والے صاحب علامہ صاحب کی اجازت سے رخصت ہوئے تو علامہ طاہر القادری اخبار نویسوں کی جانب متوجہ ہوئے ''لیجیے حضرت ذریعہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بنا دیا ہے'' دوسرے سوال کا جواب گول کرتے ہوئے طاہر القادری گویا ہوئے ''جناب یہ اللہ کا کارخانہ ہے۔ اپنے بندوں کو نوازنے کے ہزار ڈھنگ ہیں۔ میں ایک تانگے میں سفر کر رہا تھا غریب تانگے والے نے اپنی بعض مجبوریوں کا اظہار کیا۔ نقد رقم نہ تھی۔ میں نے اپنی جیکٹ اتار کر اسے دے دی۔ پھر یوں ہوا کہ اللہ کے ایک متمول بندے کو خبر ہوئی تو اس نے کوچوان سے وہ جیکٹ ایک کروڑ روپے میں خرید لی۔ علامہ طاہر القادری اس طرح کے کئی واقعات سناتے چلے گئے۔ ان کے لہجے کا اعتماد ان کے بدن بولی ان افسانوی واقعات کو حقیقت سمجھنے پر مجبور کر رہے تھے۔ میں بھی انسان ہوں۔ گمان ہوا اچھا موقع ہے۔ آزمانے میں کیا حرج ہے؟

اترن پہننے پر تو طبیعت آمادہ نہ ہوئی سو میں نے سو روپے کا نوٹ جیب سے نکال کر پیش کیا اور التجا کی اس پر دستخط فرما دیں ممکن ہے یہ حقیر سا نوٹ ایک کروڑ روپے دلوا جائے۔ علامہ طاہر القادری نے بلا جھجک قلم نکالا اور دستخط کر دیئے۔ ہوٹل پہنچے تو میں نے دوستوں سے کہا کہ اگر واقعی یہ سو روپے ایک کروڑ روپے میں بدل گئے تو زندگی کے باقی ایام آستانے پر

گزاروں گا۔ بصورت دیگر یہ رقم کسی ناجائز کام میں صرف کروں گا۔

پھر 2002ء کے انتخاب آ گئے۔ راولپنڈی کی گلیوں، سڑکوں، تجارتی مراکز پر جگہ جگہ ٹیلی ویژن سیٹ رکھ دیئے گئے۔ جن پر علامہ طاہر القادری کی جوش و جذبے سے بھری تقریریں ویڈیو کے ذریعے دکھائی سنائی جانے لگیں۔ جن میں نرم انقلاب کی نوید سنائی جاتی اور قائد انقلاب کے طور پر علامہ طاہر القادری ایسے ایسے دوراز کا دعویٰ کرتے سنائی دیتے جن کا اتنا بھی امکان نہ تھا جتنا انتہائی سرد موسم میں راولپنڈی میں برف باری کا ہوسکتا ہے کہ 62ء میں راولپنڈی والوں کو قدرت اپنا یہ کرشمہ دکھا چکی ہے۔ مگر میں نہ انقلاب کا منتظر تھا نہ مجھے علامہ طاہر القادری کی انتخابات میں کامیابی اور ناکامی سے کوئی دلچسپی تھی۔ میں تو علامہ طاہر القادری کے انتخابی دفاتر میں ان کے مریدوں کے دل ٹٹولتا پھرتا تھا۔ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو میرے شناسا اور تعلق والے تھے اور ایسے بھی جن کے نام سے بھی میں واقف نہ تھا۔ ہفتہ بھر اپنی کارکردگی سے خاصا مطمئن تھا کہ بات متفقہ لوگوں تک پہنچ گئی بس نتیجے کا انتظار تھا۔ میری کارکردگی خاصی کامیاب یوں تھی کہ دفتر میں فون آنے شروع ہوئے۔ بات پانچ ہزار سے شروع ہوئی۔ پچاس ہزار تک پہنچی مگر میرا ایک کروڑ کا مطالبہ برقرار رہا۔ دفتر کے ساتھیوں کا خیال تھا کہ پچاس ہزار بہت ہیں مگر میں تو کرامات کے ظہور کا منتظر تھا اور ہر روز گھر سے دفتر اور دفتر سے گھر پہنچ کر پورے اہتمام سے پرس ٹٹولتا کہ ایک کروڑ روپے مالیت کا سو روپے والا نوٹ محفوظ ہے۔ مگر کرامت کا ظہور ایک حادثہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جن لوگوں نے اسلام آباد کی جناح سپر مارکیٹ دیکھی ہے، وہ وہاں شام سے آدھی رات تک اس اژدھام سے واقف ہوں گے۔ اتفاق سے اسی ہنگام میں جناح سپر مارکیٹ جانے کی غلطی سرزد ہوئی۔ مختصری خریداری کے بعد ادائیگی کے لئے جیب تک ہاتھ پہنچا تو پرس سمیت جیب غائب تھی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کے لئے بہتر ہوا۔ علامہ طاہر القادری کی بہتری ہوئی یا خدا نے مجھے ان کے ایسے معتقد کی بددعاؤں سے بچایا جو ان کی شعبدہ بازی کا شکار ہو کر میرے سو روپے کے عوض غیر معمولی رقم ادا کرتا۔ بات یہاں ختم نہیں ہوئی۔ علامہ طاہر القادری کی زندگی کے کئی باب بے رقم ہیں۔ جن کی نقاب کشائی ہونی ضروری ہے مگر طوالت کے خوف سے باقی شرط زندگی۔ البتہ حیرت ہوتی ہے کہ حضرت عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ سے نسبی تعلق رکھنے والے جو حضرات پاکستان کا مقدر بنائے گئے، وہ یوسف رضا گیلانی، علی موسیٰ گیلانی، عبدالقادر گیلانی، ابن یوسف رضا گیلانی اور علامہ طاہر القادری ہی کیوں۔ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک۔ ایک اور بات کہ طاہر القادری کی خود ساختہ جلاوطنی کا کوئی جواز تھا نہ اب کینیڈا کے شہری کی پاکستان واپسی کی کوئی معقول وجہ ہے البتہ کہانیاں بہت ہیں۔

پروفیسر طاہر القادری کی موجودگی میں جلسہ موسیقی سے گونجتا رہا اور تالیاں بجتی رہیں

جلد ۱۵: شمارہ ۱۲۸ | پیر ۱۰ ربیع صفر المظفر ۱۴۳۴ھ ۲۴ دسمبر ۲۰۱۲ء | قیمت ۱۲ روپے

نظام میں اصلاحات — طاہر القادری نے الیکشن التوا کا ایجنڈا پیش کر دیا

لاہور میں جلسہ—موجودہ نظام کے تحت انتخابات غیر آئینی قرار—10 جنوری تک درست نہ کرنے پر اسلام آباد مارچ کی دھمکی

14 جنوری کو 40 لاکھ عوام کی پارلیمنٹ لگے گی—2 جماعتیں بھی مکالمہ نہیں کر سکتیں—سیاسی مارشل لا کیخلاف بھی لڑینگے—خطاب

میڈیا کوریج کے لئے 15 کروڑ بانٹنے کی بازگشت

3 گھنٹے طویل خطاب لائیو دکھایا گیا

صحافی برادری ساتھ دے تو سو فیصد کامیابی یقینی ہے—طاہر القادری کی قریبی ساتھیوں سے گفتگو

لاہور کی تاریخ کے مہنگے ترین جلسے کے لئے رقم کہاں سے آئی؟

طاہر القادری کو دوہری شہریت کی وجہ سے نااہل قرار دیا گیا ہے۔ —ذرائع

اتحاد مسلم لیگ ن نے منہاج القرآن کی قیادت سے معاملات طے کئے—پی پی—متحدہ کی افرادی قوت بھی کام آئی

خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی پرچم اٹھائے جلسے میں شریک تھی

سیاسی رہنما — طاہر القادری جمہوریت کا تسلسل تلپٹ کرنے آئے

انتخابات ملتوی کرنے کی سازش قبول نہیں کریں گے—شرجیل میمن—بتایا جائے جلسے کیلئے پیسہ کہاں سے آیا—پرویز رشید—لیاقت بلوچ و دیگر کی گفتگو

عالمی برادری اور غیر ملکی قوتوں کیلئے انگریزی میں خطاب

سادہ کپڑوں میں ملبوس اہلکار شرکا کی ویڈیو بناتے رہے—4 مقامات پر تلاشی

جلسہ موسیقی سے گونجتا رہا—طاہر القادری کی وضاحتیں—حلف بھی اٹھایا

تقریر کے دوران خطاب جاری رہا—اخراجات و سیاسی مقاصد کے حوالے سے قرآن کی قسمیں کھائیں

طاہر القادری بلٹ پروف باکس میں بیٹھے—حفاظت کیلئے 15 ہزار اہلکار تعینات تھے

مذہبی جماعتیں ساتھ نہیں—طاہر القادری کا دعویٰ جھوٹا ہے—دینی رہنما

غیر ملکی شہری کا پاکستان سے محبت کا دعویٰ حیران کن ہے—مفتی نعیم—شکیل قادری—ساجد نقوی

ماہرین قانون — طاہر القادری کینیڈین شہریت چھوڑ کر آئین کی بات کریں

یہ مرانہ سوچ ہے—یوسف لغاری—ایکشن ملتوی ہونا بدقسمتی ہوگی—رشید رضوی—ڈیڈلائن آئین کے مطابق نہیں—اطہر من اللہ و دیگر کی امت سے گفتگو

پروفیسر طاہر القادری کے خلاف توہین رسالت اور ملک میں امریکی فساد پھیلانے کی امریکی سازش سے متعلق متفرق درخواست کی سماعت ہوئی

جلد 15 شمارہ 118 بدھ 19 صفر المظفر 1434ھ 2 جنوری 2013ء فون 35800051-8 فیکس 35800050,66 صفحات 16 قیمت 10 روپے

الیکشن کمیشن طاہر القادری اور متحدہ پر پابندی لگائے، درخواست گزار

طاہر القادری نے توہین رسالت کی ہے، دینی مسائل چھیڑ کے لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جسٹس مشیر عالم اور جسٹس محمد علی مظہر پر مشتمل بینچ نے ارکان پارلیمنٹ کے حلف نامے سے متعلق وزارت قانون کے تاثرات آنے کے بعد سماعت 11 جنوری تک ملتوی کر دی، 11 جنوری پہلے ہی درخواست گزار حاجی گل کی آئینی درخواست کی سماعت کیلئے متعین ہے منگل کو ڈاکٹر طاہر القادری اور متحدہ قومی موومنٹ کے ارکان قومی و صوبائی اسمبلی کیخلاف توہین رسالت اور ملک میں امریکی فساد پھیلانے کی امریکی سازش سے متعلق متفرق درخواست کی سماعت ہوئی، درخواست گزار نے کہا کہ دونوں پارٹیاں الیکشن کمیشن کے پاس رجسٹر ہیں ان کے رہنماؤں نے ایسے الفاظ ادا کیے جو کہ توہین رسالت کے مترادف ہیں لیکن الیکشن کمیشن نے آئین پاکستان کے تحت ان کیخلاف کوئی کارروائی نہیں کی جو ہر مسلمان کیلئے لمحہ فکریہ ہے، دلائل سننے کے بعد معزز عدالت نے ڈپٹی اٹارنی جنرل کو 11 جنوری 2013 کیلئے نوٹس جاری کرنے کے احکام دیے۔ واضح رہے کہ دیگر فریقین کو 11 جنوری کیلئے پہلے ہی نوٹس جاری کیے جا چکے ہیں، ڈپٹی اٹارنی جنرل اشفاق تگڑ نے موقف اختیار کیا کہ آئین پاکستان میں درج ارکان پارلیمنٹ کا حلف اور الیکشن کمیشن کے فارم پر درج حلف نامہ غیر اسلامی نہیں اور اگر درخواست گزار مزید تشریح چاہتا ہے تو آئین کے آرٹیکل 203D کے تحت وفاقی شرعی عدالت اس معاملے کیلئے مناسب فورم ہے۔ طاہر القادری نے تمام مذاہب کے لوگوں کو السلام علیکم کہہ کر مخاطب کیا جو کہ غیر شرعی فعل ہے اور آئین کے آرٹیکل 5، 2A اور 62 کی خلاف ورزی ہے، عدالت مندرجہ بالا خطاب کی الیکٹرونک میڈیا سے ریکارڈنگ منگوائے، جلسے میں متحدہ قومی موومنٹ کے صوبائی اور قومی اسمبلی کے تقریباً 50 ارکان شریک تھے چونکہ انھوں نے مندرجہ بالا خطاب پر کوئی اعتراض نہیں کیا لہٰذا یہ بھی ان کے اس فعل میں برابر کے شریک ہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری جس گاڑی پر جلسے سے خطاب کے لئے مینار پاکستان پہنچے تھے اس گاڑی کی نمبر پلیٹ بھی جعلی نکلی

شمارہ نمبر 42	جمعرات 13 صفر 1434ھ 27 دسمبر 2012ء	جلد نمبر 2
صفحات 16 قیمت 10 روپے	فون نمبر 021-111-177-777 فیکس نمبر 021-35114030	رجسٹرڈ نمبر 357

علامہ طاہر القادری کی گاڑی پر لگی نمبر پلیٹ جعلی نکلی

لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) تحریک منہاج القرآن کے سربراہ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری اتوار کو جس گاڑی پر جلسے سے خطاب کیلیے مینار پاکستان پہنچے تھے، اس کی نمبر پلیٹ جعلی نکلی۔ دنیا نیوز کے مطابق طاہر القادری نے LEJ-101 نمبر پلیٹ کی گاڑی پر سفر کیا تھا، جبکہ اسی نمبر پلیٹ کی گاڑی پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی کے پاس بھی ہے۔ دنیا نیوز کے (باقی صفحہ 5 نمبر 11)

بقیہ نمبر 11 جعلی نمبر پلیٹ

مطابق طاہر القادری کی مذکورہ گاڑی کے حوالے سے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے رابطہ کیا گیا تو وہاں اس حوالے سے کوئی ریکارڈ موجود نہیں تھا۔

طاہر القادری کا کہنا ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کا دیگر ممالک میں جا کر مسلح جہاد جائز نہیں، جہاد کشمیر میں پاکستانیوں کی شرکت کی اسلام اجازت نہیں دیتا

اسلام جہاد کشمیر میں شرکت کی اجازت نہیں دیتا، طاہر القادری

کردار کشی سے پہلے پتہ ہوتا آئندہ ہوگا، جیو کے پروگرام جرگہ میں سلیم صافی سے گفتگو

کراچی (جنگ نیوز) تحریک منہاج القرآن کے سربراہ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ 14 جنوری کی ...

طاہر القادری

... مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے طاہر القادری کا کہنا تھا کہ پاکستانی مسلمانوں کا دیگر ممالک میں جا کر مسلح جہاد جائز نہیں، جہاد کشمیر میں پاکستانیوں کی شرکت کی اسلام اجازت نہیں ...

جہاد کشمیر پر طاہر القادری کا موقف حیران کن اور اکابرین اہلسنت کی تعلیمات کے خلاف ہے

کشمیر پر شہداء کے خون سے غداری برداشت نہیں کریں گے، اویس نورانی

وطن کا دفاع جہاد، طاہر القادری کا جہاد کشمیر کے حوالے سے موقف حیران کن ہے

کراچی (پ ر) جمعیت علمائے پاکستان کے سینئر نائب صدر، مرکزی جماعت اہلسنت کے نگران شاہ اویس نورانی نے کہا ہے کہ دسمبر 1947ء میں علماء، مشائخ اہلسنت شیخ القرآن علامہ سید ابوالحسنات قادری، مجاہد ملت علامہ عبدالحامد بدایونی، شیخ القرآن علامہ مفتی صاحبداد خان کے دستخطوں سے یہ فتویٰ جاری ہوا کہ ''کشمیر میں جہاد جائز ہے، کشمیر میں بیاسی فیصد مسلمان بستے ہیں جو اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اپنے وطن کا دفاع کرنا اور اس کو غیر ملکی فوجوں سے آزاد کروانا جہاد ہے۔'' طاہر القادری یہ بھول گئے کہ ان کے استاد محترم علامہ سید احمد سعید کاظمی، جسٹس پیر کرم شاہ الازہری کے والد پیر محمد شاہ، پیر فضل شاہ یہ سب اکابر مجاہد کی اعانت کرتے رہے اور اپنے مریدین کو کشمیر میں جہاد کے لیے بھیجتے رہے آج ڈاکٹر طاہر القادری کا جہاد کشمیر کے حوالے سے موقف حیران کن ہے۔ لاکھوں شہداء کے خون سے غداری کسی بھی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔

طاہر القادری نے حلف اٹھایا کہ میں عزت مآب ملکہ الزبتھ دوم، ملکہ کینیڈا، ان کے ورثاء اور جانشینوں کا وفادار رہوں گا اور مکمل وفاداری کروں گا

تکنیکی معاملات میں الجھے بغیر میرٹ پر پٹیشن سنی جائے، اٹارنی جنرل کی طاہر القادری کی پٹیشن داخل کرنے کے حق کی حمایت، الیکشن کمیشن کی تشکیل نو سے متعلق درخواست کی سماعت آج تک ملتوی

سوال وہ ہے جو ہم پوچھیں گے
جسٹس عظمت کا اظہار برہمی
طاہر القادری کو سپریم کورٹ
میں دوسری خفت کا سامنا

پروفیسر طاہر القادری نے کینیڈا کی شہریت چھوڑنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں کینیڈا کی شہرت چھوڑ دوں گا تو اُمّت مسلمہ کی رہنمائی کون کرے گا؟

روزنامہ آغاز کراچی

بانی محمد عمر فاروقی

چیف ایڈیٹر محمد انور فاروقی

قیمت 6 روپے

جلد 51 جمعہ 15 فروری 2013ء 4 ربیع الثانی 1434ھ شمارہ: 40

طاہر القادری کا کینیڈا کی شہریت چھوڑنے سے انکار

ملک بھر میں انقلاب مارچ شروع کرنے اور دوبارہ سپریم کورٹ سے بھی رجوع نہ کرنے کا فیصلہ

ایک یا دو ہزار طاہر القادری آجائیں تو سارے معاملات ٹھیک ہوجائیں گے، پریس کانفرنس

لاہور (نیوز ڈیسک) تحریک منہاج القرآن کے سربراہ ڈاکٹر طاہر القادری نے آج سے ملک بھر میں انقلاب مارچ کا سلسلہ شروع کرنے اور الیکشن کمیشن کی تحلیل کے معاملے پر دوبارہ سپریم کورٹ سے رجوع نہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدلیہ کا بطور ادارہ احترام کرتا ہوں اور اس کے خلاف تحریک چلانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ قوم کو بتانا چاہتا

بقیہ نمبر 7 صفحہ آخر پر

7

ہوں کہ اگر اسی نظام کے تحت انتخابات ہوئے تو اللہ نہ کرے پاکستان کے وجود کو خطرات لاحق ہوجائیں گے۔ کاش اس ملک میں ایک یا دو ہزار طاہر القادری آجائیں تو سارے معاملات ٹھیک ہوجائیں گے۔ روز روز لانگ مارچ نہیں ہوتے' کسی کے کہنے پر جذبات میں آ کر کینیڈا کی شہریت ترک کر کے خود کو ایک کمرے میں بند نہیں کرسکتا۔ اگر کینیڈا کی شہریت چھوڑ دوں تو امت مسلمہ کی رہنمائی کون کرے گا۔ سپریم کورٹ نے بغیر سماعت کے فیصلہ سنایا جس کا مجھے افسوس ہے۔ جمعرات کو ماڈل ٹاؤن میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا کہ اگر میں کینیڈا کی شہریت چھوڑ دوں تو امت مسلمہ کی رہنمائی کون کرے گا۔

☆ علماء ہمیشہ اپنے آپ کو دین کا خادم کہتے ہیں مگر پروفیسر صاحب اپنے ہی منہ سے اپنے آپ کو اُمّت مسلمہ کا رہنما کہہ رہے ہیں

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کے متعلق اکابر علمائے اہلسنت کے تاثرات

1۔ پروفیسر طاہر القادری کے استاد علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں عورت کی نصف دیت پر اجماعِ اُمّت کی خلاف ورزی کرنے پر پروفیسر کے متعلق رقم طراز ہیں کہ عورت کی نصف دیت پر صحابہ کرام علیہم الرضوان وتابعین عظام کا اجماعی سکوتی ہے۔ ائمہ اربعہ اوران کے سب متبعین بلکہ تمام محدثین عورت کی نصف دیت پر متفق ہیں۔ان کا انکار بہت بڑی جسارت، سواد اعظم سے خروج بلکہ صراط مستقیم سے انحراف ہوگا۔صحابہ کے اجماع سکوتی کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے(کتاب اسلام میں عورت کی دیت،ص 48,45,37)

2۔ پروفیسر طاہر القادری کے استاد علامہ عبدالرشید جھنگوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔عورت کی دیت نصف ہونے پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہے۔آج اس طے شدہ مسئلہ کو چھیڑ کر ملت میں انتشار وافتراق کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔دور حاضر کے کسی عالم کی تحقیق کو مجتہدین علی الاطلاق کی تحقیق کے مقابل لانا،ان کے تبحر علمی کے انکار کے مترادف ہے۔

3۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ پروفیسر طاہر القادری اجماع اُمّت کا انکاری ہے۔ ایسے شخص پر واجب ہے کہ توبہ کرے۔

4۔ علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمہ کی کتاب ''دیۃ المراۃ'' میں ہے کہ آج کل کے کچھ لوگوں نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے ''مفسر قرآن'' کا لبادہ اوڑھ کر چودہ سو سالہ متفقہ مسائل جن پر صرف ائمہ اربعہ ہی کا نہیں بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے، کا انکار کر کے اُمّت مسلمہ میں انتشار پھیلا دیا۔

5۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کی مطبوعات کے اقتباسات سے تعجب ہوا کہ وہ صلح کلیت پر مبنی کس فرقے کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔وہ خود دروازۂ اجتہاد کو اتنا وسیع کر رہے ہیں کہ کسی بھی امام سے اختلاف کیا جاسکتا ہے تو پھر ان سے اختلاف کیوں نہیں کیا جاسکتا؟

6۔ مفتی غلام سرور قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ افسوس کہ طاہر القادری اپنے جاہلانہ اجتہاد سے قرآن وحدیث اور اجماع اُمّت میں تبدیلیاں کر کے اسلام کے مخالفوں کو خوش کر رہا ہے۔ایسے شخص کی تقریریں سننا اوراس کے حلقہ میں جانا بھی شریعت کی رو سے منع ہے۔

7۔ علامہ فیض احمد اویسی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اہل حق نے پروفیسر طاہر القادری کی شرارتوں سے عوام

اہلسنت کو آگاہ کردیا ہے۔ بہرحال پروفیسر ایک میٹھا زہر ہے جو اہلسنت کو بالخصوص مضر ہو رہا ہے۔

8۔ مفتی منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود پروفیسر طاہر القادری کی تقریریں سنیں اور کتابیں پڑھی ہیں جس سے مسلک اہلسنت کی نفی ہوتی ہے۔ دیت کے مسئلہ میں بھی طاہر القادری غلطی پر ہیں اور ائمہ کرام سے انحراف ضلالت ہے۔

9۔ حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کے کئی کام شریعت کے خلاف ہیں، لہذا وہ توبہ کرے۔

10۔ حضرت علامہ مولانا محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کی باتوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ وہ آئندہ کیا گل کھلائیں گے۔

11۔ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے ایک فتنے کو جنم دیا ہے۔

12۔ حضرت علامہ مولانا ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بدمذہبوں کی حمایت کرنے والا کبھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمہ سے محبت رکھنے والا نہیں ہوسکتا۔ جبکہ طاہر القادری صلح کلیت کا قائل ہے۔

13۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان الازہری صاحب فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری ''حسام الحرمین'' (جس میں اعلیٰ حضرت نے اکابرِ دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے) کو موجودہ دور میں قابل قبول نہیں مانتا لہذا ایسا شخص کبھی سنی صحیح العقیدہ نہیں ہوسکتا۔

14۔ بریلی شریف کے مفتی محمد اعظم صاحب فرماتے ہیں۔ طاہر القادری گمراہ ہے لہذا عوام اہلسنت اس کی تقریر سننے سے اجتناب کریں۔

15۔ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری الجیلانی صاحب فرماتے ہیں کہ طاہر القادری موجودہ دور کا فتنہ ہے۔ وہ نہایت ہی چرب زبان آدمی ہے۔ بولتا ہے تو بولتا ہی چلا جاتا ہے، پھر نہیں سوچتا کہ اس کے منہ کیا نکل چکا ہے۔ ایسے گمراہ شخص کو سننے اور اس کی کتابوں کو پڑھنے سے عوام اہلسنت کو بچنا چاہئے۔

16۔ امیرِ دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب فرماتے ہیں کہ طاہر القادری نے فرقہ پرستی کا خاتمہ کرتے کرتے ایک اور فرقہ صلح کلیت کو جنم دے کر اس کی سرپرستی کی ہے۔

17۔ حضرت علامہ مولانا محمد شریف ملتانی صاحب فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کی تقاریر و تحریر میں مسلک اہلسنت کے

فیصلوں سے انحراف کی بُو آتی ہے اور ان کی گفتگو سے تکبر ٹپکتا ہے۔

18۔علامہ عبدالرشید صاحب (مدرسہ غوثیہ والے) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری توبہ کرے، وہ صحیح العقیدہ سنی نہیں۔

19۔حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کا مسلک، مسلکِ اہلسنت سے مختلف ہے۔

20۔حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب فیصل آباد والے فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری گونا گوں صفات کے حامل ہیں۔پچھلے چند سالوں سے انہوں نے زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔

21۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسن علی میلسی صاحب فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری نے اپنا الگ سے ایک فرقہ بنایا ہے۔اس کی گفتگو مسلکِ اعلیٰ حضرت سے متصادم ہے لہٰذا ایسا شخص حق پر نہیں ہوسکتا۔

22۔حضرت مولانا سید حامد سعید کاظمی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے اکابرین طاہر القادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں۔اس لئے ہم پر ان کی کسی سیاسی وغیر سیاسی قلابازی کا کچھ اثر نہیں۔

23۔ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد رضوی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت (باسنی ناگور ہندوستان) فرماتے ہیں۔مفسرین کرام کے نزدیک یہود ونصاریٰ کافر ہیں مگر آج ایک نام کا طاہر القادری پیدا ہوا ہے جو اصل میں طاہر پادری ہے۔اپنے کردار وعمل سے وہ ان کی دوستی کا دم بھرتا ہے۔ان کو مومنوں کا بھائی قرار دیتا ہے۔ان سے یارانہ گلے ملتا ہے۔خود تو کافروں کا وفادار، مسلمانوں کا غدار بن گیا مگر اپنی چرب زبانی، فریب کاری، بازی گری سے بھولی بھالی عوام کو گمراہ، بے دین بنانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔خدارا آج اس رنگروٹ کو پہچاننے اور اس سے دور رہنے کی اور دوسروں کو دور رکھنے کی ضرورت ہے۔

24۔حضرت علامہ مولانا محمد نصیر احمد رضوی قادری (جامع مسجد، باسنی، ناگور، راج، ہندوستان) فرماتے ہیں کہ ہر دور میں طاہر پادری جیسے لوگ پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے، جنہوں نے اپنی صلاحیت وقابلیت پر اعتماد کر کے ایسی ٹھوکریں کھائی ہیں کہ جو تاریخ کے باب میں سیاہ داغ ہیں۔کیا زمخشری نہیں پیدا ہوا تھا؟ عبدالقادر جرجانی، ابن تیمیہ، اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی جیسے لوگ دنیا میں نہیں ہوئے؟ جنہوں نے اپنے علم اور اپنی عربی دانی سے لوگوں کو مرعوب کر دیا مگر جب ان کے چہرے سے علمائے حق نے نقاب کشائی فرمائی تو ان کی گمراہی کا پردہ چاک ہوگیا اور ان کی ساری قابلیت دھری کی دھری رہ گئی اور ان کی گمراہیت کا مشن خاک میں مل گیا۔

25۔حضرت علامہ مولانا مفتی شمشاد حسین رضوی بدایوں (صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم گھنٹہ گھر بدایوں، یوپی

ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہرالقادری کس قدر خطرناک ہیں؟ ان کا بول کتنا بڑا بول ہے؟ ان کی سوچ کتنی بری سوچ ہے؟ اس بات کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو فکری رویہ سے کام لیتا ہے اور جو گہرائی میں ڈوب کر سوچنے کا عادی ہوتا ہے۔ طاہر القادری فکری کج روی اور غیر معتدل نظریات کا دوسرا نام ہے۔

26۔ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی فرماتے ہیں کہ طاہرالقادری کی گمراہیت پر جامع اشرف کا پورا فتویٰ ہے، مفتی نظام الدین صاحب مدرسہ اشرفیہ ہندوستان کی رائے سامنے آ گئی ہے۔ مفتی اختر رضا خان صاحب کا پورا فتویٰ ہے، محدث کبیر مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی کی پوری تحریر ہے اور پاکستان کے علماء کی تحریریں ہیں۔ اب اتنا کچھ کر لینے کے بعد ہم لوگوں کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ ہم کچھ لکھیں۔ صرف مان لینے کی بات ہے۔

27۔ حضرت علامہ سید محمد اشرف الجیلانی (خطیب وامام باؤلا مسجد، ممبئی ہندوستان) فرماتے ہیں۔ پروفیسر طاہرالقادری کا اصلی رنگ وروپ بہت دنوں تک پردۂ خفا میں رہا اور لوگ اس کو دین کا مبلغ اور مسلمانوں کا خیرخواہ سمجھتے رہے۔ اب دھیرے دھیرے اس کے چہرے سے نقاب اٹھتا جا رہا ہے اور اس کا حقیقی چہرہ کھلی کتاب کی طرح سے نگاہوں کے سامنے آ رہا ہے اور اس کی بدعقیدگی ظاہر ہوتی جا رہی ہے۔

28۔ حضرت علامہ مولانا سید کوثر ربانی (نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیت العلماء جبل پور، ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہرالقادری اُمت مسلمہ کو عقیدت اور محبت کا پرفریب سبز باغ دکھا کر ایمان وعقیدہ کا گراں قدر سرمایہ لوٹ لینا اور برباد کرنا چاہتے ہیں۔

29۔ حضرت علامہ مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب (بانی ومہتمم الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم محمدیہ، ناگپور ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہرالقادری کا منہاجی فتنہ اور اس کے زہریلے اثرات ہر طرف لوگوں پر اثرانداز ہو رہے ہیں۔ صلح کلیت کی خطرناک وبا متعدی مرض کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔ اہلسنت اور ان علمائے اہلسنت کے فتاویٰ پر عمل لازم ہے اور اس کے منہاجی تحریک سے اپنے آپ کو الگ کر لینا واجب ہے۔

30۔ حضرت علامہ مولانا مفتی شفیق احمد شریفی (قاضی: شہر الٰہ آباد وشیخ الحدیث وپرنسپل دارالعلوم غریب نواز وبانی جامعہ دارالسلام وافضل المدارس الٰہ آباد ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہرالقادری کی کتابیں ایک طرف تو معمولات ومراسم اہلسنت کی تائید وتوثیق کرتی ہیں اور وعظ وخطاب بھی اس کی موید ہیں مگر دوسری جانب وہ فرقہ باطلہ سے اتحاد واتفاق کا درس دے کر مسلمانانِ عالم کو صلح کلیت کے دلدل میں پھانس کر ان کی عاقبت برباد کرنے کی مہم بھی چلا رہا ہے۔ ایسے شخص سے مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

31۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمود اختر رضوی (خادم دارالافتاء رضوی امجدی ممبئی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری اس وقت کے یہود و نصاریٰ کو ایمان والا بتا کر قرآن حکیم کو جھٹلا رہا ہے۔

32۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشرف رضا قادری فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری صلح کلیت کا داعی و مبلغ ہے۔

33۔ حضرت علامہ مولانا مفتی معراج القادری صاحب (مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کے پروگرام دیکھنے، سننے اور اس کی کتابوں کے مطالعہ سے عوام اہلسنت کو ضرور روکا جائے۔

34 محدث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی صاحب (وارد حال باسنی، ناگپور شریف ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری جو عرصہ سے گمراہ گری میں مصروف ہے، سنیوں پر لازم ہے کہ طاہر القادری سے بچیں اور اس کے حامی مولویوں کا بھی بائیکاٹ کریں اور اسی میں اپنے دین و ایمان کی سلامتی ہے۔

35۔ حضرت علامہ مولانا مفتی شبیر حسن رضوی صاحب (مفتی الجامعۃ الاسلامیہ، قصبہ روناہی، فیض آباد یوپی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کے اقوال سواد اعظم اہلسنت و جماعت سے خارج ہونے پر روشن دلیل ہیں۔

36۔ مفتی قدرت اللہ رضوی صاحب (شیخ الحدیث دارالعلوم اہلسنت تنویر الاسلام امرڈوبھا یوپی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری بدمذہبوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو صحیح قرار دیتا ہے۔ عقیدے کے اختلاف کو فروعی اختلافات کہہ کر مسلمانوں کو زبردست دھوکہ دیا ہے۔

37۔ علامہ محمد احمد مصباحی صاحب، مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب اور علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب (ہندوستان) متفقہ طور پر فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کبھی شہد میں زہر ملا دیتا ہے اور کبھی کبھی مٹھائیوں کے ساتھ زہر بھی کھلا دیتا ہے۔ ایسے آدمی سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

38۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حبیب اللہ خان مصباحی صاحب (دارالافتاء فضل رحمانیہ پچپڑوا رامپور، ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری حقیقت پر پردہ ڈالتے ہوئے سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور بغیر کسی جھجک کے برملا کہہ رہے ہیں کہ سب فرقے ایک ہیں۔ ان کے درمیان کوئی فرق نہیں، صرف تعبیری اختلاف ہے۔

39۔ حضرت علامہ مولانا محمد نصیر احمد رضوی قادری صاحب (جامع مسجد باسنی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری فروری 2012ء کو ہندوستان کے دورے پر آئے، اور کئی ایک بڑے شہروں میں اپنے پروگرامات بھی کرتے رہے۔ حیدرآباد دکن ہندوستان کے دورے میں محدث کبیر مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی کی سرپرستی میں مفتی اختر حسین صاحب اور دیگر علماء نے مندرجہ ذیل 9 سوالات ان کے پاس بھیجے کہ علماء کا ایک وفد حیدرآباد دکن آ رہا ہے۔ آپ ان کے روبرو ان سوالات کے

جوابات اثبات یا نفی میں تحریر کردیں تا کہ آپ کا موقف واضح ہوجائے اور انتشار کا ماحول ختم ہوجائے، چاہئے تو یہ تھا کہ ان علماء کے سامنے اپنا موقف واضح کر کے انتشار کو ختم کرتے، مگر یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ جوابات دینے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں نہ کسی سوال کا جواب دوں گا اور نہ ہی کسی سے ملوں گا۔

40۔ حضرت علامہ مولانا عبدالسلام رضوی صاحب (مدرس جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کے اقوال وافعال کی روشنی میں اس شخص کی گمراہی و بے دینی میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ جاتا۔ خبردار پروفیسر ایک فتنہ ہے۔

41۔ حضرت علامہ حافظ محمد اکبر حسین رضوی مع تصدیقات علمائے بانسی (ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کے خیالات فاسدہ ان کے گمراہ ہونے کی بین دلیل ہے۔

محترم حضرات! پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری اب تک اپنی بات پر قائم ہے، نہ اس نے اب تک اپنے کسی بیان سے رجوع کیا ہے اور نہ ہی کسی تحریر و انٹرویو سے رجوع کیا ہے۔ وہ اپنے پرانے موقف پر قائم ہے۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ طاہر القادری اب اپنے پرانے موقف پر نہیں تو وہ تحریری و تقریری رجوع نامہ پیش کرے۔

علمائے اہلسنت طاہر القادری کو اب تک دعوتِ رجوع دے رہے ہیں بلکہ علمائے اہلسنت ہند (انڈیا) نے تو ملاقات کا پیغام بھی بھیجا تو جواباً پروفیسر طاہر القادری نے ملنے سے انکار کردیا۔

ہماری پروفیسر طاہر القادری سے کوئی ذاتی دشمنی یا عناد نہیں بلکہ ہمارا مقصد اس کے باطل نظریات کو امّت مسلمہ پر واضح کر کے اس کے فتنے سے مسلمانوں کو بچانا ہے۔

حرف آخر

ان تاثرات کو پڑھ کر عوام اہلسنت خود فیصلہ کریں کہ کیا طاہر القادری جیسے گمراہ آدمی کی تقاریر سننا، اس کی کتابوں کا مطالعہ کرنا اور منہاج القرآن کے زیر اہتمام پروگراموں میں جانا درست ہے؟ کیا اجماعِ اُمّت کا انکار کرنے والا سنی ہوسکتا ہے؟ کیا حسام الحرمین کو موجودہ دور میں قبول نہ کرنے والا سنی ہوسکتا ہے؟ کیا سارے بدمذہبوں سے اتحاد کی بات کرنے والا سنی ہوسکتا ہے؟

طاہر القادری کے خلاف لکھی گئی علمائے اہلسنت کی کتب

کتاب کا نام	مصنف
1۔اسلام میں عورت کی دیت	علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ
2۔دیت المرأة	علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمہ
3۔عورت کی دیت	علامہ محمد عبداللہ قصوری علیہ الرحمہ
4۔فتنہ طاہری کی حقیقت	مفتی محبوب رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ
5۔الفتنة الجدیده	مولانا محمد بشیر القادری
6۔پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ	مفتی غلام سرور قادری علیہ الرحمہ
7۔تہتر فرقے اور طاہر القادری	
8۔جواب الجواب	مفتی تقدس علی خان علیہ الرحمہ
9۔خطرہ کی گھنٹی	مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب
10۔متنازعہ شخصیت	محمد نواز کھرل
11۔طاہر القادری کی حقیقت	علامہ مفتی ولی محمد رضوی صاحب
12۔یہ سب کیا ہے؟	

Regd. # SC-1177

گوہر شاہی کے عقائد و نظریات

تالیف

مولانا محمد طفیل رضوی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

گوہر شاہی کے

عقائد و نظریات

مولانا محمد طفیل رضوی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، ضلع جنوبی، کراچی، فون:32439799

نام کتاب : گوہر شاہی کے عقائد ونظریات

تصنیف : مولانا محمد طفیل رضوی

سن اشاعت : جمادی الاُولی 1434ھ-اپریل 2012ء

سلسلہ اشاعت نمبر : 228

تعداد اشاعت : 3300

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اس سرزمین پر اسلام کا آفتاب طلوع ہونے سے لے کر آج تک بے شمار فتنے پیدا ہوئے، اسلام اور نبی اسلام کے خلاف اُٹھنے والے یہ فتنے جب بھی اٹھے تو اسلام کا درد رکھنے والے علماء اور دانشوروں نے اپنے طور پر اُن کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے اسلام کا دفاع کیا، فتنے برپا کرنے والے تو اپنے انجام کو پہنچے مگر اُن دشمنان اسلام کے افکار اور ان کی تعلیمات کی ایک عرصے تک اُن کے کارندوں کے ذریعے اشاعت ہوتی رہی، بعض تو اس طرح ختم ہو گئے کہ اب اُن کو اور اُن کی تعلیمات کو جاننے والا کوئی نہیں اور بعض کا ذکر صرف کتب میں ملتا ہے اور بعض کی آج بھی ایک منظم طریقے سے اشاعت جاری ہے، ان ہی میں سے ایک ''ریاض احمد گوہر شاہی'' ہے، جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنی زندگی میں اس نے کبھی کوئی دعویٰ کیا تو کبھی کوئی، آخر کار اپنے انجام کو پہنچا اور اس کی قائم کردہ تنظیم ''انجمن سرفروشانِ اسلام'' آج بھی باقی ہے، اس کے افکار کی اشاعت اب بھی ہو رہی ہے۔ جب یہ زندہ تھا تب بھی علماء حقہ نے اس کا بھرپور ردّ کیا اور عوام المسلمین کو گمراہی سے بچانے کی بھرپور سعی کی اور ہمارے ادارے ''جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)'' نے اس وقت بھی اس کے باطل نظریات کے خلاف علماء اہلسنّت کے تحریر کردہ فتاویٰ کا ایک مجموعہ شائع کیا تھا۔ اور اب بھی جب وہ اس دنیا میں نہیں لیکن اس کی تعلیمات کو پھیلا کر عوام المسلمین کو گمراہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے تو ہمارے علماء، دانشور حضرات خاموش نہیں بیٹھے، اسی سلسلہ میں مولانا محمد طفیل رضوی صاحب نے اس گمراہی کے طوفان کو روکنے کی ایسے انداز میں سعی کی ہے کہ وہ لوگ جو اب بھی اُس بے دین، باطل پرست، گمراہ کی بے دینی، باطل پرستی اور گمراہی کا یقین نہیں کرتے اُن کے لئے اُس کی اصل عبارات کا عکس پیش کیا تا کہ انہیں اپنے متاع عزیز ایمان کی حفاظت کی فکر ہو اور اِس گمراہ گروہ کے فریب سے بچ سکیں۔

لہٰذا جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) اسے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے ۲۲۸ ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ دعا ہے رب ذوالجلال اس تحریر کو نافع ہر خاص و عام بنائے اور پروردگار اس سلسلہ کو مزید ترقی عطا کرے۔

محمد عطاء اللہ نعیمی غفرلہ

(خادم دار الحدیث ودار الافتاء جامعۃ النور)

فرقۂ گوہر شاہیہ کے عقائد

فتنہ گوہر یہ بہت خطرناک فتنہ ہے۔ اس فتنے کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گوہر شاہی نے اس فتنے کا آغاز اپنی "انجمن سرفروشانِ اسلام" کے نام سے کیا۔ "فتنہ گوہریہ" دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش دستہ ہے جو عشق و عرفان کی متاعِ عزیز پر شب خون مارنے اُٹھا ہے۔ ان کے مصنوعی تصوف اور بناوٹی روحانیت کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔

اس فرقے کا طریقۂ واردات اس لحاظ سے بہت پُر اسرار اور خطرناک ہے کہ نہ صرف اہلسنّت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کی اتباع اور عقیدت کا بھی دم بھرتے ہیں۔ "فتنہ گوہریہ" کے پیرو اہلسنّت کو بدنام کرنے اور نوجوانوں کو راہ حق سے بہکانے کے لئے اہلسنّت کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

گوہر شاہی نے اپنی گمراہی ان کتابوں میں تحریر کی ہیں جن کے نام "روحانی سفر" روشناس، مینارہ نور، نمازِ حقیقت اور اقسام بیعت، تحفۃ المجالس، تریاقِ قلب اور دینِ الٰہی وغیرہ ہیں۔ اب آپ کے سامنے ان کتب کی عبارات ثبوت کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

گوہر شاہی کی عقائد و نظریات اسی کی کتابوں سے

1۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 4 پر لکھتا ہے۔ "اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدّین صاحب سے بیعت ہوا۔ انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی، میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے" (معاذ اللہ)

2۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 7 پر لکھتا ہے کہ "اس دن کے بعد یعنی بیس سال کی عمر سے بتیس سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا، نماز وغیرہ سب ختم ہوگئی،

جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی" (معاذ اللہ)

3- گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 8 پر لکھتا ہے کہ "سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا" (معاذ اللہ)

4- گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 21 پر لکھتا ہے کہ "رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے، گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زیر و زبر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی، یہی رسول اللہؐ ہیں" (معاذ اللہ)

(نوٹ: لفظ محمد اور رسول اللہ پر "ؐ" گوہر شاہی کی کتاب میں موجود ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اسی طرح لکھا ورنہ درود کو مختصر "ؐ" لکھنا نا جائز ہے)

5- گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 22 پر لکھتا ہے کہ "جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا، جو مصنوعی یا رسول اللہ بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی مرشد تھا اور اس وقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچا لیا، وہی تیرا مرشد تھا" (معاذ اللہ)

6- گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 24 پر لکھتا ہے کہ درد اور بدگمانی کی وجہ سے آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی، سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا"

7- گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 27 پر لکھتا ہے کہ "جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں، جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا" (معاذ اللہ)

8- گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 32 پر لکھتا ہے کہ "(مستانی) میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا، دوسری میں خود پھنسا، چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا"

9- گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 35 پر لکھتا ہے کہ "سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے، خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا"

10- گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 36 پر لکھتا ہے کہ کچھ بزرگوں کے

حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے"۔ (معاذاللہ)

11۔ گوہرشاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 38 پر لکھتا ہے "(مستانی نے) جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا، پھر گلے سے لگالیا"

12۔ گوہرشاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 49 پر لکھتا ہے کہ "چرس پینے والے کے متعلق مجھے الہام ہوا کہ یہ شخص ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے"۔ (معاذاللہ)

13۔ گوہرشاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 50 پر لکھتا ہے "یہ نشہ اس کی عبادت ہے"۔

14۔ گوہرشاہی اپنی کتاب "روشناس" کے صفحہ نمبر 3 پر علم کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے ""ظاہری علم کی انتہا بحث ومباحثہ اور مناظرہ ہے، جو مقامِ شر بھی ہوسکتا ہے، کیونکہ بہتر فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں"۔

15۔ گوہرشاہی اپنی کتاب "روشناس" کے صفحہ نمبر 4 پر پیر ہونے کی عجیب وغریب شرط قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "اگر کوئی مرشد سات دن سے زیادہ ٹال مٹول سے کام لے تو بہتر ہے کہ اس سے جُدا ہو جائے، اپنی عمر عزیز برباد نہ کرے"۔

16۔ گوہرشاہی اپنی کتاب "روشناس" کے صفحہ نمبر 11 پر لکھتا ہے کہ "ایک دن، اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر اور وہ اللہ پر عاشق ہوگئی"۔ (معاذاللہ)

17۔ گوہرشاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 11 پر لکھتا ہے کہ "آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے"۔ (معاذاللہ)

18۔ گوہرشاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 14 پر لکھتا ہے کہ "مرزا غلام احمد قادیانی بیشک عابد وزاہد تھا"۔ (معاذاللہ)

19۔ گوہرشاہی نے اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 27 پر علماء کی شان میں شدید ترین

گستاخیاں کیں اور ان کے علم پر تنقید کی۔

20۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''مینارۂ نور'' کے صفحہ نمبر 29 پر آیت کا جھوٹا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''قرآن مجید میں بار بار ''دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالَ'' فرمایا ہے۔ حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا''۔

21۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''مینارۂ نور'' کے صفحہ نمبر 44 پر لکھتا ہے کہ جب تک آپؐ کسی کو زیارت نہ دیں، اس کے امتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں''

22۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''مینارۂ نور'' کے صفحہ نمبر 61 پر ولایت اور پیر و مرشد کی عجیب و غریب شرطیں قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ولی کے لئے الہام و کشف و کرامت ضروری ہے، اور ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا مرتبہ رکھتا ہو''۔

23۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''مینارۂ نور'' کے صفحہ نمبر 62 پر لکھتا ہے کہ بیت المقدس سے دُو میل دور حضرت موسیٰؑ کا مزار ہے۔ یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔

24۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''مینارۂ نور'' کے صفحہ نمبر 30 پر لکھتا ہے کہ ''نبی دیدار الٰہی کو ترستے رہے اور یہ (اولیاءِ اُمّت) دیدار میں رہتے ہیں''۔

25۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''نماز حقیقت اور اقسام بیعت'' کے صفحہ نمبر 5 پر لکھتا ہے کہ نماز میں ایک اور کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہو، ظاہر ہے ہم اللہ کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں نہیں دیکھتا''۔ (معاذ اللہ)

26۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''تحفۃ المجالس'' کے صفحہ نمبر 2 پر لکھتا ہے کہ ''پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے''۔

27۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''تحفۃ المجالس'' کے صفحہ نمبر 3 پر لکھتا ہے کہ آدمی بس نماز کے نوافل پڑھتا رہے، علماء نے ہم سب کو اُلجھا دیا۔ (معاذ اللہ)

28۔ گوہر شاہی کی کتاب ''دینِ الٰہی'' کے صفحہ نمبر 9 پر درج ہے کہ گوہر شاہی کو اللہ کی طرف

خاص الہامات، ہر مرتبہ اور معراج نصیب ہونے کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔ اسی لئے خوشی میں اس کے ماننے والے ''جشن شاہی'' مناتے ہیں۔

27۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''دین الٰہی'' کے صفحہ نمبر 44 پر لکھتا ہے کہ ''سب سے بہتر اور بلند وہی ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، خواہ وہ کسی مذہب سے بھی ہو''۔

28۔ گوہر شاہی نے اپنی کتاب ''دینِ الٰہی'' کے صفحہ نمبر 45 پر ترجمۂ قرآن میں خیانت کر کے عوام کو دھوکا دیا۔

29۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''دین الٰہی'' کے صفحہ نمبر 48 پر اپنا باطل عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''ربّ چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے، وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب''۔

کیا اس سے زیادہ دلیری کے ساتھ کوئی دشمنِ اسلام دینِ متین کے چہرے کو مسخ کر سکتا ہے؟ کیا شریعت مطہرہ کی تنقیص کے لئے اس سے بھی زیادہ شرمناک پیرایہ استعمال کیا جا سکتا ہے؟ کیا اپنے مذہب' اپنے دین' اپنے عقائد کا اس طرح سے خون کرنے والا یہ شخص مذہبی رہنما ہو سکتا ہے؟

آج کل گوہر شاہی کے چیلوں نے ''مہدی فاؤنڈیشن'' کے نام سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ جماعت دوبارہ سرگرم ہو رہی ہے۔ اس کے کارکنان دنیا بھر میں ای میل اور خطوط کے ذریعہ فساد پھیلا رہے ہیں۔ اس طرح گوہر شاہی کی فتنہ انگیز جماعت دوبارہ سرگرم ہو گئی ہے۔

اب آپ کے سامنے گوہر شاہی کی کتابوں کے اصل عکس پیش کئے جائیں گے تا کہ آپ کا دل مطمئن ہو جائے کہ ہم نے کسی پر الزام نہیں لگایا بلکہ اصل کتابیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں تا کہ محسوس کی دنیا میں رہنے والے خود فیصلہ کر سکیں۔

گوہر شاہی نے اپنے پیر سے کہا کہ درود شریف سے کیا ہوتا ہے (معاذاللہ)

فیض حاصل نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا میری قسمت اور بیعت ٹوٹ گئی۔ اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا۔ انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی۔ میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی ایسی عبادت ہو جو میں ہر وقت کرسکوں۔ بقول اس آیت کے کہ جب نماز پڑھ لو تو میرے ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔ اٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹیں لیتے بھی۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا تو کس زمانے میں ایسی بات کرتا ہے وہ لوگ ختم ہو گئے۔ جا نماز پڑھ گناہوں سے توبہ کر۔ ایک تسبیح روزانہ درود شریف پڑھا کر، ماں باپ کی خدمت کر ــــــ رزق حلال کھا اور ہمارے آستانے میں بھی حاضری دیا کر۔ بس یہی کافی ہے۔۔۔۔۔۔ میں نے کہا نماز بھی پڑھتا ہوں۔ درود شریف کی بھی کئی تسبیحاں پڑھتا ہوں لیکن پیاس نہیں بجھتی۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور بے رخی سے دوسرے شخص کیطرف متوجہ ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد آستانہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ میں نے یہی سمجھا کہ ان کے پاس بھی ظاہری لبادہ ہے۔ ورنہ طالب سے اس طرح کوئی بے رخی نہیں کرتا۔ اور بیٹھے ہی بیٹھے وہاں سے بھی بیعت ٹوٹ گئی۔

اب میں ہر وقت پریشان رہتا کہ کوئی ایسا رہبر مل جائے جس سے سکون قلب میسر ہو۔ میرے ایک دوست جو تصوف سے کچھ واقفیت رکھتے تھے۔ مجھے ایک درویش کے پاس لے گئے۔ وہ درویش لمبا چوغہ پہنے ہوئے تھا جب ہم وہاں پہنچے تو اُن کے خلیفہ نے گرم گرم دودھ کے گلاس پیش کیے۔ کچھ امید قائم ہو گئی تھوڑی دیر تک فقیری کی باتیں ہوتی رہیں منزل سامنے نظر آنے لگی اتنے میں اُن کے خلیفہ نے حقہ آگے بڑھایا۔ فقیر نے لمبے لمبے کش لگائے اور چرس کی بُو سارے کمرے میں پھیل گئی۔ میں جلدی جلدی کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ دوست بھی پیچھے پہنچ گیا اور سمجھانے لگا کہ ان فقیروں کی اپنی اپنی رمزیں ہوتی ہیں

☆ اصل عبارت: اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا۔ انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی۔ میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے

گوہر شاہی پر بارہ سال گدھے کا اثر رہا، نماز وغیرہ سب ختم ہوگئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی

روحانی سفر

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

گا بڑی مشکل سے ان خیالات پر قابو پاتا ہوں. پھر ایک شعر کانوں میں گونجتا ہے

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لیئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اب اس شعر کے بارے میں بار بار سوچتا ہوں اتنے میں میری نظر گدھے پر جا پڑی وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے. میں پریشان سا ہو گیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے. اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہو جا. میں ہٹتا ہوں اور سوچتا ہوں پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہیں جیسے کچھ پڑھ رہا ہو. جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے میں اس کی طرف کھینچتا گیا اور آخر خود بخود اس کے اوپر سوار ہو گیا وہ گدھا تھوڑی دیر ٹہلتا اور پھر ہوا میں اڑنے لگا. میں نے باقاعدہ راوی، چناب کے دریا عبور کرتے دیکھا، اپنے گاؤں کے اوپر بھی پرواز کی، یعنی اس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرا دی. اور پھر مجھے وہیں اتارا جہاں سے اٹھایا تھا. اب فقیری کے سب نشے ہرن ہو چکے تھے اپنی حالت اور حماقت پر غصہ آ رہا تھا. میں جلد اپنے وطن پہنچ کر دنیا کے عیش چکھنا چاہتا تھا. میں جلدی جلدی قدموں سے جام داتار کے دربار کی طرف دو دن سفر کر کے پہنچا. میرے بہنوئی میری تلاش میں وہاں پہنچ چکے تھے. مجھے اس حالت میں دیکھا. پوچھا کیا ارادہ ہے میں نے کہا بس منزل پالی ہے اب واپس چلتے ہیں۔

اس دن کے بعد یعنی بیس ۲۰ سال کی عمر سے تئیس ۲۳ سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا. نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی. پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہو گئی اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا. شادی کر لی تین بچے ہو گئے اور کاروبار میں مصروف ہو گیا. زندگی کا مطلب یہی سمجھا کہ تھوڑے دن کی زندگی

گوہر شاہی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مجھ پر سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا
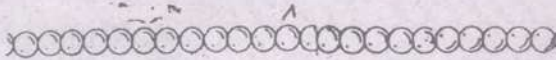
ہے عیش کر لو۔ فالتو وقت سینماؤں اور تھیٹروں میں گزارتا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کیلئے حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا یہی سمجھیئے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔

نواب شاہ میں میری چھوٹی بہن رہتی تھی۔ اس کی بڑی لڑکی عمر پندرہ سولہ سال کو دورے پڑنے شروع ہو گئے ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے اور زور سے چیخیں مارتی اور کبھی دوران دورہ گھر والوں سے باتیں کرتی۔ اپنا نام اور مذہب کچھ اور بتاتی۔ گھر والے پہلے ڈاکٹروں کیطرف رجوع ہوئے، جب کوئی آرام نہ ہوا۔ تو عاملوں کو بلایا۔ انہوں نے کہا زبردست قسم کی دیوی ہے جو ہمارے بس سے باہر ہے۔ ایک دن دورے کی حالت میں لڑکی نے کہا ملتان شاہ شمس کے دربار پر لڑکی کی حاضری دو تب چھوڑ دیں گے۔ اُس کی والدہ لڑکی کو ملتان دربار پر لے گئی۔ حاضری کے بعد بڑی بہن کے گھر چلی گئی جو ملتان کے قریب ایک گاؤں میں آباد تھے۔ رات کو لڑکی کو وہاں دورہ پڑا اور اسی طرح کا دورہ بڑی بہن کی لڑکی کو بھی پڑا۔ وہ گھبرائیں اور صبح دونوں بچیوں کو راولپنڈی لے آئیں۔ میں نے ساری کیفیت پوچھی اور کہا کہیں اچھے ڈاکٹر کو دکھاتے ہیں۔ اثر وغیرہ سب بنی بنائی باتیں ہیں۔ میرا خیال تھا کہ ہسٹریا کا مرض ہے جسے عامل حضرات جنات کا مریض کہہ دیتے ہیں۔ میں دونوں لڑکیوں کو ایک دوست ڈاکٹر کے پاس لے گیا اُس نے بھی یہی کہا ہسٹریا ہے ان کی شادیاں کر دو۔ اس نے انجکشن لگانا چاہا۔ تو ایک لڑکی کا رنگ لال ہو گیا۔ کہنے لگی ڈاکٹر تب مانوں انجکشن لگائے اور بازو آگے کر دیا۔ ڈاکٹر نے انتہائی کوشش کی لیکن سوئی گوشت میں نہ جا سکی۔ ایسا لگتا کہ بازو پتھر کے ہو گئے۔ ڈاکٹر نے گھبراتے ہوئے کہا۔ کہ انہیں کسی پیر فقیر کے پاس لے جاؤ۔ یہ کوئی دوسری بات

گوہر شاہی نے اپنی کتاب میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی

۲۱

اس کی [illegible] کوئی توجہ نہ دی۔ اور پھر وہ بھی نظر آنا بند ہو گیا اب یہی خواہش ہے کہ کسی طریقہ سے حضور پاک ؐ کا دیدار ہو جائے۔ رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زیر و زبر کے محمد ؐ لکھا ہوا ہے آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں۔ سجدۂ تعظیمی کر لو۔ میرے ذہن میں سوال اُبھرا رسول اللہ ؐ تو نوری ہیں، یہ سانولے کیوں ہیں۔ جواب آیا تیرا دل ابھی سیاہ ہے۔ سیاہ آئینے میں سفید بھی سیاہ ہی نظر آتا ہے۔ بات سمجھ میں آتی اُٹھنا چاہا لیکن معلوم ہوا کہ جسم پر سخت گرفت ہے اور وہی سایہ سر پر مسلط ہے۔

قدم بوسی کا لمحہ گزر گیا۔ دل میں سخت ملال ہے اور اس سایہ پر بڑا غصہ آ رہا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ سایہ کو خوب گالیاں بکوں۔ لیکن یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس سے ہدایت بھی ہوئی اور خون جگر پی کے رہ جاتا ہوں۔ وقت گزرتا گیا۔ اسم ذات کے ذکر قلبی روحی سری وغیرہ ہوتے رہے۔ ایک دن ذکر جہر کی ضربیں لگا رہا تھا دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعہ باہر نکلا اور بڑی تیزی سے بھاگ کر دور پہاڑی پر بیٹھ کر مجھے گھورنے لگا۔ اور جب فکر کی مشق بند کی تو دوبارہ جسم میں داخل ہو گیا۔ اب دوران ذکر گاہے بگاہے میں اس کتے کو دیکھتا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ کافی کمزور ہو چکا تھا۔ ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ جسم سے نکلتا لیکن کمزور ہونے کی وجہ سے بھاگ نہ سکتا۔ اللہ ہو کی ضربوں سے اس طرح چیختا چلاتا۔ جیسے اُسے کوئی ڈنڈوں سے مار رہا ہو۔ اب کئی دنوں سے اُس کا جسم سے نکلنا بند ہو گیا تھا۔ لیکن دوران ذکر ناف کی جگہ بجے

☆ اصل عبارت: رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے۔ گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زیر وزبر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں (معاذ اللہ)

گوہر شاہی کی شانِ رسالت مآب ﷺ میں گستاخی

روحانی سفر

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

لیطرح رونے کی آواز آتی کہ ہائے میں مرگیا۔ ہائے میں جل گیا۔ تقریباً تین سال بعد جہاں سے رونے کی آواز آتی اب کلمہ کی آواز آنا شروع ہوگئی اور دن بدن یہ آواز بڑھتی گئی ناف کی جگہ ہر وقت دھڑکن رہتی جیسے حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہو۔

ایک دن ذکر میں مشغول تھا جسم سے پھر کوئی چیز باہر نکلی دیکھا تو ایک بکرا میرے سامنے ذکر سے جھوم رہا تھا۔ کبھی وہ بکرا میرے جسم میں داخل ہو جاتا اور کبھی میرے ساتھ ساتھ رہتا۔

کچھ ماہ بعد اُس بکرے کی شکل بدلنا شروع ہوگئی۔ کبھی تو وہ مجھے بکرا دکھائی دیتا اور کبھی میری شکل بن جاتا۔ اب وہ میری شکل بن چکا تھا۔ فرق صرف آنکھوں میں تھا۔ اُس کی آنکھیں گول اور بڑی تھیں۔ میرے ساتھ ذکر میں بیٹھتا میرے ساتھ نماز پڑھتا اور کبھی کبھی مجھ سے باتیں بھی کرتا۔ اور ایک دن اُس نے اپنا سر قدموں میں رکھ دیا اور کہا اے باہمت شخص، جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں نے کہا خبر نہیں۔ کہنے لگا میں تیرا نفس ہوں۔ میں اور میرے مرشد نے تجھے دھوکہ دینے کی بڑی کوشش کی۔ لیکن تیرا مرشد کامل تھا جس نے تجھے بچالیا۔ میں نے کہا میرا مرشد کون۔ اُس نے کہا جس سایہ سے تجھے ہدایت ہوئی وہ تیرا مرشد تھا اور جسکی وجہ سے تجھے بدگمانی ہوئی وہ میرا مرشد ابلیس تھا۔ جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا، جو مصنوعی یا رسول اللہ ﷺ بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی مرشد تھا، اور اسوقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچالیا وہی تیرا مرشد تھا۔

آج آدھی رات ہو چکی ہے میں حسب معمول ذکر انفاس میں مشغول ہوں

☆ اصل عبارت: جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا، جو مصنوعی یا رسول اللہ بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی مرشد تھا اور اس وقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچالیا وہی تیرا مرشد تھا

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی، سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا

۲۴

نواب شاہ چلا جاؤں گا۔ وہاں رشتہ دار ہیں اُن سے کرایہ لے کر پنجاب چلا جاؤں گا۔ چلہ گاہ میں ایک خادم بنام صالح محمد تھا۔ وہ مجھ سے بہت عقیدت رکھتا۔ اور ڈیوٹی والا فقیر سمجھتا۔ میری نظر اُس پر تھی۔ آج وہ بھی چلہ گاہ میں نہ آیا۔ درد اور بدگمانی کی وجہ سے آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی۔ سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا۔ حتیٰ کہ مغرب کی نماز کا وقت ختم ہو گیا۔ اور پھر فاتحہ کا وقت بھی ختم ہونے لگا۔ آسمان پر اندھیرا چھا چکا تھا اچانک میری نظر شمال کی طرف آسمان پر پڑی تو کچھ عربی الفاظ نظر آتے۔ غور سے دیکھا تو الا انا اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون لکھا ہوا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ یہ جو آیت آسمان پر دکھائی گئی۔ اللہ کے حکم سے ہو گی۔ یعنی اللہ کی رضا ہے۔ جب اللہ کی رضا ہے تو پھر ڈر کس کا۔ ہمت کری اور چلہ گاہ میں پہونچ گیا۔ اب میرا توکل بجائے بزرگوں کے اللہ پر قائم ہو چکا تھا۔ ایک دن باغ میں لیٹ کر مراقبے کی کوشش کر رہا تھا، شش شکار کی آواز سنائی دی آنکھیں کھول کر دیکھا تقریباً ایک گز کا سانپ مجھے گھور رہا تھا۔ اب وہ میری طرف بڑھا۔ مجھے وہ آیت یاد آئی سوچا اس کی حقیقت کا تجربہ کیا جائے وہ بالکل میرے منہ کے قریب پہنچ گیا۔ جوں ہی وہ ماتھے کو کاٹنے کیلئے لپکا میں نے آنکھیں بند کر لیں، ماتھے پر زبان لگائی اور پیچھے ہٹ گیا اور اسی طرح تین دفعہ اُس نے کاٹنے کی کوشش کری آخر چلا گیا۔ اس واقعہ کے بعد میرا یقین بہت ہی پختہ ہو گیا تھا۔

رات کے تقریباً تین بجے ہوں گے۔ ذکر کی مشق کے بعد کھڑے ہو کر دُرود شریف کا ورد کر رہا تھا۔ فجر کا سماں ہو گیا، چشموں کی طرف

جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں، جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا

۲۷

اور ضرورت کی ہر چیز بغیر طلب کے ملنا شروع ہو گئی۔ چار سال پھٹا پرانا جوڑا اترا اور نیا کرتہ اور پاجامہ زیب تن ہوا۔ ہر ہوٹل والے کی خواہش ہوتی کہ چائے اور کھانا ہمیں سے کھاتے لوگ بھی دور دور سے دیکھنے کے لئے آتے۔ گھر کا دیسی گھی مکھن اور مٹھائی وغیرہ لے آتے۔

ایک رات چشموں کی طرف سے اللہ ھو کی آواز آنے لگی۔ سمجھا کوئی طالب اللہ ہوگا۔ جاکر دیکھتے ہیں۔ چاندنی رات تھی ایک ادھیڑ عمر کا آدمی ادھر اُدھر سے بے خبر ذکر میں مشغول تھا جب اللہ کہتا تو آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتا۔ جب ھو کرتا تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ کی طرف لے آتا جیسے منہ میں کوئی چیز ڈال رہا ہو۔ میں کافی دیر تک اس انوکھے طریقے کو دیکھتا رہا اور پھر واپس چلہ گاہ آگیا۔ تھوڑی دیر میں قریبی مسجد سے فجر کی اذان بلند ہوئی، مسجد میں گیا وہی رات والا ذاکر نماز پڑھ رہا تھا میں نے بھی جلدی جلدی نماز پڑھی تاکہ اس سے کچھ راز معلوم کر سکوں اُس سے پوچھا آپ رات کو ذکر کر رہے تھے۔ اُس نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا یہ ذکر کتنے عرصہ سے کر رہے ہیں۔ کہنے لگا بارہ تیرہ سال ہو چکے ہیں۔ پوچھا یہ طریقہ کون سا ہے کہنے لگا جب ہاتھ اوپر اُٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا۔ پوچھا یہ طریقہ کس نے سکھایا اُس نے کہا ایک ملنگ ملا تھا اُس نے اسی طرح بتایا۔ پوچھا کوئی کامیابی بھی ہوئی ہے کہنے لگا دل تک تو ابھی ذکر نہیں پہنچا لیکن اتنا ضرور ہوا کہ جب خانہ کعبہ میں اذان ہوتی مجھے یہاں سنائی دیتی اُس نے بتایا کہ میں میر بحر ہوں۔ ماچھی گوٹھ کے سامنے میری جھونپڑی ہے جس میں

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ مستانی میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔

ایک آفت سے بچا دوسری میں خود پھنسا، چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا

۳۲

جسینہ کے کالی کلوٹی لاغر سی بڑھیا نظر آرہی تھی جس کا چہرہ پچکا ہوا اور لمبے لمبے دانت باہر کو نکلے ہوتے تھے میں گھبرایا سردی کے موسم میں پسینہ چھوٹا خیریت اسی میں سمجھی کہ چلہ گاہ سے بھاگ جاؤں۔ بھاگا اور مستانی کی جھونپڑی میں چلا گیا مستانی ایک بڑی سی رلی اوڑھے سو رہی تھی۔ میں اُس کی رلی ہٹا کر اُس کے قدموں کی طرف لیٹ گیا وہ عورت شیرنی کی طرح میرے پیچھے بھاگی جھونپڑی کی طرف بھی آئی مجھے کہیں نہ پا کر واپس چلی گئی اور اس واقعہ کے بعد دوبارہ کبھی بھی نظر نہ آئی۔

تقریباً آدھ گھنٹہ بعد مستانی نے کروٹ بدلی اُس کے پاؤں میرے سر کو لگے اور اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا ڈرو نہیں میں خود ہی ہوں۔ کہنے لگی آج رات کیسے آگئے میں نے کہا ویسے ہی۔ پھر پوچھا شاید سردی لگی۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔ اُس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے۔ اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی۔ اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا دوسری میں خود پھنسا۔ چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا فقر کے لئے دنیا چھوڑی۔ لذات دنیا چھوڑے۔ اپنی خوب رو بیوی چھوڑی، جنگل میں ڈیرا لگایا۔ لیکن شیطان یہاں بھی پہنچ گیا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی حامی و ناصر ہے کچھ دیر بعد صبح کی آذان بلند ہوئی۔ جسم کو زبردست جھٹکا لگا۔ جیسے کسی نے جھٹکا دیا ہو۔ اس کرنٹ کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے کے ساتھ مستانی کے ہاتھ بھی سینے سے ہٹ گئے۔ اور میں چلہ گاہ چلا گیا۔

اب تھوڑا سا مستانی کا واقعہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا

۳۵

بنتے ہیں کہ ریاض کو آج گھر کی یاد ستا رہی ہے۔ کافی کوشش کرتا کہ بھول جاؤں مگر بھول نہیں پاتا۔ اسکو ایک گلاس بھنگ کا پلادو۔ تاکہ ذہن سے سب خیال نکل جائیں اس کے بعد مستانی نے جھک کر سلام کیا اور بیٹھ کر بھنگ کوٹنے لگی۔ اُس کا خیال تھا کہ یہ اب ضرور بھنگ پیئے گا۔ لیکن وہ بھنگ کوٹتی رہی۔ اور میں چلہ گاہ کی طرف چل دیا۔ آج چلہ گاہ میں جب ذکر سے فارغ ہوا تو اونگھ آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں ایک بزرگ سفید ریش چھوٹا قد میرے سامنے موجود ہے اور بڑے غصے سے کہہ رہا ہے۔ کہ تو نے بھنگ کیوں نہیں پی۔ میں نے کہا شریعت میں حرام ہے اُس نے کہا شرع اور عشق میں فرق ہے کوئی بھی نشہ جس سے فسق و فجور پیدا ہو بہن، بیٹی کی تمیز نہ رہے خلق خدا کو بھی آزار ہو۔ واقعی وہ حرام ہے اور جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم رہے خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو وہ مباح بلکہ جائز ہے۔ پھر اس نے کہا، قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے۔ جو اُس وقت عام تھی۔ بھنگ چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا صرف علماء نے اس کے نشے کو حرام کہا ہے اگر بات صرف نشے کی ہے۔ تو پان میں بھی نشہ ہے۔ تمباکو میں بھی نشہ ہے اناج میں بھی نشہ ہے عورت میں بھی نشہ ہے۔ دولت میں بھی نشہ ہے تو پھر سب نشے ترک کردو۔ اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں۔ اور اسکو بے حد لذیذ پایا۔ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا، اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کیطرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرم جوشی سے

گوہر شاہی لکھتا ہے کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے

۳۶

مصافحہ کیا اور کہا رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا یہی ہے شرابِ طہوراً۔ مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے مجھے حکم دے گئے ہیں۔ اس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں یا نہ پیوں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولائیت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے، جیسا سمن سرکار کا بھنگ پینا۔ لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا۔ سدا سہاگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا۔ امیر کلال کا کبڈی کھیلنا، سعید خرازی کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا۔ خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا۔ قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا۔ داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا حتیٰ کہ رقص کرنا۔ رابعہ بصری کا طوائف بن کر بیٹھ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا۔ لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بدعتی فقیر دوزخ کے کتے ہیں لیکن یہ بھی کہا تھا۔ بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے۔ مجھے بھی ماسوائے باطن کے نظاروں کے کچھ بھی تصدیق کا ثبوت نہ تھا خیال آتا کہ کہیں پی کر زندیق نہ ہو جاؤں۔ پھر خیال آتا کہ اگر بامرتبہ ہوا تو اس لذیذ نعمت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں۔ اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراب طہوراً ہی ہوگا۔

آج مستانی میرے اقرار پر بہت خوش ہے اُس نے بھنگ میں پستہ بادام اور الائچی بھی ڈالی ہے۔ گلاس میں برف بھی پڑی ہوئی ہے گلاس ہاتھوں میں لیتا ہوں۔ ہاتھ کانپتے ہیں اور اوپر کو نہیں اُٹھتے ہمت کر کے منہ تک لے آتا ہوں، دیکھتا ہوں چھپکلی نما کیڑے شربت میں

گوہرشاہی لکھتا ہے کہ مستانی نے جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا اور پھر گلے سے لگایا

۳۸

چکا تھا۔ اور اب قہوہ بھی پینا پلانا نابند ہوگیا۔ دوسرے تیسرے دن جھونپڑی میں جاتا۔ اگر میرے سامنے قہوہ بنتا تو پی لیتا۔ مجھے اور مستانی کو ایک جگہ رہتے تین سال سے زائد عرصہ ہو چکا تھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے مانوس ہو گئے تھے اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے تھے۔ اگر میں جھونپڑی میں نہ جاتا تو زبردستی ساتھ لے جاتی اور کھانے کی چیز مجھے دیتی اور میں بڑی احتیاط اور دیکھ بھال سے کھالیتا۔ گونگے کے واقعہ کے بعد گرد و نواح کے لوگ کافی تعداد میں میرے پاس آنا شروع ہو گئے۔ کسی کو پانی دم کر کے دیتا کسی کو آیت الکرسی لکھ دیتا۔ اب میں نے سوچا کہ رجوعات خلق میں پھنس گیا بہتر ہے کہ خلق سے نکلوں اور ایسی جگہ جاؤں جہاں کوئی بھی نہ ہو صرف پانی ہو اور کچھ درخت ہوں جن کے پتوں سے پیٹ کو بہلا سکوں۔ اور میں نے بلوچستان میں شاہ نورانی کے مزار پر جانے کا ارادہ کرلیا۔ مستانی کو اپنے پروگرام سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن مستانی نے کہا۔ مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ بھٹ شاہ چلی جا۔ مستانی نے گلے میں تسبیحاں لٹکائیں۔ ہاتھوں میں کشکول لیا کاندھوں پر ریلی اور کمر میں گودڑی سجائی اور پیدل سفر کو تیار ہو گئی جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا۔ پھر گلے سے لگایا اور رو رو کر کہنے لگی ہم لوگ بدنصیب ہیں۔ ہم بھی اُمتِ رسول ہیں۔ لیکن شیطان کے قبضہ میں ہیں اور شیطان کی طرف سے تم جیسے لوگوں کو بہکانے کیلئے ہماری ڈیوٹیاں لگتی ہیں۔ مجھے کشف بھی شیطان ہی کی طرف سے ہے اور میں تمہارے جیسے کئی طالبوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کر چکی ہوں، تم پہلے شخص ہو جو میرے مکر سے بچ گئے۔ میرے لئے دعا کرنا کہ

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ چرس پینے والے کے متعلق مجھے الہام ہوا کہ یہ شخص ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے

49
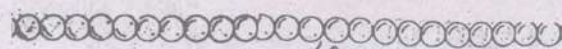
ناپاک جسم سے نماز پڑھنا گناہ ہے۔
مکروہ جسم سے نماز پڑھنا تباہی ہے۔
صاف ستھرے جسم سے نماز پڑھنا نصف ایمان ہے۔ اور جب باطن صاف ہو جائے تو نماز پڑھنا پورا ایمان ہے۔ یعنی وہ حقیقت نماز مل جاتی۔ جو مومن کا (کی) معراج ہے۔ اب درود شریف کثرت سے پڑھ ... پڑھ جب تک حالت جذب ختم نہ ہوا اور پھر میں نے درود شریف کے وسیلے سے شکر پر آغاز سے ہی قابو پالیا۔

ایک دفعہ جیئے شاہ نورانی کا (جانا) اتفاق ہوا لاہوت کی پہاڑیوں میں ایک غار ہے جہاں پتھر کی اونٹنی کے نشان بنے ہوئے ہیں غار کے ارد گرد میلوں تک کوئی آبادی نہیں ہے۔ بڑی بڑی خوفناک پہاڑیاں ہیں جہاں شیر اور چیتے گھومتے دیکھے گئے۔ ایک جوان سال شخص غار کے پاس تنہائی میں رہتا ہے اس نے غار کا راستہ دکھلایا اور مغرب کا کھانا بھی کھلایا۔ یعنی تقریباً ½ موٹی روٹی کے ٹکڑے پیش کیئے مغرب اور عشاء کی نماز ساتھ پڑھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہ بھی کوئی تارک دنیا ہے۔

اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی۔ اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی ــــ رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی۔

یہ شخص ان ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر شے ...

گوہر شاہی چرس پینے والے کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ نشہ اس کی عبادت ہے

روحانی سفر

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

۵۰

سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں۔ لیکن بخل حسد اور تکبر اُن کا شعار ہے۔

یہ شخص جس سے تو نے نفرت کی۔ اللہ کے دوستوں سے ہے عشق اس کا شعار ہے اور یہ نشہ اس کی عبادت ہے۔ جبکہ

عشق بدعت کو جلاتا ہے۔
نظر رحمت گناہوں کو جلاتی ہے۔
اور کبر و بخل عبادت کو جلاتا ہے۔
بس پھر یہی سمجھا کر ؎
خدا ہے عقل و فہم سے دور
سمجھ جائے جسے کو بندہ، وہ خدا کیا!
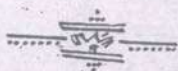
ریاض احمد گوہر شاہی علم کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "ظاہری علم کی انتہا بحث ومباحثہ ومناظرہ ہے جو مقام شر بھی ہوسکتا ہے کیونکہ بہتر فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں"

3

اسے صراطِ مستقیم کے لئے کسی کامل سے ملا دیتا ہے، جیساکہ سورۂ کہف میں ہے۔ جس کو گمراہ کرے ہرگز نہ پائے گا کوئی ولی مرشد! یاد رہے کہ دل اور قلب میں بڑا فرق ہے' دل ایک گوشت کا ٹکڑا' (لوتھڑا ہے) جو جانوروں میں بھی عام ہوتا ہے۔ لیکن قلب ہفت لطائف میں سے ایک لطیفہ ہے جن کا تعلق روحِ انسانی کی طرح خلوق سے ہے یہ محافظِ دل ہے' جب اسے جگایا جاتا ہے۔ تو یہ طاقتور ہو کر جسمِ انسانی سے باہر نکل کر ارواح اور ملائکہ کی صفوں میں جا کر اس انسان کی صورت میں نمودار ہو کر اپنی زبان سے کلمہ پڑھتا ہے' جسے انسان حالتِ خواب یا مراقبہ یا مکاشفہ کے ذریعے دیکھتا ہے' یہ ہے تصدیقِ قلب کا راز اور اسی لطیفۂ قلب کے ذریعے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفلِ پاک نصیب ہوتی ہے' ذکر کے حلقے اور ضربیں اسی قلب کو جگانے کے لئے لگائی جاتی ہیں۔

جو لوگ اس علم سے بے بہرہ یا ذکر کے مخالف ہیں وہ کبھی بھی ظاہری عبادت یا ظاہری علم سے قلب تک نہیں پہنچ سکتے <u>کیونکہ ظاہری علم کی انتہا بحث و مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقامِ شر بھی ہو سکتا ہے</u>' کیونکہ بہتر ۷۲ فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں اور باطنی علم یعنی قلبی عبادت کی انتہا محفلِ حضوری صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو ہر قسم کے شر سے محفوظ اور منزہ ہے۔

اس وقت مسلمان چھلکا کی مانند رہ گئے ہیں۔ اور سینوں میں جو مغز تھا' وہ اس سے محروم ہو گئے ہیں۔ وہی مغز اصل ہے' جس سے نماز میں لذت' ذکر میں جنبش' سخاوت میں پہل اور آپس میں اخوت و محبت تھی' اور دین کو پھیلانے کا مجاہدانہ جذبہ تھا۔ لیکن اس مغز کے ضائع ہونے سے یہ تمام چیزیں سینوں سے نکل گئیں۔ اور ان کی جگہ حسد' تکبر' بغض کینہ' عداوت اور بخل نے لے لی' اب وہی مسلمان ایک دوسرے کا ان کی وجہ سے دشمن ہو گیا' حتیٰ کہ وہی مسلمان جو

ریاض احمد گوہر شاہی پیر ہونے کی عجیب و غریب شرط قائم کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اگر کوئی مرشد سات دن سے زیادہ ٹال مٹول سے کام لے تو بہتر ہے کہ اس سے جدا ہو جائے، اپنی عمر عزیز برباد نہ کرے

4

کافروں، عیسائیوں کو مسلمان بناتا تھا۔ اب ان کا جاسوس اور آلۂ کار بنا ہوا ہے، اور بہت سے مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر کیمونسٹ اور عیسائی بن چکے ہیں، اس لئے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اسم ذات کا مغز مسلمانوں کے سینوں میں دوبارہ پہنچانے کی کوشش کی جائے، اور اس کام کو انجام دینے کے لئے ایک انجمن ۱۹۸۰ء میں تشکیل دی گئی وللہ الحمد۔ انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان میدانِ عمل میں نکلی تو لٹریچروں، لائبریریوں کے ذریعہ اولیاءِ کاملین کی تعلیم کو روشناس کرانے کے لئے محافلِ ذکر و فکر کا انتظام و اہتمام کیا گیا ہے۔

ذرا سابقہ حالات کی طرف توجہ دیجئے کہ زیادہ تر اسم اللہ کا مغز کسی کامل کے ذریعہ ہی عطا ہوتا ہے۔ بعض کو اویسی طور پر بھی نصیب ہو جاتا ہے۔ دونوں طرح حاصل کرنے کا طریقہ پیشِ خدمت ہے، بہتر ہے کہ سب سے پہلے کسی کامل کو تلاش کرے یا اگر کہیں مرید ہے تو ان سے اسمِ ذات کا قلبی ذکر مانگے، کاملِ ذات ایک ہی نظر سے. کاملِ ممات زیادہ سے زیادہ تین دن میں .اور کاملِ حیات سات دن تک قلب کا منہ کھول کر ذاکرِ قلبی بنا دیتے ہیں۔ اگر کوئی مرشد سات دن سے زیادہ ٹال مٹول سے کام لے تو بہتر ہے۔ اس سے جدا ہو جائے اپنی عمرِ عزیز برباد نہ کرے، یا مرشد ناقص ہے یا اس کی اپنی زمین ناقابلِ کاشت ہے یا اس کا نصیبہ کہیں اور ہے۔

ذکر کی زکوٰۃ

ایک عام مسلمان کیلئے پانچ ہزار روزانہ اور امام مسجد کی زکوٰۃ پچیس ہزار ہے تب اسکو مقتدیوں پر فضیلت ہے، غوث و قطب کا درجہ حاصل کرنے کیلئے بہتّر ہزار کی زکوٰۃ ہے تب اسکو اماموں پر فضیلت ہے — اور فقیر کی زکوٰۃ سوا لاکھ روزانہ ہے، تب اسے غوث و قطب پر فضیلت ہے۔

ریاض احمد گوہر شاہی اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے لئے خیال ثابت کر کے اس کے علم کی نفی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک دن، اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر اور وہ اللہ پر عاشق ہوگئی (معاذ اللہ)

11

نفس نتواں کشت اِلّا ظلِّ پیر
دامنِ ایں نفس کش را سخت گیر

نفسِ امّارہ والے کی نشانی یہ ہے کہ اسے گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے بھی کسی طرح کا رنج و ملال نہیں ہوتا بلکہ وہ خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔ اور نفسِ لوّامہ کا حامل گناہ کے بعد افسوس کرتا ہے۔ اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

نفس مُلہَمَہ کے حامل سے اگر اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے مقدس ارواح یا ملائکہ کے ذریعہ ڈرایا، یا پھر اشارہ دیا جاتا ہے۔ نفسِ مطمئنہ کے حامل انبیاء و اولیاء ہیں۔ نفسِ امّارہ انسان کے اندر کتے کی شکل میں ہوتا ہے۔ نفسِ لوّامہ گھوڑے کی شکل میں اور نفس مُلہمہ بکرے کی شکل میں اور نفسِ مطمئنہ اسی انسان کی شکل اختیار کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں شامل ہو جاتا ہے، تب وہ مرتبۂ ارشاد پر فائز ہوتا ہے، جب کوئی شخص اپنے نفس کی اصلاح میں لگتا ہے تو یہ شکلیں نفس کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اسے حالتِ خواب، مراقبہ یا مکاشفہ کے ذریعہ دکھائی جاتی ہیں۔

لطیفۂ روح

سلسلہ نمبر ۲ لطیفۂ نفس سے متعلق تھا۔ اب لطیفۂ روح کی وضاحت کی جارہی ہے۔

ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی، یہ واقعہ آدم علیہ السلام کا جسم بنانے سے ۷۰ ہزار سال پہلے کا ہے، جبھی آپ نے فرمایا تھا کہ میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔ اور اس وقت بھی نبی تھا جب

گوہر شاہی اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے (معاذ اللہ)

کے ہمسایہ کر دیتا ہے۔ قلب کے ساتھ شہوت روح کیساتھ غصہ و غضب سری کیساتھ حرص، خفی کیساتھ حسد و بخل اور اخفیٰ کے ساتھ تکبر و فخر تاکہ یہ انسان کے باطنی لشکر کو گمراہ کر کے اپنے کنٹرول میں کر سکے۔ ان لطائف میں نفس اور قلب کو فوقیت ہے۔

ان میں سے جو بھی طاقتور ہوتا ہے باقی لطائف اس کے ماتحت ہو جاتے ہیں یعنی جسکی لاٹھی اُس کی بھینس۔ انسان کے اندر مقابلہ نفس اور قلب کا رہتا ہے نفس کی مدد کیلئے خناس بھی نفس اور قلب کے درمیان موجود ہے خناس کا حوالہ سورۃ والناس میں بھی ملتا ہے اور اس کی اور نفس کی تفصیل یوں ہے۔ (قصص الانبیاء، صفحہ ۲۱ عرفان حصہ اول صفحہ ۹)

جب آدم علیہ السلام کا بُت جسم بنایا گیا تو ابلیس نے نفرت سے تھوکا جو مقام ناف پر گرا اور اس تھوک سے ایک جراثیم پیدا ہوا جس کی شکل خبیث جن جیسی تھی۔ (کیونکہ ابلیس بھی جنات میں سے ہے) پھر یہی جراثیم بُت کے اندر گھس گیا۔ گویا نفس شیطان کا جاسوس کہلایا۔ اسی کے متعلق حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے اصحاب پاک نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا تھا فرمایا پیدا ضرور ہوا تھا مگر وہ میری صحبت سے مسلمان ہو گیا ہے۔ جب آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے تو توبہ تائب میں لگ گئے ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا نفس کمزور ہو رہا ہے اس کی مدد کیلئے خناس کو آپ کے جسم میں داخل کرنا چاہا۔

ایک دن جب آدم علیہ السلام موجود نہیں تھے۔ ابلیس ایک چھوٹا سا بچہ لیکر مائی حوا کے پاس آیا اور کہا کہ میرا بچہ امانت ہے میں واپسی پر اسے لے جاؤں گا اتنے میں آدم علیہ السلام آئے اور بچہ دیکھا مائی حوا صاحبہ سے پوچھا سخت غصے ہوئے کہ دشمن کا

گوہرشاہی اپنی کتاب میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اور کفریہ عقائد رکھنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق لکھتا ہے کہ بے شک وہ عابد وزاہد تھا (معاذ اللہ)

مینارۂ نور

مصنف ریاض احمد گوہر شاہی

وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۝ ترجمہ: اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: اے محمد ﷺ ان سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے یوں کہو بلکہ اسلام لے آئے ہیں تب مومن کہلانے کے مستحق ہو گے جب ایمان تمہارے قلوب میں داخل ہوگا۔

—— ظاہری عبادت کا تعلق شریعت سے ہے ہر وقت تلاوت کرنے والے یا نوافل پڑھنے والے و تسبیح گھمانے والے یا ذکر لسانی والے حافظ عالم قاری اس مقام شریعت میں ہی ہوتے ہیں وہ جنت اور حوروں کے طالب ہیں ان کا نفس نہ مرا اور نہ پاک ہوا البتہ سدھر ضرور گیا۔ ظاہری عبادت ایسی ہے جیسے سانپ سوراخ میں گھسا ہوا ہو اور باہر سے ڈنڈے مارے جارہے ہوں اسے کچھ خبر نہ ہو۔ چونکہ شریعت مقام شنید ہے اور اس کا تعلق مقام ناسوت سے ہے جہاں انسان اور شیاطین و جنات اکٹھے رہتے ہیں اگر کسی کو اس مقام میں خواب، اشارے یا کشف ہونا شروع ہوجائے تو قابلِ یقین نہیں اس مقام کے عابد و زاہد اور عالم تکبر میں آجاتے ہیں کوئی مجدد کا دعویٰ کرتا ہے اور کوئی غوث و قطب کا۔ مرزا غلام احمد نے بھی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا بے شک وہ عابد زاہد تھا مگر کسی کامل مرشد سے محروم تھا کہ وہ اسے ان الہامات کی پہچان کراتا۔ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا (القرآن) (سورہ کہف)

ترجمہ: اور وہ جس کو گمراہ کرے ہرگز وہ نہ پاوے گا ولی مرشد۔

حدیث مبارکہ میں بھی اسطرح ہے: مَنْ لَا شَيْخَ لَهُ فَشَيْخُهُ الشَّيْطَانُ ۝

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں اسکا مرشد شیطان ہے۔ اور اب شاہ بلیغ الدین بھی انہی مراحل میں پھنسا ہوا ہے اللہ خیر کرے۔ (عرفان حصہ اول صفحہ ۴۵)

گوہر شاہی نے اپنی کتاب میں علماء کی شان میں شدید ترین گستاخیاں کیں اور ان کے علم پر تنقید کی ۰

مینارۂ نور

مصنف: ریاض گوہر شاہی

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان

کوئی پتا اس کے حکم کے بغیر نہیں ہلتا۔ لیکن اس کو ہلانے کا ذریعہ بھی تو ہوا کو مقرر کیا ہے اور جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق بلا واسطہ تھا ان تک وحی پہنچانے کا ذریعہ بھی جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اسی طرح انسان کے رزق، پیدائش، رشد و ہدایت، تعلیم و علاج کا ذریعہ بھی انسان ہی ہے اور جب کوئی سالک کسی ذریعے سے سب عالم عبور کر کے فنا فی اللہ میں چلا جاتا ہے تب وہ سب ذریعوں کو چھوڑ کر اسی کی امانت اور پناہ میں آجاتا ہے جن کے لئے قرآن مجید میں ہے۔ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۰ (سورہ یونس آیت ۶۲)

ترجمہ: خبردار اولیاء اللہ کو کسی چیز کا خوف نہیں اور نہ ہی کسی بات کا غم ہے۔

آج کل اکثر علماء نے سلاسل و مرشداں لا حاصل طریقت، حقیقت اور معرفت کو مقام شریعت میں ہی سمجھتے ہیں لیکن شریعت تو سننا سنانا، بابت، عالم غیب، حوریں، ملائک و بہشت و نار ہے۔ ان کے اوپر زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے یہ دنیا دار نفسانی ہیں جو نفس کو سدھارنے کے لئے سال میں ایک ماہ روزے رکھتے ہیں۔ ان کا علم حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ ہے جس میں اپنے عقل کو اختیار ہے اس کی انتہا بحث مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقام شر بھی ہو سکتا ہے لیکن طریقت والوں کا مقام ذید ہے یہ ان غیبی چیزوں کو دیکھتے ہیں اپنے نفس کو مارنے کے لئے ریاضتیں بھوک و پیاس کی تکالیف اکثر اٹھاتے رہتے ہیں یہ تارک الدنیا کہلاتے ہیں دنیا میں رہ کر بھی ہر نفسانی چیز سے تارک ہوتے ہیں ان کی زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے اور ان کا علم صرف عشقِ حقیقی ہے جو بحث و مناظرہ و فرقہ بندی سے دور ہے ان کی انتہا مجلسِ محمدی ہے۔ ان ہی کے لئے حدیث میں ہے رَجَعْنَا مِنَ الْجِہَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الْاَکْبَرِ ۰

ترجمہ: ہم نے جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کیا۔ یعنی کہ نفسوں سے جہاد کرو۔

گوہر شاہی اپنی کتاب میں آیت کا جھوٹا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ قرآن مجید میں بار بار ''دَعْ نَفْسَکَ وَ تَعَال'' فرمایا ہے۔ حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا

۲۹

ناسوت: یہی عالم ہے جس میں انسان اور جن اکٹھے رہتے ہیں۔ ذکر اللہ کے ذریعہ ناسوت کو عبور کر کے کشف ملکوتی و جبروتی ولاہوتی تک پہنچتا ہے۔ جہاں شیاطین کا عمل دخل نہیں۔ لیکن جب تک ناسوت میں ہے اس کا کشف بھی بے اعتبار ہے۔

ملکوت: ملکوتی تب ہوتا ہے جب اسکے ہفت اندام پاک ہو جاتے ہیں اور اس کا جثہ قلب ملائکہ کی صفوں میں شامل ہو کر کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے اسے کہتے ہیں اقرار لسان وتصدیق قلب۔

جب تک نفس کتا موجود ہے کوئی پاک چیز نماز تلاوت وغیرہ جسم میں رک نہیں سکتی ہفت اندام پاک ہوتے سے جسم اعظم ہو جاتا ہے تب ہی اسم اعظم کے قابل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ نفسانی لوگ اسم اعظم میں سر کھپا کھپا کر رہ جاتے ہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

علم، حفظِ قرأت یا احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے نفس کبھی نہیں مرتا یہ صرف وسائل عشق ہیں کہ بے علم نتواں خدارا شناخت۔ جس علم سے عمل اور عمل سے عشقِ حقیقی نہ آیا بلکہ اُلٹا تکبر و حسد میں مبتلا ہو گیا تو وہ علم حجاب الاکبر ہے۔

حافظوں کا لطیفہ اَنَا جو دماغ میں ہے ضرور پاک ہو جاتا ہے لیکن باقی لطائف جوں کے توں رہ جاتے ہیں قرآن پاک میں بار بار آیا ہے۔ <u>دَعْ نَفْسَکَ وَ تَعَال یعنی نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔ اللہ تک پہنچے۔ جس عابد اور زاہد نے نفس کو نہ چھوڑا وہ اللہ تک کیسے پہنچا</u> (مینارۂ نور صفحہ ۲۹)

بہت سے مسلمان لطائف کے نام سے بھی بے خبر ہیں، بہت سے نام جانتے ہیں مگر کام سے بے خبر ہیں اور بہت سے اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ظاہری عبادت تلاوت، نوافل سے ہی یہ پاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ انسان کے اندر غار میں بیٹھے ہیں۔ جنہیں باہر کے ڈنڈوں سے کچھ اثر نہیں ہوتا اگر کوئی ذاکر قلبی بھی بن جائے تب بھی اس

گوہر شاہی نے اپنی کتاب میں امتی ہونے کی خود ساختہ شرط عائد کردی کہ جب تک آپ ﷺ کسی کو زیارت نہ دیں، اس کے امتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں

امام مہدی ۴۴

خوردنی پر بھی ان کا اثر ہے۔ بعض مسلمان آپ کے حیات النبی پر شبہ کرتے ہیں۔ اور شہیدوں کا زندہ رہنے کو مانتے ہیں کیا شہیدوں کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔

— شک اُن کی کوتاہ بینی اور سیاہ قلبی کا ہے جو آپ کی زیارت خواب یا ظاہر سے محروم ہیں جب تک آپ کسی کو زیارت نہ دیں اُس کے اُمتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔

اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ آپ کی زیارت اعانت ہے آپ تک پہنچنے کا وسیلہ باطنی صفائی ہفت اندام ہے اور باطنی صفائی کا وسیلہ کامل مرشد ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ
جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (سورہ المائدہ آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ! اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔!

جس طرح آیۃ الکرسی کو فضیلت ان اسمآء اللہ - اللہ، حیٌّ، قیّومُ سے ہے اسی طرح درود شریف کو فضیلت اسم، جسم اور روح سے ہے فرشتے آیۃ الکرسی لکھی دیکھ کر دست بدستہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور درود شریف پڑھنے سے مست ہو جاتے ہیں تبھی تو آیا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (سورہ الاحزاب آیت ۵۶)

گوہر شاہی نے ولایت اور پیر و مرشد کی عجیب و غریب شرطیں قائم کیں جو کہ اس کی خود ساختہ شرائط ہیں

مینارۂ نور

یہ کتاب مرید حلقہ طالبان کیلئے اور عام متلاشیان حق کیلئے تحفہ ہے

مصنف: ریاض گوہر شاہی مدظلہ العالی

ترجمان و ناشر: انجمن سرفروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ 1980

سوال و جواب

قلب کا مرتبہ پاکر جذب یا سکر میں پھنس گئے واقعی ایک دوسرے کی ضد بلکہ دشمن ہیں۔

سوال :۔ اگر کوئی ولی نہ ہو لیکن خود کو ولی سمجھے اور مخلوق بھی اسے ولی سمجھے اس کے بارے میں کیا رائے ہے نیز ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب :۔ علمائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اگر کوئی شخص نبی نہیں لیکن نبوت کا دعویدار ہے تو وہ کافر ہے اس کے ماننے والے بھی کافر ہی کہلائیں گے نبی کے لئے وحی اور معجزہ شرط ہے اسی طرح فقرائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اگر کوئی ولی نہیں اور دعویدار ہے تو وہ کم بخت سخت گناہ گار اور احمق ہے جس نے خواہ مخواہ طالبوں کا بوجھ سر پر لاد لیا اور ہزاروں طالبوں کی عمر برباد کردی اس کو ولی ماننے والے بھی کم بخت اور فیض سے محروم رہتے ہیں ولی کے لئے الہام اور کشف کرامت ضروری ہیں تب وہ مفید ہے اگر کسی کو کشف کرامت الہام نہ ہوں خواہ اللہ کے ہاں مقرب ہی کیوں نہ ہو وہ منفرد کے زمرے میں ہے اسے چاہیئے کہ رجوعات خلق سے بچ کر رہے ولی کی سب سے ادنیٰ کرامت یہ ہے کہ ساتھ دن کے اندر اندر طالب کو ذاکر قلبی بنا دے یعنی اس کے دل کی ہر دھڑکن اللہ اللہ کرنے لگے اور کم از کم چار مرد یا آٹھ عورتیں یہ گواہی دے سکیں کہ اس کے ذریعے انہیں محفل حضوری نصیب ہوئی ہے اور خود بھی اللہ تعالیٰ سے ہم کلام کا مرتبہ رکھتا ہو یہ فقر بکمالیت کا درجہ ہے۔ فقر بے کرم والے بھی حضور پاک ؐ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور طالب کو ریاضت عبادت اور وظائف کے بعد ذکر قلب اور محفل حضوری میں پہنچا دیتے ہیں اگر ایسی کرامتوں والا شریعت کا پابند ہو تو اس کے درجے میں ترقی ہوتی رہتی ہے اگر شریعت ؐ تارک ہو جائے تو کسی ایک مقام پر ساکن ہو جاتا ہے۔

سوال :۔ اسم ذات جلالی ہے یہ ویرانوں میں کرنے کا ہے اس سے آدمی پاگل ہو جاتا ہے

گوہر شاہی کی ولایت اور مرشد کے لئے خود ساختہ شرائط

(1) ولی کے لئے الہام اور کشف و کرامت ضروری ہے۔ (2) ولی کی سب سے ادنیٰ کرامت یہ ہے کہ ساتھ دن کے اندر اندر طالب کو ذاکر قلبی بنا دے یعنی اس کے دل کی دھڑکن اللہ اللہ کرنے لگے اور کم از کم چار مرد یا آٹھ عورتیں گواہی دے سکیں کہ اس کے ذریعے انہیں محفل حضوری نصیب ہوئی ہے۔ (3) خود بھی (ولی اور مرشد) اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا مرتبہ رکھتا ہو۔

گوہر شاہی اپنی کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق زبان درازی کرتے ہوئے لکھتا ہے "بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہود مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے، حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا، جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا

جواب :- اس میں شک نہیں کہ اسم ذات سخت جلالی ذکر ہے ققنس ایک پرندہ ہے اس نے کسی درویش سے اللہ ہو سنا اور اس نے بھی اللہ ہو شروع کر دیا حتیٰ کہ ذکر کی گرمی سے اس کے جسم میں آگ لگ گئی راکھ سے پھر انڈا بنا پھر بچہ بنا اور بڑا ہو کر اس نے پھر اللہ ہو کہنا شروع کر دیا اور پھر جل گیا یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے اس اسم کو اللہ نے پہاڑوں پر اتارنا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا لیکن انسان کے دل نے اسے قبول کر لیا لیکن ان دلوں نے قبول کیا جن میں محمد رسول اللہؐ کی گونج اور محبت تھی کیونکہ رسول پاک کا اسم مبارک جمالی ہے اور اسے کنٹرول میں رکھتا ہے۔

علم عبادت۔ ریاضت کا تعلق ظاہر سے ہے لیکن انوار کا سلسلہ باطن سے ہے باطنی تعلق رکھنے کے لئے اس امت میں نو سلسلے تھے جواب چار رہ گئے ہیں۔ قادری نقشبندی چشتی سہروردی۔۔۔ سہروردی بھی ذکوریت کو چھوڑ کر صرف نعت خوانی میں لگ گیا اب وہ بھی کٹتا جا رہا ہے جب تک کوئی ان سلسلوں میں داخل ہو کر کسی کامل سے وابستہ نہ ہوگا اس وقت تک اسے اسم ذات کا ذکر عطا نہ ہوگا۔ جب عطا ہو جائے گا خود بخود کنٹرول بھی ہوتا رہے گا بغیر عطا کے واقعی ققنس کی طرح جلتا رہے گا یا اس کی تپش کو برداشت نہ کر کے دیوانہ ہو جائیگا۔

سوال :- عورتوں کا مزار پہ جانا کیسے درست ہے جبکہ اعلیٰ حضرت نے بھی اس کی مخالفت کی!

جواب :- شامی اور مختار میں ہے کہ بوڑھی عورت کا مزار پہ جانا درست اور جوانوں کا مکروہ ہے کیونکہ مزاروں پر بے پردگی ہوتی ہے۔

—— بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰؑ کا مزار ہے یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔

گوہر شاہی اپنی کتاب میں اولیاء کو انبیاء پر فوقیت دے کر اپنے ایمان کو داؤ پر لگاتے ہوئے لکھتا ہے "نبی دیدار الٰہی کو ترستے ہیں اور یہ (اولیاء اُمّت) دیدار میں رہتے ہیں

ولایت کے یہ پانچویں درجے آپ کے طفیل آپ کی امت کے بھی خواص کو ملے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم لدنّی سکھلایا آپ کا ظاہر باطن ایک تھا۔ آپ کو لوح محفوظ کا بھی کشف تھا یہ کرامت اس امت کے ولیوں کو بھی عطا ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوئی اس امت کے بھی کئی ولی آگ پر چہل قدمی کر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس عصا تھا جو پھینکنے سے اژدہا بن جاتا اس امت کے ولیوں کو بھی یہ طاقت حاصل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کر لیتے ان ولیوں میں سے بھی ایسی کرامت رونما ہوئی۔ وہ نبی دیدار الٰہی کو ترستے آئے اور یہ دیدار میں رہتے ہیں فرق یہ ہے کہ نبی با معجزہ ہوتا ہے جو ظاہر کرنا پڑتا ہے اور ولی باکرامت ہوتا ہے جسے چھپانا پڑتا ہے لیکن بعض سے بحالت جلالیت یا بحالت کمالیت یہ کرامتیں ظاہر ہوئیں جیسا کہ پیران پیر دستگیر کا بارہ سال کی ڈوبی کشتی کا قصہ ہے۔ شاہ شمس سبزواریؒ کا ہندو راجہ کے بچے کو قُم بِاِذنِی سے زندہ کرنا اور بعد میں فتویٰ لگنا۔ حضرت ادہمؒ کا بادشاہ کی لڑکی کو قبر سے نکال لانا زندہ ہونا پھر اس سے شادی کرنا جس سے حضرت ابراہیم بن ادہمؒ پیدا ہوئے۔ حضرت مخدوم جہانیاںؒ کا روضہ اقدس میں ہجوم سے اُڑ جانا۔ حضرت لعل شہبازؒ کا قلعہ کو پلٹ دینا۔ حضرت بری امامؒ کا مردہ بھینسوں کو تالاب سے دوڑانا اور بچھڑے کا پتھر ہو جانا۔ حضرت سخی سلطان باہوؒ کا ایک نظر سے مٹی کے ڈھیلوں کو سونا بنا کر یہ شعر پڑھنا۔

نظر جنہاں دی کیمیا ہووے سونا کردے وٹ
اللہ ذات کریندائی کیا سیّد تے کیا جٹ

بعلم لدنّی کے ذریعہ حالات بتانا جسے خضر وقت کہا جاتا ہے نظروں سے فورا"

ریاض احمد گوہر شاہی اپنی کتاب ''نماز حقیقت اور اقسام بیعت'' میں نماز میں ایک کڑی شرط بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے

۵

قلب بھی نماز پڑھے یا صرف دوران نماز قلب اللہ اللہ کرتا رہے کیونکہ منافقوں کے قلب تصدیق نہیں کرتے۔ دوران نماز قلب اللہ اللہ تب کرے گا جب دل کی ہر دھڑکن کو اللہ اللہ میں تبدیل کر لیا جائے۔ جیسے ذاکر قلبی کے ذکر سے ہوتا ہے۔

سوم :۔ جسم بھی عمل کرے یعنی نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ رکوع و سجود کرے ... عمل نہیں کرتے

نماز میں ایک ... اللہ کو دیکھ رہے ہیں
یا اللہ ہم کو دیکھ ... دیکھ رہے
اور اللہ بھی ہمیں نہیں ... ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی ... وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ ... کو دیکھتا ہے اور نہ تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے وہ تو تمہارے قلبوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من وچ لائی ہو

بے شک ہمارے اعمال صالح ہیں لیکن جس قلب پر اللہ کی نظر پڑتی ہے وہ تو سیاہ ہے لوگوں نے دیکھا نماز کی ہے لیکن اللہ نے قلب سیاہ کی وجہ سے نہیں دیکھا تو یہ نماز دکھاوا بن گئی

☆ نماز میں ایک اور کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے [illegible] ہم اللہ کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں نہیں دیکھتا (معاذ اللہ)

قرآن وحدیث میں ہے کہ ایمان بنیاد ہے، پہلے ایمان ہے اگر ایمان نہیں تو اعمال کچھ نہیں مگر گوہر شاہی کی انوکھی منطق ملاحظہ فرمائیں، کہتا ہے کہ پہلے اعمال ہیں، پھر اس کے بعد ایمان ہے

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مد ظلہ العالی
کے دورۂ سندھ پر

طالبینِ حق سے نشستوں میں گفتگو پر مبنی اشاعت

عالمی انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

2

اعمال، ایمان، عشق

پہلے اعمال ہیں ' پھر اس کے بعد ایمان ہے۔ اعمال اور چیز ہیں ایمان اور چیز ہے بس دل کے ساتھ جو اعمال ہوں گے وہی اعمال صالح ہیں اور اس کے بغیر جو اعمال ہیں وہ رسم ' ریاء اور لالچ جنت سے متعلقہ ہیں۔ ایمان کے بعد پھر عشق ہے پھر جب عشق آتا ہے تو اس میں ایمان بھی آجاتا ہے اور اعمال بھی۔ عام لوگوں کا اعمال سے ' مومنوں کا ایمان سے اور ولیوں کا عشق سے تعلق ہے۔ عشق کا درجہ اعمال اور ایمان سے آگے ہے۔ تب تو سلطان باھوؒ فرماتے ہیں۔

ع جتھے عشق پہنچاوے ' اوتھے ایمان توں خبر نہ کوئی ہو

بعض ولیوں کی باتیں ایسی ہوتی ہیں اگر آدمی پوچھے نہیں تو پریشان ہو جاتا ہے۔ سلطان باھوؒ نے ایک جگہ فرمایا حبسِ دم بڑی اچھی چیز ہے۔ سالک کو حبسِ دم کرنا چاہیے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ حبسِ دم بے کار ہے۔ ایک آدمی متنفر ہو جاتا ہے کہ وہ باتیں کیوں کرتے ہیں لیکن حبسِ دم اس وقت صحیح ہے جب سالک مبتدی ہو اس کے دل کی دھڑکن ابھارنے کے لئے حبسِ دم درست ہے۔ جب سالک منتہی ہو جائے اس کے لئے حبسِ دم بیکار ہو جاتا ہے۔ منتہی سے مراد جس سالک کا قلب جاری ہو جائے اور اس کے دل کی دھڑکن میں اللہ اللہ شروع ہو جائے۔

ذاکرین کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کوئی نظر سے چلتا ہے ' کوئی قلب سے ' کوئی کسب سے۔ وہ جو نظر والے ہوتے ہیں ان کو شروع میں نظر سے چلایا جاتا ہے اس میں ان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا پھر جب نظر ہٹالی جاتی ہے کہ اب یہ خود چلیں کسب کے ذریعے۔ جب تک نظر تھی ان کا ہر وقت سلسلہ جاری

ریاض احمد گوہر شاہی کہتا ہے کہ آدمی بس نماز کے نوافل پڑھتا رہے، علماء نے ہم سب کو الجھا دیا

3

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

طالبین حق سے نشستوں میں گفتگو پر مبنی اشاعت

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان

رہا- جب نظر ہٹی اب وہ کسب کے ذریعے چل رہے ہیں مزہ تو تب ہی ہے جب کسب کے ذریعے وہاں تک پہنچے-

نوافل کا مطلب یہ ہے کہ جو اضافی نمازیں ہیں وہ اضافی چیز جیسے نفلی روزہ اضافی جو روزے رکھیں گے وہ نفلی کہلائیں گے- اسی طرح آپ کی جو عبادت ہے وہ پانچ ہزار کا ذکر ہے اس سے جو زیادہ کریں گے وہ نوافل کہلائیں گے- اب یہ ذکر ایسا ہے کہ جیسے آپ اضافی نمازیں پڑھیں گے وہ نوافل کہلائیں گے- لیکن نماز تو ہر وقت نہیں پڑھ سکتے نا! سوتے میں نہیں پڑھ سکتے لیکن یہ جو ذکر ہے- یہ سوتے میں بھی کر سکتے ہیں- ہر وقت کر سکتے ہیں عبادت تو وہ ہے جو ہر وقت ہو' یہ پانچ ہزار کے علاوہ ہے- وہ تمہارے لئے اضافی ہے- پانچ ہزار تم پر فرض ہے اس کے بعد نوافل ہے-

علماء نے اس کی تشریح یوں کی کہ آدمی بس نماز کے نوافل پڑھتا رہے- علماء نے ہم سب کو الجھا دیا- ایک آیت ہے-

فاذا قضیتم الصلوۃ فاذکروا اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبکم○

شروع شروع میں ایک عالم نے بتایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب تم نماز پوری پڑھ لو تو اس کے بعد ذکر میں مشغول ہو جاؤ اب ذکر کونسا؟ مسجد سے باہر نکلو تو یہ دعا پڑھ لو جب اٹھو تو یہ دعا پڑھ لو- اس عالم نے یہ کہا اور ہر وقت کے ذکر کو مانا ہی نہیں- دوسرے عالم سے اس آیت کا مطلب پوچھا اس نے کہا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب تمہاری کوئی نماز قضا ہو جائے تو ذکر کرو اس نے کہا نہ ہم نمازیں قضا کرتے اور نہ ذکر میں جاتے ہیں تو اس طرح انہوں نے معنی میں تبدیلی کر دی ہے- اس لئے قرآن مجید میں ایک آیت اتری ہے کہ "جب تم کسی معاملے میں پریشان ہو جاؤ تو ذکر کرنے والوں سے پوچھ لینا-"

۱۷

تریاقِ قلب

تصوف پر مبنی منظومات

از قلم
حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر
انجمن سرفروشانِ اسلام
پاکستان رجسٹرڈ

یہ تو وہ صدی ہے جہلا بھی عملدار بنے بیٹھے ہیں
جسم پر چیتھڑے چل رہی جوئیں اور باخدا بنے بیٹھے ہیں

بہت ہیں ایسے بھی عالم جو اولیاء بنے بیٹھے ہیں
یہ تو وہی فرعون ہیں جو خدا بنے بیٹھے ہیں

نہ اٹھا پردہ کہ یہی دورِ یزید ہے
سنبھل جائے یہ مسلم مجھے کیسے امید ہے

پا جائے اسرارِ حق اس کی عقل سے بعید ہے
دلوں پہ لگا کے قفل نفس کا مرید ہے

حبِ دنیا لذتِ دنیا نفس کی یہ غذا ہے
مقام ہے اس کا عالم ناسوت جنات سے اسکا رشتہ ہے

نورِ قرآن نورِ عرفان یہ دل کی غذا ہے
مقام ہے اس کا عالم ملکوت فرشتوں سے اسکا تعلق ہے

گر دل کو برباد کیا تو نفس کو شاد کیا
گر نفس کو برباد کیا تو دل کو آباد کیا

پھولا پھالا دل تو روح کو پھر پاک کیا
روح پہنچی عالم جبروت میں جب سینہ چاک کیا

قریب ہے شاہرگ کے اسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمد کاش تو نے پایا وہ رستہ نہیں

تریاقِ قلب

تصوف پر مبنی منظومات

از قلم

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان رجسٹرڈ

۱۸

دلوں میں شیطان بسا کے پھر بھی ہے دعوٰی ایمان اللہ
ہو رہی دُختر فروشی اُدھر اِدھر سہارا قرآن اللہ،

چمگاڈو بنے بیٹھے ہیں پھر بھی تکیہ کہ ہے رحمٰن اللہ
دنیا کو دھوکہ خدا کو بھی سمجھے ہے شاید انجان اللہ

تکیہ ہے اس کی رحمانی کا نادانوں کو یہ پتہ نہیں
وُہ تو قہار ہی قہار ہے جب تک اسکے آگے جھکا نہیں

تجھے کیا خبر اُسکی غفاری کی جب اُس راہ پہ چلا نہیں
جائے تو جنت میں یا جہنم میں اُسے کچھ پرواہ نہیں

جب مُنہ موڑا ادھر سے سچ کہا دہریوں نے خُدا نہیں
کیسا سمیع و بصیر ہے کچھ بھی سُنتا نہیں

قریب ہے شاہ رگ کے اُسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمدؐ کاش تو نے پایا وُہ رستہ نہیں

گر جُھک جائے تو اِدھر تجھ میں اور مجھ میں پردہ کیا
پہنچا جب میرے نشیمن میں پھر میں کیا اور خدا کیا

فَاذکُرُونی اَذکُرکُم پھر تجھے اللہ تمنا کیا
تب ہی پوچھے گا خُدا اے بندے تیری رضا کیا

پھر کہا اللہ نے میں ناراض ہوں تجھ سے اے موسیٰ
میں کل بیمار تھا تو دیکھنے تک نہ آیا

تریاقِ قلب

تصوف پر مبنی منظومات

از قلم

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ

۳۵

پوچھا موسیٰؑ نے اللہ سے تجھے کوئی پائے تو پائے کہاں
میں آتا ہوں طور پر وہ جائے تو جائے کہاں

گر ہو کوئی مشرق میں پیدا تو وہ طور بنائے کہاں
آئی آواز ہوتا ہوں ذاکر کے قلب میں زمیں پہ ہو یا آسماں

پھر کہا اللہ نے میں ناراض ہوں تجھ سے اے موسیٰؑ
میں کل بیمار تھا تو دیکھنے تک نہ آیا

کہا موسیٰؑ نے ہوتا ہے بیمار تو یہ انداز کیا راز کیا
بیمار تھا تیرے محلے میں ذاکر قلبی کیا میں ایسا نہ تھا

پھر کہا موسیٰؑ نے گھس گئے پاؤں میرے اب تو جلوہ دکھا
یہ راز نہ کھل سکے گا محمدؐ اور اس کی امت کے سوا

آئے پھر ضد پہ موسیٰؑ وہ بھی انسان ہونگے میری طرح
پڑی جب جھلک نور کی موسیٰؑ جلے طور جلا

یہی سوچ کر اللہ نے آدمی بنایا تھا
اسی بے وفا کو پھر سجدہ بھی کرایا تھا

تریاق قلب

تصوف پر مبنی منظومات

از قلم
حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر
انجمن سرفروشان اسلام
پاکستان رجسٹرڈ

۴۰

— یہی سوچ کر اللہ نے آدمی بنایا تھا
اسی بے وفا کو پھر سجدہ بھی کرایا تھا

اِسی کے لئے لوح و قلم بنایا تھا
مگر اِس بے نصیب نے خُود کو بھی نہ آزمایا تھا

نماز میں آئے گا نظر جب قلب پہ لکھا اسم اللہ
بھُول جائے گا تو اُس وقت دُنیا و مافیہا کو قسم اللہ

کتنے دیئے سجدے رہے گا نہ یاد پاکے رسم اللہ
پھر ہی ہوگی پرواز کی تیاری کر کے آغاز بسم اللہ

ملے گا پھر ثبوت تجھے تیری عبادت کا قدم بہ قدم
دیکھ سکے گا پھر تو نور کی لہریں دم بہ دم

عجب نہیں کھُل جائے راز مخفی بھی تجھ پہ پیہم
گر ہوش میں رہا پھر یاد آئیں گے تجھ کو ہم

بتایا ہے جو کچھ تجھ کو اِس کو عمل اکسیر کہتے ہیں
پڑھتا ہے جب دعوت کوئی اسکو عمل تکسیر کہتے ہیں

آجائے رجعت میں اکسیر و تکسیر سے اسکو بے تقصیر کہتے ہیں
گر نہ پایا کچھ اِن سے اُس کو بے تقدیر کہتے ہیں

یہی سوچ کر اللہ نے آدمی بنایا تھا
اسی بے وفا کو پھر سجدہ بھی کرایا تھا

گوہر شاہی کو اللہ کی طرف خاص الہامات، ہر مرتبہ اور معراج نصیب ہونے کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔ اسی لیے خوشی میں اس کے ماننے والے "جشن شاہی" مناتے ہیں (معاذ اللہ)

"دینِ الٰہی"

مصنف

ریاض احمد گوہر شاہی

سرپرست آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ (انگلینڈ)

All Faith Spiritual Movement

England

دین الٰہی — 9 — ریاض احمد گوہر شاہی

جشنِ شاہی منانے کی وجوہات

15 رمضان 1977 کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔

نفس مرضیہ کا وعدہ ہوا، مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔

چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔ اس لئے اسی خوشی میں جشنِ شاہی اس روز منایا جاتا ہے۔

آپ نے 1978 میں سیہون، ترک دنیا کر کے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ روحانی دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔ بے شمار افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا اور ان کو نظر آیا۔ لاتعداد کو کشف القبور اور کشف الحضور تک پہنچے۔ ان گنت لاعلاج مریض شفایاب ہوئے۔

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے 1980 میں ماہنامہ ... کے ذریعہ پاکستان سے دعوت تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ کا پیغام "اللہ کی محبت" کو بے حد پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہر مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں حضرت گوہر شاہی کو خطابات کی دعوت دینے لگے۔ اس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ کسی شخصیت کو ہر مذہب والوں نے اپنی عبادت گاہوں کے اسٹیج اور منبر پر بٹھا کر عزت دی ہو۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور ہر مذہب والوں کے دل گوہر شاہی کی محبت سے ذکر اللہ سے جاری ہونے یہ آپ کی ادنیٰ سی کرامت ہے یوں تو آپ کی بے شمار کرامتیں ہیں۔ ہر ایک کا تذکرہ ناممکن ہے۔

چاند، سورج، حجر اسود، شومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔ آیئے آپ بھی ان کو پرکھنے کی کوشش کریں، اور ہم سے تحقیق کے لیے رابطہ کریں اور ان کی کتب کے ذریعہ بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

ایک اہم نکتہ

مہدی کا مطلب ..... ہدایت والا اور مہدی کا مطلب ..... چاند والا

جیسے مہ تاز اور مہتاب

محمد یونس الگوہر

(younus38@hotmail.com)

گوہر شاہی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ سب سے بہتر اور بلند وہی ہے،
جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، خواہ وہ کسی مذہب سے بھی ہو۔

دین الٰہی 44 ریاض احمد گوہر شاہی

"دینِ الٰہی"

خدا کے پوشیدہ راز

مصنف
ریاض احمد گوہر شاہی

ناشر: آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)
All-Faith Spiritual Movement
Ireland

گوہر شاہی کا عالم انسانیت کیلئے

انقلابی پیغام

مسلمان کہتا ہے کہ میں سب سے اعلیٰ ہوں،
جبکہ یہودی کہتا ہے، میرا مقام مسلمان سے بھی اونچا ہے،
اور عیسائی کہتا ہے، میں ان دونوں سے بلکہ سب مذاہب والوں سے بلند ہوں،
کیونکہ میں اللہ کے بیٹے کی امت ہوں۔

لیکن گوہر شاہی کا کہنا ہے

کہ سب سے بہتر اور بلند وہی ہے، جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے،
خواہ وہ کسی مذہب سے بھی نہ ہو!
زبان سے ذکر و صلوٰۃ اُن کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت ہے،
جبکہ قلبی ذکر اللہ کی محبت اور رابطے کا وسیلہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی محبت صرف اور صرف حضور ﷺ کے غلام یعنی مسلمان ہی کے دل میں ہے، کائنات میں سب سے بہتر اور بلند صرف متقی مسلمان ہے مگر گوہر شاہی کی منطق ہی عجیب ہے۔ وہ بت پرستوں، مشرکوں اور انبیاء سے عداوت رکھنے والے یہودیوں حتیٰ کہ دین رب تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت داخل کروا رہے ہیں۔

گوہر شاہی نے ترجمۂ قرآن میں خیانت کر کے آگے (القرآن) لکھ دیا تا کہ بھولی بھالی عوام کو دھوکہ دے سکے۔ اصل آیت یہ ہے:

"اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰماً وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ (سورۂ آل عمران آیت 191 پارہ 4)

ترجمہ: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے۔

"دینِ الٰہی"

خدا کے پوشیدہ راز

مصنف
ریاض احمد گوہر شاہی
ناشر: آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)
All-Faith Spiritual Movement
Ireland

باب ۷

ولی کسے کہتے ہیں؟

ولی دوست کو کہتے ہیں، اور دوست کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ہمکلام ہونا ضروری ہے۔

بامرتبہ تصدیق، نقالیہ زندیق۔ جھوٹی نبوت کا دعویدار کافر ہے
جبکہ جھوٹی ولائت کا دعویدار کفر کے قریب ہے،

حضورؐ نے بھی ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کو کہا تھا کہ کچھ کام صرف میرے کرنے کے ہیں، تمہارے لئے نہیں ہیں۔

ہر نمازی کی یہی دعا ہوتی ہے کہ اے اللہ مجھے ان لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تیرا انعام ہوا۔ جب تک اس کی روح بیت المعمور میں جا کر نماز نہ پڑھے، اسے حقیقی نماز کیسے کہتے ہیں، کیونکہ وہ نماز مرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ جیسا کہ شب معراج میں بیت المقدس میں بھی سب نبیوں کی ارواح نے نماز پڑھی تھی، اور جب تک رب کا دیدار نہ ہو جائے اس وقت تک شریعت کی اتباع ضروری ہے۔

البتہ سست اور گناہگار لوگوں کیلئے بھی اللہ نے کچھ نعم البدل بنایا ہوا ہے۔ اللہ کے نام کا قلبی ذکر بھی ظاہری عبادت اور گناہوں کا کفارہ بنتا رہتا ہے، اور کبھی نہ کبھی اسے اللہ کا محب اور روشن ضمیر بنا دیتا ہے۔

جب تمہاری نماز قضا ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو، اٹھتے، بیٹھتے، حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی۔ (القرآن)

ولیوں کا قرب، نسبت، نظر اور دعا بھی گناہگاروں کا نصیبہ چمکا اور دوزخ سے بچاتی ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے امت کے گناہگاروں کی بخشش کیلئے حضرت اویس قرنیؓ سے بھی دعا کیلئے صحابہ کرامؓ کو بھیجا تھا۔ عبادت، ریاضت، اور شہادت سے بھی گناہوں کا کفارہ اور بخشش ہو سکتی ہے۔ عاجزی، توبہ تائب اور گریہ زاری بھی رب کو پسند ہے۔ جس کی وجہ سے نصوح جیسا کفن چور اور مردہ عورتوں کی بے حرمتی کرنے والا بخشا گیا۔

ایک دن عیسیٰؑ نے شیطان سے پوچھا کہ تیرا عزیز ترین دوست کون ہے؟ اس نے کہا: کنجوس عابد۔ کہ وہ کیسے؟ اس کی کنجوسی اس کی عبادت کو رائیگاں کر دیتی ہے، پوچھا! تیرا بدترین دشمن کون ہے؟ اس نے کہا: سخی گناہگار۔ کہ وہ کیسے؟ اس کی سخاوت اس کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔ خدا کے بندوں اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے اور خیال رکھنے والے، حق کا ساتھ اور انصاف والے لوگ بھی رب کی نظر کرم کے قابل ہو جاتے ہیں۔

علامہ اقبال تیسری جماعت کے طالب علم سکول سے واپس آئے تو ایک کتیا ان کے پیچھے چل پڑی، آپ تیز سیڑھیوں پر چڑھ گئے اور وہ بے بسی سے دیکھتی رہی۔ آپ نے سوچا شاید بھوکی ہے۔ ان کے والد نے ان کے لئے ایک پراٹھا رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے تو وہ کتیا کو ڈال دیا، وہ اٹھا کر [illegible] بچے بھی دیکھنے لگے۔ آپ نے باقی تو کھا ہی [illegible] اور خود سادہ روٹی کھا کر رہے۔ رات کو ان کے والد کو بشارت ہوئی کہ تمہارے بیٹے کا عمل مجھے پسند آیا ہے اور وہ حضور کی نظر ہو گیا ہے۔

جب چنگیز خان بڑھیا کا بچہ جنگل سے اٹھا کر چل پڑا تو دیکھا کہ گھوڑے کے پیچھے پیچھے بڑھیا بھی دوڑ رہی ہے۔ چنگیز رک گیا، دیکھا بڑھیا بھی کھڑی ہو گئی اور اپنے بچے کو اس نے آسمان کی طرف اٹھایا۔ چنگیز نے دیکھا کہ اس وقت اس کے آنسو بہہ رہے تھے، اور چنگیز نے بچہ واپس کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد

☆ ولی کے لئے عجیب و غریب شرائط عائد کرتے ہوئے گوہر شاہی لکھتا ہے کہ ولی کا رب تعالیٰ کو دیکھنا اور اس سے ہم کلام ہونا ضروری ہے۔

گوہر شاہی کا انوکھا اور باطل عقیدہ:
رب چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے، وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب

"دینِ الٰہی"

مصنف
ریاض احمد گوہر شاہی
ناشر: آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)
All-Faith Spiritual Movement
Ireland

﴿گوھر شاہی کا عقیدہ﴾

سب مذاہب کے نیکوں کاروں اور عابدوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا جائے،
رب کو کہو، کس کو دیکھے گا؟
جس طرح تیری نظر چمکتے ہوئے ستاروں پر پڑتی ہے،
وہ مریخ ہو یا عطارد ہو یا بے نام ستارہ،
اِسی طرح رب بھی چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے،
وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب۔
بن عشقِ دلبر کے سچل کیا کفر ہے، کیا اِسلام ہے

☆

تم رب کی تلاش میں مندروں، گرجوں اور مسجدوں وغیرہ کی دوڑ لگاتے ہو! کیا تاریخ میں کوئی ثبوت ہے، کہ رب کو کسی نے بھی کسی بھی عبادت گاہ میں بیٹھا ہوا دیکھا ہو؟

ارے نادان! رب کا مسکن تیرا دل ہے، اس کو دل میں بسا۔ پھر دیکھ یہ عبادت گاہیں اور ان میں عبادت کرنے والے تیری طرف دوڑ لگائیں گے۔
بایزید بسطامی فرماتے ہیں ایک عرصہ کعبہ کا طواف کرتا رہا، جب رب میرے اندر آیا، تو ایک عرصہ سے کعبہ میرا طواف کر رہا ہے۔
یہ عبادت گاہیں ثواب گاہیں ہیں، جبکہ یہ دل اللہ کا گھر ہے۔ عبادت گاہوں میں تو پکارے گا، اور رب دلوں میں پکارے گا۔

☆

عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوقِ جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں
اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

☆

ہر مذہب کا عقیدہ ہے، کہ اس کے نبی کی شان سب سے بلند ہے اور یہی عقیدہ اہل کتاب میں جنگوں کا سبب بنا،
بہتر ہے تم روحانیت کے ذریعہ نبیوں کی محفل میں پہنچ جاؤ، پھر ہی پتہ چلے گا کہ کون کس مقام پر ہے اور کون کس درجہ پر ہے۔

☆ گوہر شاہی سے ہمارا سوال ہے کہ کیا مشرکوں اور رب کے وجود کا انکار کرنے والے لامذہب کے دل بھی چمکتے ہیں؟

گوہر شاہی پہلے تو ہر مکاتب فکر کے لوگوں کو جمع کرتا تھا مگر بعد میں اُس نے سکھوں کے گردواروں اور چرچ میں جانا شروع کر دیا

دین الٰہی 76 ریاض احمد گوہر شاہی

"دینِ الٰہی"
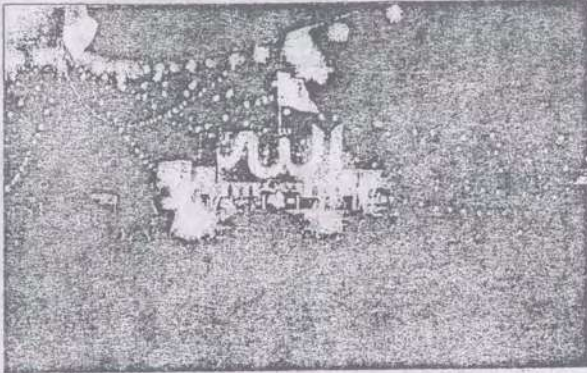
مصنف
ریاض احمد گوہر شاہی
ناشر: آل فیتھ سپر چوئل موومنٹ (آئرلینڈ)
All-Faith Spiritual Movement
Ireland

7 اکتوبر 1996 کو کراچی میں منعقد ہونے والی اسم ذات کانفرنس میں حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کے خطاب کی ایک جھلک، جس میں مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی
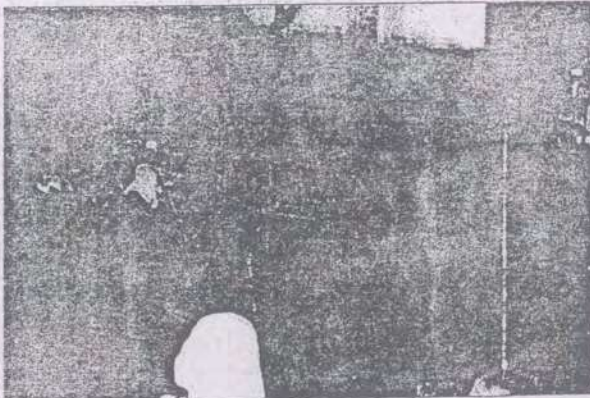
امریکہ کی ریاست ایری زونا کے شہر فینکس میں گرونانک گردوارہ آشرم میں حضرت گوہر شاہی سکھوں کو نام دان دے رہے ہیں۔

یہ انجمن سرفروشانِ اسلام کا مرکزی رسالہ ہے جو کہ گوہر شاہی کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے

سالنامہ گوہر 97 - 1996
GOHAR

بفیض نظر
حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

عالمی روحانی تحریک انجمن سرفروشان اسلام
کے سالانہ دو روزہ عالمی مرکزی اجتماع گیارہویں
شریف کے موقع پر خصوصی اشاعت

زیر سرپرستی
حضرت حاجی فضل حسین
والد گرامی گوہر شاہی
زیر نگرانی
جناب محمد عارف میمن
منتظم
جناب وصی محمد قریشی
ایڈیٹر
جناب سید ظفر کاظمی

مجلس مشاورت

جناب قمر احمد خان	جناب مقصود احمد خان
جناب محمد یونس قادری	جناب محمد ناصر قادری
جناب محمد شفیق قادری	جناب محمد اشفاق لودھی
معاونین	سید قاسم علی، محمد رفیق گوہر
کمپیوٹر کمپوزنگ	الیسد کمپوزرس، حیدر آباد

- نور الٰہی نور نبوت
- ذکر الٰہی
- مغربی تہذیب
- مثالی خواتین
- اقبال کا مرد مومن
- معاشرے کا ناسور
- خدمت خلق
- گیارہویں شریف
- حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کا دورہ امریکہ
- اسم ذات اللہ
- غوث اعظمؒ نے فرمایا
- ایمان اور اسلام
- قرآن و سائنس
- اسلامی آداب گفتگو
- عظمت کا پیکر
- شمیدر انجمن
- عالمگیر تاریکی
- زیارت مدینہ منورہ
- جلال و جمال
- اسلام اور ریاست
- سرفروشان اسلام
- آب زم زم
- ملکہ سبا

ناشر سرفروش پبلیکیشنز پاکستان

اس بے ہودہ سفرنامہ کو گوہر شاہی نے پسند کیا" مشرکوں کے دلوں میں اللہ کی تڑپ کا ذکر کیا (معاذاللہ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے دورہ امریکہ کی روداد

ہندو، سکھ اور انگریزوں کے دلوں میں اللہ کی تڑپ

امریکہ میں روحانی انقلاب

راوی عبدالغفور علوی
ترتیب قمر احمد خان

عالمی روحانی شخصیت حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی نے گزشتہ دنوں امریکہ" برطانیہ' کینیڈا اور متحدہ عرب امارات کا روحانی تبلیغی دورہ فرمایا اس دورے کی روداد جناب عبدالغفور علوی نے بہت محنت سے ترتیب دی جسے قبلہ سرکار شاہ صاحب نے بھی پسند فرمایا اس مفصل روداد کے چند اہم واقعات ان صفحات میں شامل کررہے ہیں تفصیلی روداد اخبار صدائے سرفروش میں شائع کی جائے گی' انشاء اللہ

۳ر جولائی ۱۹۹۶ء کو عالمی روحانی ذات گرامی حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی لندن کے معروف ہیتھرو ائرپورٹ سے امریکہ کے تاریخی روحانی دورے پر روانہ ہوئے تو انگلینڈ کے ساتھیوں نے اشک بار آنکھوں سے آپ کو الوداع کیا۔ مانچسٹر سے تعلق رکھنے والے ساتھی ظفر حسین' عبد الغفور خان اور راقم الحروف عبدالغفور علوی سرکار کے ہمراہ تھے۔ واشنگٹن ڈیلاس ائرپورٹ پر انجمن سرفروشان اسلام امریکہ کے امیر مظہر فیروز اور ان کی فیملی کے علاوہ معروف بھائی (مانچسٹر)' پرویز بھائی' خالد مرزا (بریڈ فورڈ) نے سرکار کا والہانہ انداز میں "مرحبا مرحبا" کہتے ہوئے استقبال کیا۔

۴ر جولائی ۱۹۹۶ء کو مظہر بھائی کی رہائش گاہ پر سرکار کی نشست ہوئی جس میں تقریبا ۲۵ تا ۳۰ پاکستانیوں نے سرکار سے ذکر قلب حاصل کیا' ذکر لینے والوں میں پاکستان کے مشہور ریٹائرڈ جنرل ٹکا خان کے صاحبزادے سجاد خان بھی تھے جنہوں نے بتایا کہ میں بہت عرصہ سے ذکر قلب کی تلاش میں تھا اللہ کا شکر ہے کہ آج سرکار شاہ صاحب سے ملاقات کرکے بہت مطمئن ہوا ہوں اور بڑی خوشی ہوئی ہے۔

۵ر جولائی کو سرکار سان فرانسسکو روانہ ہوئے اور ہوٹل دانڈے مین میں قیام کیا' ۷ر تاریخ کو ایک ہوٹل کے ہال میں سرکار کا خطاب تھا' سرکار کے خطاب کے انتظام ISA (انٹرنیشنل صوفی ایسوسی ایشن) نے کیا تھا جو اتفاق سے ASI کا الٹ ہے یہ ایسوسی ایشن وہاں کے قادری نقشبندی چشتی سلسلوں کے شیوخ اور ان کے خلفاء وغیرہ نے تشکیل دی ہے اور اس کے تحت ہفتہ وار محفل ذکر ہوتی ہے اس محفل میں سرکار شاہ صاحب کو بھی مدعو کیا گیا تھا اس کے سربراہ ڈاکٹر علی کبنفر ہیں جو کہ ایرانی نژاد شیعہ ہیں اور ایک روحانی سلسلہ چلارہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب محفل میں موجود تمام لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں وہاں سوال و جواب ہوئے تو بعد میں سرکار شاہ صاحب نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی یہاں پر موجود لوگوں کو ذکر فکر کے متعلق کچھ بتائیں.....!

ڈاکٹر صاحب نے فورا کہا "بصد شوق" سرکار نے وہاں موجود تمام لوگوں کو بہت کچھ بتایا اس کے بعد ان کے طریقے کے مطابق محفل ذکر ہوئی۔ اس محفل میں سرکار تقریبا دو گھنٹے تک موجود رہے۔

۷ر جولائی کو سرکار کا خطاب تھا۔ سرکار شاہ صاحب شیخ حشام کی دعوت پر کیلیفورنیا روانہ ہوئے' شیخ صاحب کا تعلق نقشبندی سلسلے سے ہے وہ ہزاروں غیر مسلموں کو مسلمان بنا چکے ہیں وہ نجدیوں (وہابیوں) کے سخت مخالف ہیں سرکار نے ان کی گفتگو سن کر کہا تم تو نجدیوں کے خلاف لڑ رہے ہو اور ہم شیطان سے جنگ کررہے ہیں جو انسان کا ازلی دشمن ہے۔ شیخ حشام میں بہت عاجزی و انکساری ہے وہ بڑی عاجزی سے سرکار سے ملے ذکر قلب لیا اور اپنے مریدوں کو تاکید کی کہ وہ بھی ذکر قلب حاصل کریں۔ وہ تمام وقت سرکار شاہ صاحب کے قدموں کی جانب

میوزک کی دھن (گٹار اور دف) پر امریکیوں نے ذکر اللہ کیا (معاذ اللہ) کیا یہ ذکر اللہ کی بے حرمتی نہیں؟

بیٹھے رہے۔ سرکار نے شیخ صاحب کو ذکر دیتے وقت کہا کہ اگر تم ذکر کرتے رہو گے تو ہم تمہیں خوابوں میں بھی ملیں گے۔ شیخ صاحب نے بعد میں شاہ صاحب کو اپنی لائبریری کا دورہ بھی کروایا جو جدید ترین سہولیات سے آراستہ ہے۔

سرکار کا جس ہوٹل میں قیام تھا اسی ہوٹل کے ہال میں سرکار کا خطاب تھا کمرے سے نکلتے وقت سرکار نے کہا "لگتا ہے کہ امریکہ میں آگ لگ ہی جائے گی" سرکار جب ہال میں پہنچے تو میزبانوں کی طرف سے پہلے ذکر کی مختصر سی محفل ترتیب دی گئی ذکر کا یہ طریقہ زندگی میں ہم نے پہلی مرتبہ دیکھا۔ سب لوگ اپنی اپنی کرسیوں پر کھڑے ہوگئے میوزک کی دھن (گٹار اور دف) پر امریکیوں نے "بسم اللہ" اور "لا الہ الا اللہ" کا ذکر جھوم جھوم کر کیا۔ ذکر کی اس محفل میں کیف و سرور کی انتہا تھی۔ شاید یہ سرکار شاہ صاحب کی موجودگی کی وجہ سے تھی۔ امریکیوں کو اس طرح جھوم جھوم کر ذکر کرتا ہوا دیکھ کر ہم سے رہا نہ گیا اور ہم نے بھی کیفیت کے عالم میں اپنی اپنی نشست پر کھڑے ہوکر ذکر کیا اور ہماری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ ہمیں یہی خیال آرہا تھا کہ نہ جانے خدا کے دیوانے کہاں کہاں کس کس روپ میں موجود ہیں۔ اس کے بعد سرکار کا خطاب ہوا وہاں تقریباً ۵۵ فیصد لوگ امریکی تھے جو غیر مسلم اور کچھ نو مسلم تھے۔ خطاب کے بعد سرکار نے کہا جو لوگ ذکر قلب نہیں لینا چاہتے وہ خاموشی سے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے رہیں اور جو لوگ ذکر لینا چاہیں وہ ہمارے ساتھ مل کر تین مرتبہ "اللہ اللہ اللہ" کہیں۔ وہاں پر موجود اکثریت نے سرکار شاہ صاحب سے ذکر قلب لیا۔

۷ر جولائی ۱۹۹۶ء کو ٹیوسن شہر کے ہوٹل پلازہ میں سرکار کا خطاب تھا سوال و جواب کے دوران ایک خاتون جس کا نام ہیتھر فلینڈر (Heather Flandar) تھا اپنی نشست پر کھڑی ہوئی اور اپنا ایک واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مشروب پیا اس میں زہر تھا اس کے پیتے ہی میرا نظام تنفس رک گیا اور میں نے محسوس کیا میں اپنے جسم سے باہر آگئی ہوں میں نے دیکھا کہ میرا جسم نیچے پڑا ہے پھر اچانک ایک فرشتہ آیا اور میرا نظام تنفس بحال ہوگیا اور میں پھر اپنے جسم میں آگئی اس کے بعد میں نے ایک روشنی دیکھی اور محسوس کیا کہ میرے ہاتھوں میں شفا کی ایک طاقت آگئی ہے اور اس کے بعد میں جس کسی مریض کے جسم پر ہاتھ رکھتی ہوں وہ ٹھیک ہوجاتا ہے اس نے بتایا کہ میں نے چار دن اور چار راتیں ایریزونا کے صحرا میں بغیر کچھ کھائے پئے گذارے۔ سرکار شاہ صاحب نے اس کی ان باتوں کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ موکلات ہیں جو تمہاری مدد کرتے ہیں لیکن ان موکلات پر تمہارا کوئی اختیار نہیں ہے یہ کبھی بھی جاسکتے ہیں اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے اندر کی مخلوق کو بیدار کرو وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں گی اور ان پر تمہارا اختیار بھی ہوگا۔ اس کے بعد سرکار جتنے دن بھی ٹیوسن شہر میں رہے وہ بلاناغہ سرکار کے پاس آتی رہی اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لاکر ذکر دلواتی رہی سرکار نے اس عورت کو کوٹری شریف آنے کی دعوت دی ہو سکتا ہے کہ یہ امریکی خاتون گیارہویں شریف کے موقعہ پر پاکستان آئے۔

دورہ امریکہ کے دوران جس حصہ پر سرکار ۶ر جولائی سے ۱۵ر جولائی تک رہے سرکار کا واسطہ وہاں کے مقامی غیر مسلموں اور نو مسلموں سے رہا اور انہیں لوگوں نے سرکار سے فیض حاصل کیا۔

۱۵ر جولائی کو سرکار شاہ صاحب ظفر ارشد صاحب جن کا تعلق ہندوستان کے شہر کانپور سے ہے ان کی دعوت پر ان کی رہائش گاہ تشریف لے گئے ان کا تعلق ادارہ منہاج القرآن سے ہے ان کے یہاں بہت دیر تک سرکار کی نشست رہی واپسی پر راستے میں سرکار شاہ صاحب نے فرمایا کہ اب ہمیں اس بات پر مخالفت برداشت کرنی پڑے گی کہ "اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو' مسلمان یہ کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تک پہنچ سکتا ہے جبکہ عملی طور پر ایسا ہورہا ہے عیسائی ہندو اور سکھوں کے ذکر بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں"۔ پھر سرکار نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا تھا کہ مجھے حضور پاکؐ سے دو علم حاصل ہوئے ایک تو میں نے تمہیں بتا دیا اور اگر دوسرا تمہیں بتا دوں تو تم مجھے قتل کردو گے۔ اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی حاصل ہوسکتی ہے بات آگے بڑھی تو ایک سکھ عورت سریندر بیانت کا نام آیا۔ یہ عورت گلزار بھائی کی معرفت انجمن کے مشن اور سرکار کی ذات گرامی سے متعارف ہوئی تھی۔ اب

غیر مذہب عورت کو گوہر شاہی نے بغیر کلمہ پڑھے اپنے یہودی مذہب پر قائم رہتے ہوئے ذکر کی اجازت دی (معاذ اللہ)

تک سرکار شاہ صاحب سے اس کی ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی لیکن اس کی کیفیت یہ تھی کہ سرکار کی کینیڈا آمد سے تین دن قبل ہی جب وہ آنکھیں بند کرتی تو اس کے سامنے شاہ صاحب کا چہرہ آجاتا- وہ جہاں بھی جاتی سرکار اسے اپنے گرد چلتے ہوئے نظر آتے یہ سن کر سرکار نے کہا کہ اس عورت کو اتوار کے دن ہمارے پاس لانا- ہم اسے "ذکر دینے کی اجازت دیں گے"- یہ سن کر وہاں موجود تمام ذاکرین بڑے حیران ہوئے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے کہ ایک غیر مذہب عورت کو بغیر کلمہ پڑھے ذکر دینے کا اذن مل جائے- بقول سرکار یہ بھی ایک چھوٹی سی ولایت ہے جو کہ اس خاتون کو بغیر کسی ریاضت بغیر کلمہ پڑھے اپنے ہی مذہب میں رہتے ہوئے مل جائے- اس کے بعد سرکار نے ظفر بھائی کو کچھ ہدایت دیں اور سکھوں میں تبلیغ کے لئے ان کی ڈیوٹی بھی لگائی-

جب سریندر کو معلوم ہوا کہ شاہ صاحب نے ظفر بھائی کی ڈیوٹی سکھوں پر لگائی ہے تو وہ ظفر بھائی کو سکھوں کے گردوارے لے گئی اور اپنے "گرو" سے ملاقات کروائی- گردوارے میں ظفر بھائی کے سر پر سکھوں والا رومال باندھا گیا اور ہاتھ میں کڑا پہنایا گیا گردوارے میں بیٹھ کر ظفر بھائی کی سکھو گرو نانک کی تعلیمات پر بھی ہوئیں بابا گرو نانک کی تصنیف کو گرنتھ کا بھی ذکر کیا جس میں بابا جی نے کہا ہے "واہے گرو ست نام - اپنی من کی زبان سے جپیو" یعنی تو اپنی آنکھیں بند کرکے من میں اسے یاد کر" اس گفتگو کے بعد" ظفر بھائی نے وہاں موجود سکھوں میں تعلیمات گوہر شاہی پر روشنی ڈالی سکھوں نے اس سلسلے میں ظفر بھائی سے سوالات بھی کئے اور ظفر بھائی کی باتیں سن کر وہ بڑے مطمئن ہوئے وہاں موجود سکھوں میں سے دو سکھ اور آٹھ عورتیں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ذکر قلب لیا تین کا ذکر تو اسی وقت چل گیا- اس واقعہ سے سریندر تو بہت خوش ہوئی اور اس نے سرکار کے ساتھ آئے ہوئے لوگوں کو مختلف نام دیئے جو اس کے رشتہ داروں کے نام پر تھے وہ ان ہی ناموں سے شاہ صاحب کے غلاموں کو پکارتی- یعنی ظفر بھائی کو کتش کہتی" غفور خان کو "چچے" کہہ کر پکارتی اور معروف بھائی کو "گوگو" کہتی جبکہ راقم الحروف عبدالغفور علوی کو پردیپ کہتی اس کا کہنا تھا کہ سرکار سے مل کر ایسا لگتا ہے کہ میرا خاندان بہت وسیع ہوگیا ہے- اس کی یہ باتیں سن کر ہم نے اسے پاکستان آنے کی دعوت دی پہلے تو وہ جھجکی کہ کہیں سکھ ہونے کے ناطے اس کے ساتھ مختلف برتاؤ نہ ہو- لیکن جب اس سے یہ کہا گیا کہ پاکستان آؤ تو سہی" تمہیں ایسی محبت ملے گی کہ تم نے کبھی ساری دنیا میں بھی نہیں دیکھی ہوگی- اس پر اس نے کہا میں کوشش کروں گی کہ گیارہویں شریف پر کوٹری آجاؤں-

۲۶ر جولائی کو ایک کینیڈین خاتون (کارلا می ڈونلڈ Mc Donald (Carla سرکار سے ملنے آئی- وہ ہیش یوگی نامی کسی گرو سے وابستہ تھی- سرکار سے اس نے کافی سوالات کئے جب مطمئن ہوگئی تو سرکار سے ذکر قلب حاصل کیا سرکار نے پہلے ہی دن اس کا کشف کھول دیا- وہ بہت متاثر ہوئی اور کافی دیر تک سرکار کے پاس بیٹھی رہی سرکار نے انگلی کے اشارے سے اسکی طرف کچھ لکھا اور دم بھی کیا تھوڑی دیر کے بعد سریندر بھی آگئی اور بہت عاجزانہ اور اپنائیت سے کہنے لگی کہ آپ میری وجہ سے تنگ تو نہیں ہوئے- سرکار نے کہا نہیں" جب ہم کسی سے تنگ ہوتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اب جاؤ سریندر کافی دیر تک بیٹھی سوال کرتی رہی اس کے چلے جانے کے بعد شام کو سرکار نے ہمیں ایک نئی بات بتائی" سرکار نے بتایا کہ ہمیں دکھایا جارہا ہے کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہمارے جھنڈے اٹھائے ہوئے ہمارے ساتھ دوڑ رہے ہیں- رات کو سریندر پھر آگئی اس کی کیفیت ہی عجیب تھی وہ بہت خوش اور مطمئن نظر آرہی تھی بعد میں معلوم ہوا کہ سرکار نے آج اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ تو ہماری بیٹی ہے اور ہم تجھے اپنی بیٹی ہی سمجھتے ہیں- اس کا خوش ہونا بجا تھا کہ عالم روحانیت کی ایک عظیم شخصیت نے اسے آج اپنی بیٹی بنالیا تھا" دوسرے دن کارلا می خاتون جس کا کشف سرکار نے پہلے ہی دن کھول دیا تھا سرکار کے پاس آئی اس نے کچھ باتیں سرکار سے دریافت کیں- کچھ سوالات تھے- اس نے سرکار کو بتایا کہ ہم لوگ مراقبہ کرتے ہیں کیونکہ ہم اپنے گرو ہیش یوگی کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل بھی کرتے ہیں اس کی باتیں سن کر سرکار نے اس سے یہی کہا کہ پہلے اپنے اندر کی چیزوں کو طاقت ور کرلو پھر تمہارا مراقبہ صحیح لگے گا ورنہ اس صورت حال میں صحیح اور غلط کا اندازہ تمہارے لئے مشکل ہے سرکار کی باتیں سن کر وہ مطمئن ہوگئی اور کہا کہ

سکھ کو گوہر شاہی نے ذکر دینے اور دم کرنے کی اجازت دی (معاذ اللہ) کیا یہ ذکر اللہ کا مذاق نہیں؟

اب میں پہلے سے بھی زیادہ محنت کروں گی۔ تھوڑی دیر کے بعد سرینڈر کا فون آیا اس نے سرکار سے فون پر کافی دیر تک باتیں کیں۔ بعد میں سرکار نے بتایا کہ یہ سرینڈر کا فون تھا وہ کہہ رہی تھی کہ آج میں نہیں آسکتی' مجھے اندر سے آواز آرہی ہے کہ نہ تو ادھر جائے گی اور نہ تیرے گھر باہر سے کوئی آدمی آئے گا سرکار نے بتایا کہ اصل میں آج ہم نے سرینڈر کو بلایا تھا کہ تجھے آج ہم ذکر دینے کی اجازت دیں گے لیکن شیطان وہاں پہنچ گیا اب وہ اسے یہاں آنے سے روک رہا ہے کیونکہ ذکر دینے کی اجازت کے بعد اس کے ذریعہ ہزاروں لوگ اس طرف آسکتے ہیں سرکار نے فرمایا کہ سرینڈر میں خالص اللہ کی طلب ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا کہ ہم نے بھی اپنی فوج وہاں بھیج دی ہے اب وہاں مقابلہ ہوگا لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ تھوڑی دیر پہلے سرینڈر نے آنے سے انکار کردیا تھا لیکن اب وہ ہوٹل کی لابی میں کھڑی سرکار کا انتظار کررہی تھی کیونکہ سرکار شاہ صاحب تھوڑی دیر کے لئے ہوٹل سے باہر چلے گئے تھے اور ہم سب بھی سرکار کے ساتھ ہی تھے شاہ صاحب کو دیکھ کر سرینڈر کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔ آج کا دن ہمارے لئے بلکہ سرکار کے تمام غلاموں کے لئے تاریخی دن تھا کیونکہ سرکار نے آج کے دن سرینڈر کو ذکر دینے کا اذن دیا تھا اور دم کرنے کی اجازت بھی دے دی گی۔ سرینڈر سے سرکار نے فرمایا کہ آج کے بعد سے تمہیں کسی مذہب کا بھی آدمی یا عورت ملے اسے اللہ اللہ کا ذکر دینا اور اگر کوئی مریض ملے تو اللہ اللہ پڑھ کر اس پر دم کردینا سرکار نے کہا دم تم کرو گی کام ہم کریں گے ہم تمہارے پیچھے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح اللہ ہمارے ساتھ ہے' سرینڈر بہت خوش تھی کہ آج سرکار نے اسے اتنی بڑی دولت سے نوازا ہے وہ بڑی مطمئن خوش خوش بہت دیر تک سرکار کے پاس بیٹھی رہی اور ارادہ ظاہر کیا کہ میں پاکستان آکر گیارہویں شریف میں شرکت کرنا چاہتی ہوں۔ دوسرے دن ایک سکھ اپنی بیٹی منجیت کو اپنے ساتھ لایا اس لڑکی کو اثرات تھے سرکار نے اس کا علاج فرمایا اور تصدیق کی کہ اس کا ذکر چل رہا ہے اس کے بعد سرکار سرینڈر کا انتظار کرنے لگے کیونکہ سرینڈر کو آج الوداعی ملاقات کے لئے آنا تھا' تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ سرینڈر اپنی بیٹی امرندر کے ساتھ سرکار کے کمرے میں داخل ہوئی' سرکار نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ تیری بیٹی بھی تیری طرح اللہ اللہ میں لگ جائے گی اس کا ذکر بھی خوب چلے گا' اس وقت دن کے دو بج چکے تھے ہم سب امریکہ جانے کے لئے ہوٹل سے باہر آگئے سرینڈر نے سرکار سے اجازت چاہی کہ سرکار کچھ دیر میں بھی آپ کے پیچھے چلنا چاہتی ہوں سرکار نے اجازت دے دی پھر کہا کہ تم میری گاڑی میں بیٹھ جاؤ وہ فوراً سرکار کی گاڑی میں بیٹھ گئی اور اس کی گاڑی ظفر بھائی چلاتے رہے کار میں گفتگو کرتے ہوئے سرکار نے فرمایا کہ کچھ لوگ مذہب کے ذریعہ پاک صاف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کسی ولی کی محبت اور نظر سے بھی صاف ہوجاتے ہیں اس سلسلے میں سرکار شاہ صاحب نے حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی اور حضرت بابا فرید گنج شکر پاک پتن شریف کا واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانیؒ نے بابا فرید گنج شکرؒ پاکپتن شریف کی دعوت کی۔ کھانے سے پہلے جب کنیز ہاتھ دھلانے آئی تو بابا فریدؒ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے رہے حتیٰ کہ لوٹے کا پانی ختم ہوگیا اور وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہی رہے۔ محفل میں موجود لوگوں کو یہ بات بری محسوس ہوئی لیکن بہاؤ الدین ذکریا ملتانیؒ سمجھ گئے کہ کوئی بات ہے جب سب لوگ کھانے کے لئے دسترخوان پر بیٹھے تو انہوں نے بابا فرید گنج شکرؒ سے اس کی وجہ پوچھی۔ تو بابا فرید نے کہا..... "جب میں نے یہاں ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں پر نظر ڈالی تو سب کو جنتی پایا سوائے اس کنیز کے جو میرے ہاتھ دھلارہی تھی۔ میں نے سوچا کہ بہاؤ الدینؒ کی خدمت گزار اور جہنمی ہے!! وہ میرے ہاتھ دھلاتی گئی اور میں اس کے گناہ بخشواتا گیا۔ جب تک اللہ نے نہیں کہا کہ "میں نے اسے معاف کیا" اس وقت تک میں اسے دیکھتا ہی رہا۔

یہ واقعہ سن کر سب پر روحانی کیفیت طاری ہوگئی سب بڑے خوش ہوئے سرینڈر بھی اس واقعہ سے بڑی متاثر ہوئی۔ سرکار نے گفتگو کرتے ہوئے سرینڈر سے کہا جو لوگ ہمارا ساتھ دیتے ہیں یہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کچھ دیر توقف کرنے کے بعد سرکار نے مذاقاً کہا اور جب ان کے پیسے ختم ہوجاتے ہیں تو دو دو دن بھوکے بھی رہتے ہیں گاڑی میں موجود سب لوگ سرکار کی اس بات پر مسکرادئے کیونکہ کچھ لوگوں کے ساتھ ایسا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کفار کو مسلمان کرتے پھر ان کو خدا تعالیٰ کی معرفت عطا فرماتے مگر گوہر شاہی کا یہ حال ہے کہ کہتا ہے کہ جو کسی مذہب اور کسی نبی کو مانتے ہی نہیں، ان لوگوں کیلئے ہم نے اپنا تصور بتایا ہے (معاذ اللہ)

بھی ہوا تھا۔ دو گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم کینیڈا اور امریکہ کی سرحد پر پہنچے اور ایک ہوٹل میں کھانا کھانے کا فیصلہ کیا سریندر سرکار کے لئے اپنے گھر سے کھانا بنا کر لائی تھی سرکار نے وہ کھانا خود کھایا اور دوسرے ساتھیوں نے ہوٹل کا کھانا کھایا اس کے بعد ہم امریکہ میں داخل ہونے کے لئے چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ سریندر اور اسکی بیٹی نے سرکار کو نیم اشکبار آنکھوں سے خدا حافظ کہا۔ راستے میں سرکار نے سریندر اور اس کی بیٹی کے لئے کہا کہ اگر ان کو کچھ دن اور یہ صحبت مل جاتی تو یہ دونوں ماں بیٹی عشق میں چلی جاتیں۔

۴ر اگست ۱۹۹۶ء کو روحانیت کی طالب ایک امریکی خاتون بوسٹن شہر سے شاہ صاحب کے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ ۱۰ گھنٹے کا سفر کر کے شاہ صاحب کی قیام گاہ پہنچی سرکار سے نشست کے دوران اس نے بڑے سوال کئے - سرکار نے بڑے تحمل سے اس خاتون کے تمام سوالوں کے جواب دیئے وہ بہت مطمئن ہوئی اور سرکار سے ذکر قلب کی اجازت حاصل کی ذکر ملتے ہی اس کی کیفیت بدل گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے وہ اسی کیفیت میں بیٹھی کافی دیر تک روتی رہی اس کا کہنا تھا کہ میں نے زندگی بھر ایسی کیفیت ایسی حلاوت کبھی نہیں دیکھی۔

ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی وہ بھی روحانیت کی طالب تھی اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا۔ پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا تمہیں کیا چاہئے۔۔۔؟ صرف اسلام یا خدا' اس انگریز خاتون نے برجستہ کہا۔۔۔ خدا۔۔۔۔ شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں۔ خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا اور دوسرا راستہ عشق اور محبت کا راستہ ہے۔ وہ امریکی خاتون بڑی توجہ سے سرکار کی باتیں سن رہی تھی۔ سرکار نے فرمایا دین کے ذریعہ جو راستہ جاتا ہے وہ اس طرح سے ہے جس طرح کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گذرے شہر سے گذرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قوانین لاگو ہو جاتے ہیں۔ راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی آتے رہتے ہیں ٹریفک کی پوری پابندی کرنی پڑتی ہے اور گاڑی بھی ایک سلیقے سے چلانا پڑتی ہے۔

خدا کی طرف جانے والا دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے بالکل اس طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو اس پر شہر کے قوانین بھی لاگو نہیں ہوتے اور وہ شہر کے قوانین پر عمل کئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے ایسے راستہ کو بائی پاس کہتے ہیں۔ لیکن یہ راستہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کو اللہ اس راستے کے لئے چن لے اس کی دو مثالیں ہیں ایک وہ چور جو غوث پاکؒ کے گھر چوری کی نیت سے داخل ہوا اور قطب بن گیا اور ایک حضرت ابوبکر حواریؒ جو بہت بڑے ڈاکو تھے مائیں اپنے بچوں کو ان کا نام لے کر ڈراتی تھیں وہ ایک ہی رات میں ولی بن گئے یہ لوگ تو چور ڈاکو تھے نہ ان لوگوں نے نماز پڑھی تھی نہ روزے رکھے تھے اور نہ ہی یہ لوگ پرہیزگار تھے بس کامل نظروں نے ان کو صاف کر دیا اور وہ ولی بن گئے۔

۱۴ر جولائی کی شام پاکستانی اور کچھ غیر مسلم امریکیوں کے ساتھ شاہ صاحب کی نشست ہوئی جب سرکار کا خطاب ختم ہوا تو ایک بڑے میاں کہنے لگے کہ جناب میری عمر کافی ہو گئی ہے اب مجھ سے ذکر فکر تو ہو نہیں سکتا اس لئے آپ براہ راست مجھے نور عطا کردیں سرکار نے کہا کہ جو تم مانگ رہے ہو وہ "زکواۃ" ہے اور زکواۃ صرف معذوروں کے لئے ہوتی ہے تم کوشش کرو اگر سلسلہ نہ چلے تو ہم موجود ہیں کوٹری پاکستان چلے آنا وہاں تمہارے جیسے کئی عمر رسیدہ لوگ موجود ہیں ان سے مل لینا اور پوچھ بھی لینا کہ ان کا ذکر چلتا ہے یا نہیں۔ دوسری بات یہ کہ جب کسی سے مانگتے ہیں تو اس کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے اس طرح ڈنڈا لے کر نہیں مانگا جاتا (دراصل یہ بڑے میاں کچھ جھکی تھے) شاہ صاحب کی باتوں پر کچھ اعتراض تو نہ کر سکے بس بد تمیزی سے مخاطب ہوئے اور نور مانگا) اس نشست میں عیسائی اور دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی موجود تھے شاہ صاحب نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب ذکر سے گرمی محسوس ہو تو محمد الرسول اللہ یا عیسیٰ روح اللہ پڑھ لینا۔ یا پھر ہمارا تصور کر لینا یہ سن کر ایک شخص نے اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا آپ نے کس اتھارٹی سے اتنی بڑی بات کی ہے کہ عیسیٰ روح اللہ پڑھ لینا یا ہمارا تصور کر لینا۔ سرکار نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ جو شخص عیسائی ہے اور مسلمان نہیں ہوا وہ محمد الرسول اللہ کیسے پڑھے گا۔ وہ تو ہمارے نبی کو مانتا ہی نہیں۔ صرف اس کے لئے ہم نے عیسیٰ روح اللہ پڑھنے کو کہا ہے کیونکہ اللہ کے نام میں جلالیت ہے اور نبی کے نام میں

لوگ ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا عقیدہ ہے اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے۔ کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں لیکن ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا، ان کے لئے بہتر ہے

...ہوتی ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی ... اور کسی نبی کو مانتے ہی نہیں ان لوگوں کے لئے ہم نے اپنا تصور بتایا ہے۔ ہم کو خدا نے اگر اس کام کے لئے بھیجا ہے تو طاقت اور صلاحیت دے کر ہی بھیجا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمارا تصور ہی کافی ہے۔

ذکر کے وقت پاکستانی نوجوانوں کا ایک ٹولہ جس کا تعلق امریکہ کی ایک سنی مذہبی تنظیم سے تھا سرکار سے ملنے آیا۔ ذکر کے متعلق تفصیل سے بیان سننے اور ذکر لینے کے بعد ان لوگوں نے شاہ صاحب سے کہا ہمارے ذہن میں کچھ باتیں ہیں اگر اجازت ہو تو کچھ پوچھیں سرکار نے اجازت دے دی انہوں نے پہلا سوال کیا کہ سنا ہے کہ آپ خود کو امام مہدی کہلواتے ہیں سرکار نے جواب دیا کہ ہم نے آج تک نہیں کہا اگر یہ ہماری کسی تحریر یا تقریر میں موجود ہے تو دکھاؤ۔ سرکار نے کہا ہم تو خود لوگوں کو امام مہدی کی نشانیاں بتاتے ہیں تاکہ لوگ انہیں پہچان سکیں۔ ان کی مختلف نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس طرح رسول پاکؐ کی پشت پر گلے کے ساتھ نبوت کی مہر تھی اسی طرح امام مہدی کی پشت پر گلے کے ساتھ مہدیت کی مہر ہوگی۔ اب جو شخص خود کو مہدی کہلواتا ہے اس سے جاکر یہ نشانیاں مانگیں اس کے علاوہ امام مہدی کی تصدیق سارے ولی کریں گے پھر سرکار نے ہم لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے یہ ہمیں اگر امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں لیکن ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا ان کے لئے بہتر ہے کیونکہ جب امام مہدی تشریف لائیں گے اور ہم ان لوگوں سے کہیں گے کہ ان کے آگے اپنا سر جھکادو تو یہ خوشی سے اس پر عمل کریں گے ان کا دوسرا سوال تھا کہ سنا ہے آپ نے اپنی تحریر میں لکھا ہے کہ حضور پاکؐ کا سایہ پیشاب میں نظر آیا۔ سرکار نے استغفر اللہ کہا اور فرمایا ہمارے نزدیک ایسی بات کہنے والا کافر ہے سرکار نے کہا آپ نے صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کرلیا اگر ہماری تحریر کا مطالعہ کرتے تو شاید یہ سوال ہی نہیں کرتے۔ پھر سرکار نے ہم سے کہا کہ انہیں ہماری کتاب روحانی سفر لاکر دکھا دو ان لوگوں نے اس پر بہت ہی عقیدت اور احترام سے کہا نہیں حضور ہمیں ثبوت کی ضرورت نہیں آپؐ کا زبان سے کہہ دینا ہی ہمارے لئے کافی ہے سرکار نے فرمایا کہ شروع میں ہمیں امام بری سرکارؒ کا سایہ نظر آیا تھا اسی کے کہنے پر ہم نے دنیا گھر بار بیوی بچے چھوڑے تھے یہ سایہ ہمیں وقتاً فوقتاً نظر آتا رہتا تھا کافی عرصہ کے بعد سیون شریف لال باغ میں ہمیں اس جیسا ہی سایہ پیشاب کے پانی میں نظر آیا جس سے ہمیں کچھ دیر کے لئے بدگمانی سی ہوئی کہ یہ سب کچھ غلط تو نہیں لیکن ہم نے یہ تو نہیں لکھا کہ وہ سایہ بلکہ ہم نے لکھا اس جیسا سایہ ہمیں نظر آیا آخر میں لکھا ہوا ہے کہ وہ ابلیس تھا جو ہمیں بہکانے کے لئے آیا تھا حضور پاکؐ کا تو اس میں نام ہی نہیں ہے ان نوجوانوں کا تیسرا سوال چاند میں شاہ صاحب کی تصویر آنے سے متعلق تھا سرکار نے فرمایا کہ شروع میں جب لوگوں نے اس کے متعلق ہمیں بتایا تو ہمیں یقین نہیں آیا کہ یہ لوگ ایسے ہی کمسن لگاتے ہیں لیکن بعد میں جب تحقیق کی تو یہ بات سچ نکلی چاند کوئی چھوٹی سی چیز تو نہیں ہے کہ ہم نے اپنی چھاپی تصویر لگادی ہو اتنی بڑی تصویر تو انسان بنا بھی نہیں سکتا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کیوں لگائی ہے تو یہ ہمیں خود بھی نہیں معلوم۔ یہ تو خدا سے جاکر پوچھو کہ کیوں لگائی ہے جہاں تک تصویر نظر آنے یا نہ آنے کا تعلق ہے تو چاند ابھی ختم تو نہیں ہوا ہر مہینے نکلتا ہے آپ خوب اچھی طرح سے اسے دیکھیں اور تحقیق کریں کہ اس میں ایسا ہے کہ نہیں۔ پھر اپنے علم کے ذریعے غور کریں کہ ایسا کیوں ہوا یہ تصویر چاند میں اس وقت نظر آتی ہے جب چاند مشرق میں ہوتا ہے ہر عام آدمی کو نظر آتی ہے اور عام کیمروں میں بھی صاف نظر آتی ہے پھر ہم نے انہیں وہاں موجود کچھ انگریزی رسالے دکھائے جن میں چاند کی تصاویر دکھائی گئیں تھیں اور ان میں شاہ صاحب صاف نظر آرہے تھے پھر ان لوگوں کو یقین آیا اور انہوں نے بھی تصدیق کی شاہ صاحب نے ایک اور بات بتائی حدیث شریف میں ہے کہ چاند پر جادو کا اثر نہیں ہوتا اس لئے یہ چیز جادو سے بھی ممکن نہیں کیونکہ اگر کوئی چاند پر جادو کے اثر کا اقرار کرگیا تو حضور پاکؐ کے "شق القمر" والے واقعے کو بھی لوگ جادو ہی کہیں گے سوال وجواب کے بعد یہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ سرکار ہمیں ذکر کی اجازت دوبارہ دیں سرکار نے کہا کہ آپ لوگوں نے ذکر لے تو لیا انہوں نے کہا نہیں حضور پہلے ہمارے دلوں میں بدگمانی تھی آپ برائے مہربانی ہمیں دوبارہ ذکر لینے کی اجازت دیں سرکار مسکرادئے اور سب کو آنکھیں بند کرواکر ذکر دیا۔

۲۶ جولائی کو نیویارک کے علاقے بروکلین میں واقع ترکی مسجد میں سرکار کا

گوہر شاہی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں محشر کا نقشہ دکھایا گیا ہے

خطاب تھا مسجد میں پچاس ساٹھ کے قریب مرد و خواتین موجود تھے سب لوگوں نے سرکار سے [illegible] مغرب کی نماز سرکار نے مسجد میں باجماعت ادا کی نماز کے بعد ایک آسٹریلوی نو مسلم نے سرکار سے ملاقات کی یہ شیخ ناظم الدین قبرصی کے مریدوں میں سے تھا سرکار نے اس کو ذکر قلب کے متعلق بتایا معروف بھائی نے مترجم کے فرائض انجام دیے سرکار نے اس سے کہا کہ آج سے پہلے کے دس سال تم نے دیکھے ہوں گے اور آج کے بعد کا صرف تم ایک ہفتہ دیکھنا تمہیں پتہ چل جائے گا مسجد سے روانگی کے وقت وہی شخص دوبارہ سیڑھیوں پر ٹکرایا سرکار نے کہا کہ اس شخص سے کہو کہ تم سے ملکر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے وہ آسٹریلین شخص مسکرایا اور کہنے لگا مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے سرکار نے ہمیں بتایا کہ کچھ روحیں ہوتی ہیں جن میں اوپر سے ہی آپس میں انس ہوتا ہے جب یہ دنیا میں ایک دوسرے سے ٹکراجائیں تو بلاوجہ ہی خوش ہوجاتی ہیں سرکار نے رات قیام جری نی میں کیا۔

۱۳ جولائی کی صبح ناشتے کے بعد سرکار نے آرام کیا جاگنے کے بعد سرکار نے ہم سب کو بلایا ہم سرکار کے اردگرد جمع ہوگئے سرکار نے گفتگو فرماتے ہوئے بتایا کہ ہمیں یوم محشر کا نقشہ دکھایا گیا ہے ہم نے دیکھا کہ بہت سارے لوگ جمع ہیں سب سے پہلے خدا پوچھتا ہے ان کا کیا معاملہ ہے کراماً کاتبین بتاتے ہیں کہ ان لوگوں نے ساری زندگی نمازیں پڑھیں تیرا اے خدا ہم نے کبھی بھی ان کا دھیان تیری طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی نماز کے بعد انہوں نے تجھے طلب کیا جب بھی دعا مانگی جنت ہی طلب کی۔ خدا کہتا ہے کہ ان کا رخ دوسری طرف کرو پھر دوسرے گروپ کو بلوایا جاتا ہے ان کے متعلق فرشتے کہتے ہیں اے خدا یہ وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں سے محبت کرتے تھے جن سے تو محبت کرتا ہے خدا انہیں اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے ایک اور گروہ آتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹادیا ان میں سے ایک شخص ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جس نے اپنا سب کچھ لوگوں پر صرف اس لئے لٹادیا کہ معلوم نہیں ان میں کون تیرا پیارا ہو۔ اس شخص کا نام حاتم طائی ہے خدا اس گروہ کو بھی سامنے کھڑا کرتا ہے اس کے بعد ایک اور گروپ ہوتا ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنکے دل ہروقت تیرے ذکر میں مست رہتے تھے ان کے دلوں میں تیری اور تیرے حبیبؐ کی محبت تھی لیکن یہ نمازوں میں سستی کرجاتے تھے انہیں غور سے دیکھا جاتا ہے سرکار نے فرمایا ہم نے اپنے ذاکرین کو اسی میں پایا ایک اور گروہ ولیوں کا ہے ان سے کچھ پوچھا ہی نہیں جاتا ان کے متعلق پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ جب حضرت رابعہ بصری سے منکر نکیر نے قبر میں سوال کیا تھا کہ بتا تیرا رب کون ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ یہ سوال اللہ سے جاکر پوچھو جب میں نے دنیا میں ماسوا اللہ کے کسی اور کو ترجیح نہیں دی تو پھر فرشتوں کے ذریعے مجھ سے پوچھنے کا کیا مقصد۔۔۔؟

وہ ذاکرین جو ذکر قلب کے ساتھ ساتھ نمازیں بھی پڑھتے تھے ان کو ہم نے اسی ٹولے میں پایا۔ یعنی وہ ولیوں کے گروہ میں ہوں گے

جس بلڈنگ میں سرکار کا قیام تھا اسی بلڈنگ کے گراؤنڈ فلور پر ایک ہال میں سرکار کا شام کو خطاب تھا۔ سرکار جب ہال میں پہنچے تو پاکستان اور انڈیا سے تعلق رکھنے والے تقریباً 70-60 خواتین و مرد موجود تھے۔ سرکار نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نہ مولوی ہیں نہ عالم نہ کوئی اسکالر ایک معمولی پڑھے لکھے انسان ہیں۔ ایک راز پایا ہے اسی کو بتانے یہاں آئے ہیں۔ سرکار نے کہا کہ ہمیں بچپن سے ہی خدا کی جستجو تھی۔ ایک دفعہ ایک مولوی کے پاس گیا اور اپنا مدعا بیان کیا۔ اس نے کہا کہ چالیس دن نماز پڑھ خدا مل جائے گا۔ میں نے چالیس دن بڑے شوق و ذوق سے نماز پڑھتا رہا۔ لیکن چالیس دن کے بعد دیکھا کہ حاصل تو کچھ نہ ہوا۔ میں اس مولوی کے پاس دوبارہ گیا اور کہا کہ آپ کے کہنے کے مطابق میں نے چالیس دن تک نمازیں پڑھیں لیکن خدا تو نہ ملا اس نے جواب دیا تو نمازی تو بن گیا اور تجھے خدا مل گیا اسی مقصد کے لیئے ایک پیر صاحب کے پاس گیا انہوں نے بھی نمازوں کے لیئے کہا۔ اور ایک تسبیح درود شریف کی اور ایک اللہ ھو کی بتائی۔ پھر ہم نے سوچا کہ نماز تو سارے فرقے والے پڑھتے ہیں اگر خدا صرف نمازوں میں ہی ہے تو سب اللہ والے ہیں۔ اور اگر سب اللہ والے ہیں تو ایک دوسرے کو کافر کیوں کہتے ہیں۔ اس وقت ہمیں شاہ عبداللطیف بھٹائی کا ایک شعر یاد آیا۔ (ترجمہ) یعنی نماز روزہ بھی اچھے کام ہیں لیکن وہ کوئی اور فہم اور راستہ ہے جس سے خدا کا دیدار ہوتا ہے۔

خطاب کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ قیامت کے بعد جنت میں مردوں کے لیئے تو حوریں ہیں۔ عورتوں کے لیا رکھا گیا ہے۔ سرکار نے جواب دیا

باقی صفحہ ۳ پر

یہ سرفروشانِ اسلام کا مرکزی رسالہ ہے جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی سرپرستی میں شائع ہوتا تھا

گوہر ۹۷/۹۸ء
GOHAR 97

جشنِ گیارھویں شریف کے خصوصی موقعہ پر

زیر سرپرستی حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ

آئینہ

زیر سرپرستی
حضرت حاجی فضل میمن

زیر نگرانی
وسی محمد قریشی

مدیر اعلیٰ
سید ظفر کاظمی

مجلس مشاورت

قمر احمد خان، مقصود احمد خان
محمد ناصر قادری، محمد یونس قادری
محمد شفیق قادری، محمد اشفاق لودھی
سلطان جاوید، ماسٹر محمد اکرم
حاجی سلیم،

معاونین:- سید قاسم علی
محمد راشد شاہی
محمد زبیر شاہی

کتابت
قدیر محمد قدر القادری

Computer Graphics & Film Process
SCANNING PROCESS
Station Road Hyd.

نوٹ: کتابت کی کسی بھی غلطی پر ادارہ معذرت خواہ ہے

سرفروش پبلیکیشنز
۲۱ رابعہ اسکوائر گاڑی کھاتہ حیدرآباد فون ۸۳۶۶۰

گوہر شاہی اپنی تعلیمات کے متعلق کہتا ہے کہ اگر اللہ آپ میں سما جائے اور اگر آپ مسلمان ہیں تو ولی کہلائیں گے، اگر سکھ ہیں تو آپ گرو کہلائیں گے اور اگر عیسائی ہیں تو سینٹ کہلائیں گے (معاذ اللہ) یہ پڑھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ گوہر شاہی کی تعلیمات اور اکبر بادشاہ کے دین اکبری میں کوئی فرق نہیں

اس نقطہ کو دیکھیں
۲- ایک چھوٹے بلب پر پیلی سیاہی سے "اللہ" لکھیں اور رات سونے سے پہلے کچھ دیر اس کو بغور دیکھیں اس عمل کو کرنے کے کچھ دن بعد ہی آپ دیکھیں گے کہ اللہ کا نام آپ کی آنکھوں میں جھلملا رہا ہے۔ اب آپ بلب یا لکھے ہوئے اللہ کے نام کو دیکھنا بند کر دیں۔ اب اس نام اللہ کو بہت توجہ اور ارتکاز سے کوشش کریں کہ یہ نام آپ کو اپنے دل پر نظر آجائے جب آپ اپنے دل پر یہ اسم اللہ لکھا دیکھیں تو آپ محسوس کریں کہ آپ کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی ہے۔
۳- اپنے دل کی دھڑکن کے ساتھ آپ پوری توجہ سے دل میں اللہ اللہ پڑھیں
اس طریقہ کے عملی نمونہ سے کچھ ہی دنوں میں آپ محسوس کریں گے کہ آپ کا دل صرف دھڑک ہی نہیں رہا بلکہ اب وہ اللہ کے نام سے گونج رہا ہے۔
۴- رات کو سونے سے پہلے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے کچھ دیر تک اپنے دل کے مقام پر اللہ لکھیں اور لکھتے وقت تصور کریں کہ آپ کا پیر و مرشد امام روحانی استاد گرو جو بھی آپ کے مذہب میں ہو یا کوئی بھی ایسا شخص جس پر آپ کو اعتماد ہو وہ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اور اللہ لکھ رہا ہے اب جو بھی ہستی آپ کے سامنے آئے وہی ہستی اللہ کی طرف سے آپ کی راہنمائی کے لئے بھیجی گئی ہے اب اپنی روحانی ترقی کے لئے آپ اس ہستی کو تلاش کریں۔ جو آپ کے سامنے آئی تھی اگر آپ کے سامنے کوئی نہیں آئے تو تصور کریں کہ میں (ریاض احمد گوہر شاہی) آپ مجھ سے رابطہ کریں
۵- کبھی کبھی اپنا ہاتھ اپنی نبض یا دل پر رکھیں اپنے دل کی ہر دھڑکن یا نبض کے ساتھ زبانی اور دل ہی دل میں اللہ اللہ ملائیں۔
۶- کسی بھی قسم کی ایسی مشقت یا ورزش کریں جس سے آپ کے دل کی دھڑکن بڑھ جائے جب ایسا ہو جائے تو ورزش یا مشقت بند کر دیں اور اپنے دل کی دھڑکنوں کو اللہ اللہ میں ملائیں کچھ لوگ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے رقص کرتے ہیں تاکہ ان کے دل کی دھڑکنیں نمایاں ہو جائیں اور ساتھ ہی زبان سے اللہ اللہ کرتے ہیں یہ بہت اہم بات ہے کہ آپ اللہ کے نام کو اپنے اندر سمونے کی کوشش کریں تاکہ وہ آپ کے خون میں رچ بس جائے افریقہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو زبان سے اللہ اللہ پڑھتے ہیں پھر پانی پر پھونک کر پی لیتے ہیں یہ پانی ان کے معدہ تک تو پہنچ جاتا ہے مگر خون تک نہیں پہنچ پاتا۔ اس طرح کچھ لوگ اپنی ہر سانس کے ساتھ اللہ اللہ کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ ان کے پھیپھڑوں تک جاتا ہے مگر خون تک نہیں اور کچھ لوگ صرف زبان سے اللہ اللہ کرتے ہیں اللہ کے نام اور خون کے امتزاج کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے دل کی دھڑکنیں اللہ اللہ میں بدل جائیں جیسے ہی دل دھڑکے گا خون کے ذریعے اللہ کا نام جسم کے ہر حصے تک پہنچ جائے گا بالآخر یہ نام روح اور ایسی کئی دوسری روحانی مخلوقات تک پہنچ جائے گا جو ہر شخص کے اندر موجود ہیں پھر وہ مخلوقیں بیدار ہو جائیں گی اور وہ سب اللہ کا ذکر کریں گی جب آپ دو پتھروں کو رگڑیں گے تو ایک چمک پیدا ہوگی اس طریقہ پر بجلی پیدا کرنے کے لئے پانی کو استعمال کرایا جاتا ہے اللہ اللہ کی تسبیح پڑھنے یا زبان سے تکرار کرنے سے نور پیدا ہوگا اور اس نور سے محبت بھی ہوگی یہ نور آپ کے ہاتھوں چہروں اور دوسری جگہوں پر نمایاں ہوگا سوائے اس جگہ کے جہاں اس کو ہونا چاہئے یعنی دل پر۔ لیکن جب آپ کا دل اللہ اللہ کرنے لگے گا تو اس میں جو نور پیدا ہوگا وہ نہ صرف چہروں ہاتھوں بلکہ وہ آپ کے دلوں میں بھی موجود ہوگا دل کا دوران خون یہ نور جسم کے ہر حصے تک پہنچ جائے گا ہر انسان کے اندر اللہ نے سات روحانی اجسام رکھے ہیں اور ۹ ان کی نائب مخلوقات بھی ہیں اس طرح ہر انسان کے اندر کل سولہ مخلوقات موجود ہیں یہ تمام مخلوقات اس شخص کی ہم شکل ہوتی ہیں جس کے اندر وہ موجود ہیں یہ مخلوقات اللہ کے نور سے پرورش پاتی ہیں اور روحانی ترقی حاصل کر کے روحانی طریقہ سے جسم انسانی سے باہر بھی نکل سکتی ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ اللہ کے ولیوں اور بزرگوں کو ایک ہی وقت میں کئی مقامات پر دیکھتے ہیں اگر اللہ آپ میں سما جائے اور اگر آپ مسلمان ہیں تو ولی کہلائیں گے اگر سکھ ہیں تو آپ گرو کہلائیں گے اور اگر عیسائی تو سینٹ کہلائیں گے یہ تعلیمات ہر شخص کے لئے عام ہیں جو ان پر عمل کرنا چاہے اگر آپ مجھ سے رابطہ نہ کر سکیں تو چاند جب مشرق کی طرف سے طلوع ہو تو آپ کو اس پر میری شبیہہ نظر آئے گی اس وقت اگر آپ میری شبیہہ دیکھ سکیں تو ۳ مرتبہ اللہ کہیں اس کے بعد آپ کو اجازت ہے کہ میری تعلیمات پر عمل کریں جب آپ عمل کریں گے تو میں آپ کی روحانی مدد کروں گا اور آپ روحانی طور پر مجھ کو دیکھ سکیں گے کہ میں آپ کی مدد کر رہا ہوں اب اگر آپ کو کچھ مشاہدات ہوں تو ہم سے رابطہ کریں

☆ مزید لکھتا ہے کہ پھر چاند جب مشرق کی طرف طلوع ہو تو آپ کو اس پر میری شبیہہ (تصویر) نظر آئے گی

گوہر شاہی کہتا ہے کہ میں کسی بھی مذہب کا پرچار نہیں کرتا، نہ ہی کسی مذہب کی تبلیغ کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے سریانی زبان میں گفتگو فرماتا ہے، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں (معاذ اللہ) یہ پڑھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ گوہر شاہی اور اکبری دین میں کوئی فرق نہیں

ایک ایسی کامل روحانی ذات گرامی جنہوں نے لاکھوں قلوب کو ہدایت عطاء فرمائی ان کی روحانی طاقت سے آج لاکھوں لوگ راہ حق کی طرف گامزن ہو رہے ہیں

فرمان گوہر شاہی:

اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو! خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج علم روحانیت لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکا ہے اور لوگوں نے اس کی تلاش اور جستجو بھی ترک کر دی ہے نہ ہی کوئی اس کو جاننے کی کوئی علمی کوشش کر رہے ہیں اور نہ ہی اس کی جستجو یہی وجہ ہے کہ آج کا انسان اپنے خالق ومالک یعنی اللہ کی ذات سے دور ہو چکا ہے۔ یہ اللہ کا حکم بھی ہے اور میری شدید خواہش کہ میں اللہ کی مخلوق میں بیداری پیدا کروں تاکہ وہ جانیں اور سمجھیں اور انہیں یقین آ جائے کہ آج بھی علم روحانیت موجود ہے اب جو لوگ اپنے اندر یعنی باطن کی صفائی چاہتے ہیں اور اپنے سینوں کو معرفت سے منور کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ اس علم کو سیکھیں اور اس پر عمل کریں تاکہ وہ اللہ سے محبت اور دوستی کر سکیں۔

یہاں پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں کسی بھی مذہب کا پرچار نہیں کرنا چاہتا نہ ہی کسی مذہب کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ بلکہ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ لوگ اس علم روحانیت کو حاصل کریں جس کی عملی تربیت حاصل کرنے کے بعد بھی آپ اللہ کی محبت حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح اللہ کے نور سے مذہب کی پہچان بھی ہو سکے گی۔ پھر اندر یعنی باطن کی صفائی اور باطن کے نور سے آپ اللہ کے قریب ہو جائیں گے میری قطعاً کوئی خواہش نہیں ہے کہ لوگوں کی توجہ اپنی ذات کی طرف مبذول کراؤں بلکہ میری خواہش اور مقصد جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا صرف یہی ہے کہ لوگوں کو اس بھولے بسرے علم روحانیت کی طرف لے جاؤں آپ کو جہاں سے بھی یہ علم حاصل ہو آپ یہ علم حاصل کریں۔ آپ اللہ کو کسی بھی نام سے پکار سکتے ہیں۔ خواہ خدا اکو رب اوم اک او نکریا اپنی زبان میں کسی بھی نام سے پکاریں مگر اللہ کا خاص اور ذاتی نام صرف اللہ ہے جو کہ سریانی زبان میں ہے یہ وہ زبان ہے کہ جس میں اللہ اپنے فرشتوں سے گفتگو فرماتا ہے اللہ کا نام ظہور اسلام سے بہت پہلے سے تھا ہے یہ نام صرف مسلمانوں اور قرآن تک محدود نہیں ہے۔ اللہ کا نام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی ولادت سے بہت پہلے بھی تھا۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی کا نام عبداللہ ہے۔ اللہ کا نام بہت قدیم ہے اور ازل سے موجود ہے بہت سے جلیل القدر انبیاء اکرام کے صحیفہ آسمانی میں یہ نام موجود ہے مثلاً حضرت داؤد علیہ اسلام حضرت موسیٰ علیہ والسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتابوں میں اللہ کا نام موجود ہے۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ آپ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں بلکہ میری غرض وعایت ان لوگوں سے ہے جو اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ کا کوئی مذہب ہو اور آپ میں اللہ کی محبت موجود ہو۔ مگر آپ میں اللہ کی محبت نہ ہو اور آپ کسی مذہب کو مانتے ہیں تو یہ بہتر نہیں ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ میں اللہ کی محبت ہو خواہ آپ کسی مذہب میں نہ ہوں۔ آپ صرف زبانی اقرار سے اللہ سے محبت نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے آپ کے قلب کی تصدیق ضروری ہے اللہ کی محبت قلب انسانی میں پیدا ہوتی ہے اور موجود رہتی ہے اس کے لئے اس روحانی طریقہ کی عملی تربیت ضروری ہے۔ تاکہ آپ کا قلب اللہ کے ذکر سے جاری و ساری ہو جائے۔ انسانی دل تقریباً ۶ ہزار مرتبہ ایک گھنٹے میں دھڑکتا ہے اس طرح ۲۴ گھنٹوں میں سوا لاکھ مرتبہ دھڑکتا ہے چاہے آپ حالت بیداری میں ہوں یا محو استراحت ہوں اس روحانی علم کے عملی مظاہرے ہی سے آپ اللہ کی رضا سے اپنے دل کی خالی دھڑکن کو اللہ اللہ میں بدل سکتے ہیں ایک بار اس طریقے پر عمل ہو گیا تو آپ خود ۲۴ گھنٹے یہ محسوس کریں گے کہ آپ کا قلب اللہ اللہ کر رہا ہے۔

"طریقہ کار"

ا۔ سفید سادہ کاغذ پر سیاہ روشنائی سے خوبصورت اللہ لکھیں اور جتنا زیادہ ممکن ہو

مرکزی رسالے میں یہ تحریر ہے کہ حضرت امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اور ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں یعنی گوہر شاہی (معاذ اللہ)

ظہور دجال کے لئے اسٹیج تیار ہو چکا ہے مولانا مودودی

دور خلافت کا آغاز ہوا چاہتا ہے امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں (ڈاکٹر اسرار احمد)

مختلف فرقوں کے عالموں کا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں اتفاق ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اہل تشیع حضرات نے علم جعفر کے ذریعے بتایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں اور پاکستان میں ہیں اور ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں ○ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی ○ آخر ایسے ٹھنڈے اور تجزیاتی قسم کے لوگ کیوں اس قدر سنسنی خیز زبان استعمال کرنے لگے ہیں کیوں کہ بڑھتی ہوئی تعداد میں سائنس دان سیاست دان مفکرین فوجی ماہرین اور علماء اسلام و مسیحت ایسے انداز میں تیسری عالمی جنگ کی طرف انسانیت کی پیش قدمی کو بیان کرنے لگے ہیں

مورخہ اکتوبر ہو اسم ذات کانفرنس منعقدہ نشتر پارک میں سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے فرمایا کہ مختلف حوالوں سے یہ خبر آرہی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ اور وہ پاکستان کی ایک اسلامی تنظیم کے سربراہ بھی ان کی پہچان کے لئے دلوں میں نور کا ہونا ضروری ہے جس طرح حضور پاک ؐ کے پشت مبارک پر مہر نبوت تھی اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پشت پر مہر مہدیت ہوگی جو نسوں سے ابھری ہوئی ہوگی۔ مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں ضروری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دنیا میں نازل ہو چکے ہیں ہمیں چاہئے کہ اپنے

ابو الحسن سراج کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا میں طواف کر رہا تھا کہ میری نظر ایک ایسی حسین عورت پر پڑی جس کے چہرے پر حسن چمک رہا تھا میں نے کہا واللہ ایسی حسین عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی اس کے چہرے کی ساری رونق اس وجہ سے ہے کہ اس کو کبھی کوئی رنج و غم نہیں پہنچا اس نے میری یہ بات سن لی کہنے لگی تم یہ کیا کہا واللہ میں غموں میں جکڑی ہوئی ہوں اور میرا دل فکروں سے اور آفتوں سے زخمی ہے اور کوئی بھی میرے غموں میں شریک نہیں رہا میں نے پوچھا کیا ہوا کہنے لگی میرے خاوند نے قربانی کی ایک بکری ذبح کی میرے دو چھوٹے بچے کھیل رہے تھے اور ایک بچہ دودھ پیتا میری گود میں تھا میں گوشت پکانے کے لئے اٹھی تو ان دونوں لڑکوں میں ایک نے کہا میں تجھے بتاؤں کہ ابا نے بکری کیسے ذبح کی اس نے کہا بتا تو اس نے چھوٹے بھائی کو لٹا کر بکری کی طرح ذبح کر دیا پھر وہ اس کو ذبح کر کے ڈر کے مارے بھاگ گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا وہاں ایک بھیڑیے نے اس کو کھا لیا باپ کی تلاش میں نکلا اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے پیاس کی شدت سے مر گیا میں دودھ پیتے بچے کو بٹھا کر دروازے تک گئی شاید خاوند کا کچھ پتا چلے وہ بچہ گھسٹتا ہوا ہانڈی کے پاس پہنچ گیا گرم پکتی ہوئی ہانڈی اس بچے پر گر گئی تو اس سے بچے کے سارے بدن کا گوشت جل کر ہڈیوں سے الگ ہو گیا میری ایک بڑی لڑکی تھی جو اپنے خاوند کے گھر تھی اس کو جب اس سارے قصے کی خبر ہوئی تو وہ خبر سن کر زمین پر گر گئی اس میں اس کی موت مقدر تھی وہ بھی مر گئی مقدر نے ان سب کے درمیان صرف مجھے اکیلی چھوڑ دیا میں نے کہا ان مصیبتوں پر تجھے کیسے صبر آیا کہنے لگی کہ جو شخص صبر اور بے صبری میں رنگ رنگ غور کرے گا وہ ان کے درمیان بہت فاصلہ پائے گا صبر کا انجام محمود ہے اور بے صبری پر کوئی اجر نہیں ملتا پھر اس نے تین شعر پڑھے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے صبر کیا اس لیے کہ صبر بہترین اعتماد کی چیز ہے اگر بے صبری کرتی تو مجھے کیا ملتا میں نے ایسی مصیبتوں پر صبر کیا اگر ہو جانے میں نے آنسوؤں پر قدرت پائی میں نے ان کو نکلنے سے روک دیا اب وہ آنسو اندر ہی اندر میرے دل پر گر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ ؍

کشف کے لئے کو حضرت کسمہر بنا دیتی ہے۔ انہی لوگ کی محبت انسان کو انسانیت کی معراج عطا کرتی ہے انہی لوگوں کا قرب رب کے قرب میں لے جاتا ہے اور انہی لوگوں کی توجہ رب کریم کے دیدار میں لے جاتی ہے انہیں لوگوں کا وسیلہ ہے جو رب تک لے جاتا ہے جن کے لئے قرآن پاک نے فرمایا کہ اپنے رب کے وسیلہ تلاش کرو

دلوں میں ذکر اللہ کی کثرت سے زیادہ سے زیادہ نور پیدا کریں تاکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے سچے جانثار سپاہی بن سکیں۔

رسالہ گوہر میں تحریر ہے کہ تصویر چاہے کیمرے کی ہو یا ہاتھ سے بنائی گئی ہو، جائز بلکہ ثواب ہے

مزید اس مسئلے کو الجھا دیا گیا۔

تصویر چاہے کیمرے کی ہو یا ہاتھ سے بنی ہو جائز بلکہ ثواب ہے بالکل اسی طرح جس طرح بتوں اور بت پرستوں کے متعلق آیات اور احادیث مبارکہ اولیاء اللہ اور مزارات و درگاہوں پر نہیں ہوتیں اس ضمن میں مشکواۃ شریف باب الباس والزینہ کی حدیث مبارکہ پیش خدمت ہے۔ "ماں باپ کے نافرمان، مشرک، زانی، شرابی اور تہہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا" ایسے لوگوں کی شب برات اور لیلۃ القدر میں بھی بخشش نہیں ہوتی" شلوار یا تہہ بند لٹکانا اتنا بڑا گناہ ہو گیا کہ فضیلت والی راتوں میں بھی اس عمل کے ذمہ دار کی بخشش نہیں ہوتی؟؟؟ مفہوم بالکل واضح ہے کہ قریش کے امراء تکبر کے طور پر تہہ بند ٹخنوں سے نیچے جب یہ حکم نازل ہوا تو انہوں نے حضورؐ لٹکا کر پہنتے تھے دریافت کیا کہ کیا یہ حکم میرے لئے بھی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا "یہ حکم تو تکبر والوں کے لئے ہے" یہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب نیت گناہ نہیں تو حکم لازم نہیں آگے چلیئے تو حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ "جبرائیلؑ سبز جامہ رکھی جس پر میری تصویر بنی ہوئی تھی حضورؐ کے پاس لائے اور کہا "یا رسول اللہؐ یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہیں" (بحوالہ ترمذی، مشکواۃ باب مناقب ازواج النبیؐ صفحہ ۵۷۳ مطبوعہ دہلی) جبکہ مشکواۃ شریف کی ایک اور حدیث مبارکہ یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک کھلونا گھوڑے کی شکل کا تھا جس کے پر بھی تھے حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ حضورؐ یہ گھوڑا ہے جس پر آپؐ نے مسکرا کر پوچھا "کیا گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟" انہوں نے کہا حضرت سلیمانؑ کے گھوڑے کے پر تھے یہ سن کر حضورؐ مسکرا کر اندر تشریف لے گئے۔ نیز معراج النبوۃ (شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ) کے باب چہارم پر رقم طراز ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو انبیاءؑ کی تصویریں عطاء فرمائیں اور ذوالقرنین نے وہاں آدمؑ کا خزانہ تھا نکال کر حضرت دانیالؑ کو دیں حضرت آدمؑ کا خزانہ شمس پر واقع تھا حضرت دانیالؑ نے پارہ ہائے حریر سیاہ پر ان تصویروں کو اتارا جنہیں بعد میں صحابہ کرامؓ نے حضورؐ کے زمانے میں ہر قل بادشاہ کے خزانے میں دیکھا اور جب حضورؐ کی تصویر دیکھی تو کہا خدا کی قسم گویا یہ عین محمد رسولؐ ہیں اور شدت جذبات سے رونے لگے اور بادشاہ حضورؐ کی تصویر کے سامنے تعظیماً کھڑا ہو گیا اسی ضمن میں ایک دلیل تابوت سکینہ ہے جس کا مکمل واقعہ تفسیر کبیر اور خزائن عرفان وغیرہ میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ یہ تابوت شمشاد درخت کی لکڑی کا صندوق تھا جس پر سونے کی چادر چڑھی ہوئی تھی جس کا طول ۳ ہاتھ اور عرض ۲ ہاتھ کے برابر تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر نازل کیا اس میں انبیاءؑ کی تصویریں تھیں جس میں حضورؐ آپ کے بجرد ہیں یہ صندوق حضرت آدمؑ سے حضرت موسیٰؑ تک پہنچا اس میں توریت مبارک عصاء موسوی حضرت ہارون کا عمامہ عصاس دسلوئی وغیرہ کا اضافہ ہوتا گیا حضرت موسیٰؑ جنگ کے موقعوں پر اس صندوق یا تابوت کو آگے رکھتے اور فتح حاصل کرتے (المختصر) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں کسی جگہ ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر کسی جاندار کی تصویر بنی ہوئی تھی حضورؐ تشریف لا کر نماز ادا کرتے ہیں اور نماز ادا کرنے کے بعد پردہ اتروا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں "اس کی وجہ سے نماز میں توجہ منتشر رہی" اسی حدیث کو بنیاد بنا کر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہے اگر تصویر جائز ہوتی تو آپ پردہ نہ ہٹاتے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا (نعوذباللہ) حضورؐ کو معلوم نہ تھا کہ گھر میں تصویر والا پردہ ہے جبکہ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ یہ نصف دین ہیں! کیا حضرت عائشہؓ کو معلوم نہ تھا؟ اور تو اور حضورؐ کا تصویر والے پردے کی موجودگی میں نماز پڑھ لینا کیا معنی رکھتا ہے؟ پردہ ہٹانے کی حکمت کیا تھی یہ حضورؐ کے ارشاد سے واضح ہو جاتا ہے کہ یکسوئی متاثر نہ ہو کہ تصویر نہ ہی کو ناجائز و حرام قرار دے دیا جائے۔

مشکواۃ شریف باب اللباس والزینہ میں مرقوم ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس کچھ گڑیاں تھیں جن سے آپؓ اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کھیلتیں حضورؐ جب گھر تشریف لاتے تو کھیلتا دیکھ کر مسکراتے اور منع نہ فرماتے"

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے\
کہ امیر کارواں میں نہیں خوئے دل نوازی

(حضرت اقبالؒ)

تصویر کھنچوانے کے لئے نیت اور

گوہر شاہی کی انوکھی منطق: ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی اور پارسی سب کو روحانیت سکھا کر اللہ تعالیٰ کی پہچان کروا رہے ہیں۔ بے ایمانوں کو بھی روحانیت سکھا رہے ہیں۔

گوہر شاہی کے نزدیک قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں (معاذ اللہ)

جلد نمبر 9 | ہفتہ 22 شعبان المعظم 1419ھ 12 دسمبر 1998ء | شمارہ نمبر 218

میں محسن انسانیت ہوں، قرآن کے 40 پارے ہیں، گوہر شاہی

حضرت عیسیٰ سے ملاقات کے بعد کوئی مجھے قتل نہیں کرسکتا، تفرقہ ملاؤں کی فطرت ہے

مجھے پولیس گرفتار نہیں کرسکتی، جو گرفتار کرنے آئے گا اندھا ہوجائے گا، مریدوں سے خطاب

کوٹری (نمائندہ پبلک) انجمن سرفروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا ہے کہ محسن انسانیت ہوں اور انسانوں کو صحیح راہ دکھا رہا ہوں مسلمانوں کے 72 فرقے بن چکے ہیں اور ان میں سے اکثر مسالک کے نام نہاد مولوی اسلام سے منافقت کررہے ہیں شرانگیزی اور مسلمانوں میں تفرقہ بازی ملاؤں کی فطرت میں شامل ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کے مطابق آستانہ گوہر شاہی پر مریدین سے گفتگو کرتے ہوئے گوہر شاہی نے کہا کہ کوٹری تھانہ میں میرے خلاف مقدمات ناجائز اور من گھڑت ہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور مجھے پولیس گرفتار بھی نہیں کرسکتی جو مجھے گرفتار کرنے آئے گا اندھا ہوجائے گا آمنہ خاتون کا جن نکال رہا تھا لیکن جنات

بقیہ 13 صفحہ 7 پر

بقیہ 13

نے آمنہ خاتون کو ماردیا میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ گوہر شاہی نے کہا کہ بلڈ پریشر اور شوگر کے مرض کے باوجود میری صحت ٹھیک ہے مریدین پریشان نہ ہوں اور نہ ہی کسی پروپیگنڈہ کا شکار ہوں گوہر شاہی نے کہا کہ قرآن کے 40 پارے ہیں جس کے ثبوت میرے پاس موجود ہیں اور میں بھٹکے ہوئے مولویوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ مناظرہ کرلیں میں ان کو مناظرہ میں شکست نہ دے سکا تو مجھے سرعام گولی ماردی جائے گوہر شاہی نے کہا کہ مجھ پر واجب القتل کا فتویٰ دینے والے اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ان کی معاشرے میں کوئی حیثیت نہیں اور مجھے کوئی قتل نہیں کرسکتا۔ مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی بھائی بھائی ہیں میرے آستانہ پر مسلمان ہندو اکٹھا کھانا کھاتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کے بعد میرا دنیا میں کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا چاند، سورج اور حجر اسود میں میری شبیہ ہے اور پاکستانیوں کے لئے یہ اعزاز ہے کہ میرا تعلق پاکستان سے ہے اور حکومت بھی تعاون کررہی ہے۔

گوھر شاھی کے مرکزی اخبار سے ثبوت

گوہر شاہی کے نزدیک قرآن پاک کے چالیس پارے ہیں (معاذ اللہ)

پندرہ روزہ
صدائے سرفروش

مسجد نور ایمان ٹرسٹ اثناء عشری ناظم آباد کراچی میں عالمی روحانی ذات گرامی حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مد ظلہ العالی کا روحانی خطاب

امتِ محمدیہ کے دلوں [illegible] آجائے تو فرقہ بندی ختم ہو جائے گی

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے [illegible] آپ نے لوگوں کو صرف امتی بنایا [illegible] ظاہری علم کے ساتھ [illegible] باطنی تعلیم بھی عطا فرمائی

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ وہی ہوں گے جن کے دل میں نور ہو گا اور دل میں نور [illegible] دل کی دھڑکنوں میں اللہ اللہ بسایا جائے

حضور پاک کے زمانے میں جن لوگوں نے صرف ظاہری علم پر اکتفا کیا وہ منافق اور خوارج کہلائے اور باطنی علم حاصل کرنے والے صحابی کے درجے پر فائز ہوئے

قربِ قیامت میں دجال کا خروج ہو گا تو ابلیس کی حمایت حاصل ہو گی اور نور سے خالی سینے والے ظاہری علماء کی کثیر تعداد کو اپنا پیروکار بنا لے گا

دلوں میں [illegible] نہ ہونے کی بنا پر امت محمدی فرقوں میں تقسیم ہو گئی ہے [illegible] فخر کریں۔

اختتام پر [illegible] کانفرنس علامہ [illegible] مرزا یوسف حسین [illegible] کے عالمی امیر محمد عارف [illegible] اور عظیم [illegible] بھی شریک تھے

☆ انجمن سرفروشانِ اسلام کا مرکزی اخبار جس میں ریاض احمد گوہر شاہی کا خطاب شائع ہوا جس میں اس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسی طرح قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں جب ہم نے اللہ کو پانے کی غرض سے لعل باغ سہون شریف میں ذکر و فکر تلاوت عبادت و ریاضت اور مجاہدات کیے تو ہم پر باطنی راز منکشف ہونا شروع ہو گئے۔ باطنی مخلوقات ہمارے سامنے آگئیں پھر وہ دس پارے بھی سامنے آگئے (معاذ اللہ)

ماہنامہ ''روشن کراچی'' میں گوہر شاہی کا انٹرویو شائع ہوا
اس انٹرویو میں گوہر شاہی نے جو اسلام مخالف باتیں کیں، وہ ملاحظہ فرمائیں

گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ جب محبت اللہ کی دل میں آجائے گی تو اگر مذہب میں نہ بھی ہوا تو بخشا جائے گا، جسے جنت کی طلب ہے وہ اللہ کا کوئی بھی پسندیدہ مذہب اختیار کر سکتا ہے (معاذ اللہ)

گوہر شاہی کا مشن کیا ہے؟

کس نا نیتا سنگھ

ساؤتھ افریقہ میں دیئے گئے انٹرویو کی تفصیلات

ساؤتھ افریقہ کے شہر ڈربن Durban کے مشہور اخبار (Post) کی ایک ہندو خاتون رپورٹر مس نانیتا سنگھ نے جب انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے اشتہار وغیرہ پڑھے تو فون کے ذریعے سرکار سے عرض کی کہ میں اپنے اخبار میں آپ کا انٹرویو شائع کرنا چاہتی ہوں۔

مورخہ 2 مئی دن کو بارہ 12.00 انٹرویو لیا۔

مترجم کے فرائض ظفر حسین نے ادا کئے۔

سرکار نے رپورٹر سے فرمایا کیا پوچھنا چاہتی ہو اس نے جواب دیا کہ سرکار شاہ صاحب آپ کا مشن کیا ہے آنے کا مقصد اور پیغام کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا آنے کا مقصد نہ سیاست ہے نہ کسی مذہب کی دل آزاری اور نہ ہی حکومت کے خلاف کوئی نکتہ چینی بس اللہ کا ایک مشن ہے اس کو لے کر ہم یہاں آئیں ہیں سرکار نے فرمایا۔

"جس طرح یہ روحیں دنیا میں آنے سے پہلے ایک تھیں اب اللہ چاہتا ہے کہ یہ روحیں مرنے کے بعد بھی ایک ہو جائیں دنیا میں روحیں آئیں تو مذہب بنے اور شیطان بھی ساتھ آیا اور اس نے آپس میں لڑا دیا ہم وہ نسخہ لے کر آئیں ہیں کہ روحوں کو ایک کس طرح کیا جاتا ہے وہ دوائی اندر جائے اور شیطان باہر نکلے اور سب ایک ہو جائیں دل اللہ کا گھر ہے اس میں شیطان گھس گیا اس نے سب مذاہب کو آپس میں لڑا دیا جب اس دل میں اللہ اللہ شروع ہو جائے گی تو شیطان باہر نکلے گا جب شیطان نکلے گا تو اللہ آئے گا تو سب اللہ کی پناہ میں آجائیں گے پھر اس وقت سارے ایک ہو جائیں گے نہ ہندو نہ سکھ نہ عیسائی سب اللہ والے ہو جائیں گے یہ نسخہ جو بتا رہے ہیں اللہ کی محبت سکھاتا ہے جب تمہارے دل میں اللہ کی محبت آجائے گی تو اللہ تم سے محبت کرے گا جب محبت اللہ کی دل میں آجائے گی تو اگر مذہب میں نہ بھی ہوا تو بخشا جائے گا اللہ کی محبت ہی کافی ہے بخشش کے لئے جب اللہ دل میں آئے گا تو گناہ جھڑنا شروع ہو جائیں گے آدمی کو خود بخود ہی گناہوں سے نفرت شروع ہو جائے گی اور سارے مذاہب یہی سکھاتے ہیں کہ آپس میں سب ایک ہوں۔

محبت کا تعلق دل سے ہے جب دل میں اللہ اللہ کا نام آئے گا تو یہی محبت آگے آدمی کو اللہ کے عشق کی طرف لے جاتی ہے وہی عشق و محبت کا علم ہم سکھاتے ہیں کہ دھڑکن میں اللہ کا نام کیسے داخل ہوتا

جسے جنت کی طلب ہے وہ اللہ کا کوئی بھی پسندیدہ مذہب اختیار کر سکتا ہے

لیکن اللہ کو پانے کے لئے دل کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے

گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں کہا کہ رب داڑھیوں میں نہیں ہے بلکہ یقین کرو کہ مذہب میں بھی نہیں، وہ تو دلوں میں ہے (معاذ اللہ)

گوھر شاہی کا مشن کیا ہے؟

امریکی ریاست نیو میکسیکو کے شہر طاؤس (Taos) سے تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت کے فاصلے پر خطرناک پہاڑیوں میں گھرے جنگل کے بیچ عیش و عشرت سے اکتائے سینکڑوں امریکن مرد و خواتین جن میں کچھ لامذہب تو کچھ یہودی اور کچھ چند مذاہب سے تعلق رکھنے والے بوڑھے جوان مرد و خواتین لاما فاؤنڈیشن تنظیم کے تحت اللہ کی تلاش میں اس بیابان میں ایک استانہ بنائے بیٹھے ہیں جہاں پچھلے سال آگ نے استانے کے اردگرد کے تمام جنگل کو جلا کر خاکستر کر دیا تھا خدا کی قدرت کہ صرف ۵ ایکڑ کے لگ بھگ کا ایریا بچا تھا جہاں حق کے یہ متلاشی مقیم ہیں۔ ان میں سے کچھ تو کھلے آسمان تلے بارش دھوپ اور موسم کی سختیاں اتنے عرصے سے جھیل رہے ہیں کہ ان کے جسم کے

انٹرویو کی تفصیلات

یکم جون ۱۹۹۷ء امریکہ کی ریاست ایریزونا Arizona کے شہر پریسکوٹ میں واقع Prescott Unitarian Universalist Fellowship نامی چرچ کی انتظامیہ نے سوال و جواب کی نشست ترتیب دی جس میں تقریباً ۲۰۰ امریکی مرد و خواتین شریک تھے جنھوں نے حضرت سے سوالات کئے تقریب کی ابتداء میں مولانا روم کے کلام پر مبنی دھن سنائی گئی حضرت نے اپنے خطاب میں فرمایا "رب داڑھیوں میں نہیں ہے بلکہ یقین کرو کہ وہ مذہب میں بھی نہیں وہ تو دلوں میں ہے۔"

ایک سوال کہ صوفی ازم انسانوں کے آپس کے تعلقات کے بارے میں کیا کہتا ہے تو حضرت گوہر شاہی نے فرمایا کہ انسان کے

گوھر شاہی کی تعلیمات کی وجہ سے عیش و عشرت سے اکتائے سینکڑوں امریکی وادی طاؤس میں بیٹھے اللہ اللہ کر رہے ہیں

کپڑے تک پھٹ گئے ہیں۔ جب موسم زیادہ بے رحم ہو جاتا ہے تو یہ لوگ استانے کے اس پکے حصے میں منتقل ہو جاتے ہیں جسے انہوں نے تعمیر کر رکھا ہے انہیں لوگوں میں سے چند نے گوہر شاہی کا نام سن رکھا تھا کہ یہ روحانی شخصیت پوری دنیا میں دلوں کے اطمینان کا تریاق بانٹتے اور لٹاتے پھر رہے ہیں ان میزبانوں سے خطاب کرتے ہوئے حضرت گوہر شاہی نے فرمایا کہ اللہ نہ تو پہاڑوں میں رہتا ہے اور نہ ہی جنگلوں میں اللہ تو مومن کے دل میں رہتا ہے اور مومن بننے کے لیے دل کی دھڑکنوں کو تسبیح بنانا پڑتی ہے۔ جب دل کی تسبیح کے ذریعہ اللہ سے تعلق جڑ جاتا ہے تو پھر وہ خود ہی اپنے پسندیدہ مذہب کی طرف رخ موڑ دیتا ہے" آخر میں وہاں موجود تمام حاضرین نے شاہ صاحب سے ذکر قلب کی اجازت چاہی اور ان کا اس خطرناک جگہ آنے پر شکریہ ادا کیا۔

آپس کے تعلقات اور روزمرہ زندگی کے متعلق ہدایات تفصیلی کتابوں میں ہوا کرتی ہیں۔ جبکہ صوفی ازم (اللہ کو پانے کا علم) سینہ بسینہ چلتا ہے

اور سوال کہ صوفی ازم عورت کے حقوق کے متعلق کیا کہتا ہے کہ آیا وہ مرد کے ماتحت ہے یا نہیں؟ سرکار شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ صوفی ازم میں مرد و عورت میں جو رب کے زیادہ قریب ہے وہ بہتر ہے۔

نشست کے اختتام پر تمام شرکاء نے ذکر قلب کی اجازت لی۔ محفل میں شامل ہر شخص حضرت سے نہایت ادب سے مل رہا تھا۔ کچھ حضرات نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ایک نئے زاویے سے ہمیں یہ تعلیم ملی ہے۔ ایک خاتون نے اپنی رائے کے اظہار میں کہا کہ واقعی گاڈ گاڈ کہنے میں وہ موزونیت نہیں جو لفظ اللہ اللہ میں ہے۔

گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ تین سال کے بعد ایک دن اللہ سے بات ہوگئی، پندرہ دن بات چیت ہوئی اور مجھے کچھ علم سکھائے گئے (معاذ اللہ)

۳ر جون ۱۹۹۷ء ایریزونا کے علاقے ٹکسون (Tucson) میں واقع لٹل چیپل آف آل نیشنز (Little Chapel of All Nations) کی چرچ کی روحانی رہنما Rev Betty Tatalajski نے اپنے شہر واقع یونیورسٹی آف ایریزونا ٹیوسان کیمپس میں سرکار شاہ صاحب کو روحانی خطاب کے مدعو کیا تھا۔

بٹی تاتلجسکی نے خطبہ استقبالیہ میں موجود تقریباً ۱۵۰ مرد خواتین کے اجلاس میں حضرت کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ ایریزونا کا یہ چرچ اٹھارہ سال سے روحانیت کا متلاشی ہے اور اس چرچ میں آپ کی آمد شاید خدا کی طرف سے ہماری ۱۸ سالہ عبادت کا ثمر ہے۔ ایک دوسری امریکی روحانی معالجہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ میں کسی مریض کو دیکھنے جارہی تھی لیکن نہ جانے کیوں خود بخود چرچ کی جانب کھنچی چلی آئی۔ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جس دل میں خدا کی محبت ہے وہ خواہ کسی مذہب میں ہے یا نہیں ہے وہ جہنم میں نہیں جاسکتا انہوں نے مزید فرمایا کہ جسے جنت کی طلب ہے اس کے لیے مذہب کافی ہے وہ اللہ کا کوئی بھی پسندیدہ مذہب اختیار کر سکتا ہے لیکن خدا کو پانے کے لیے دل کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ آخر میں تمام حاضرین جلسہ نے سرکار شاہ صاحب سے ذکر کرنے کی اجازت حاصل کی۔ سرکار کی روانگی کے بعد محفل ذکر اللہ منعقد کی گئی۔

۳ر جون ۱۹۹۷ء کی شام ساڑھے چھ بجے امریکہ کی ریاست ایریزونا کے شہر ٹیوسان کے مقامی کمیونٹی ریڈیو KXCI 91.3 نے شاہ صاحب کا براہ راست (Live) انٹرویو نشر کیا انٹرویو سے پہلے صابری برادران کی قوالی تاجدار حرم کا کچھ حصہ نشر کیا اس کے بعد پروگرام کے کمپیئر نے سرکار کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے سرکار کا شکریہ ادا کیا پھر سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا

اس کا پہلا سوال یہ تھا کہ آپ ہمارے سامعین کو اپنی زندگی اور تلاش حق کے بارے میں کچھ بتائیں؟

ج سرکار نے فرمایا کہ اللہ کی طلب کے لیے ۳۴ سال کی عمر میں

گوہر شاہی کا مشن کیا ہے؟

عرصہ تین (03) سال سیون کے ریگستانوں میں گزارا کبھی پانچ سات دن بھوکے گزارا کبھی پتوں پر گزارا کیا۔ اللہ کو ڈھونڈنے والے کبھی کبھی ہمارے نزدیک سے گزرتے اور دوستوں سے مانگی ہوئی روٹیوں کے کچھ ٹکڑے ہم کو بھی دے دیتے گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی میں ٹھٹھرتے رہتے پھر بھی کہیں اللہ کا نشان نہ ملا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنا عذاب سہنے کی طاقت انسان کے بس میں نہیں جب تک اللہ کی طرف سے مدد یا اس کی مرضی نہ ہو۔ تین سال کے بعد ایک دن اللہ سے بات ہوگئی پندرہ دن بات چیت ہوئی اور مجھے کچھ علم سکھائے گئے اور حکم دیا کہ اس علم کو پوری دنیا

امریکن ریڈیو سے براہ راست نشر کیا گیا حضرت گوہر شاہی کا انٹرویو

میں پہنچادو۔ ہم نے کہا ہمارے پاس تو ایک روپیہ بھی نہیں کہ بس کے ذریعے ادھر سے ادھر جاسکیں پوری دنیا میں گھومنے کے لیے لاکھوں روپے چاہیں جواب ملا اس کے ہم ذمہ دار ہیں اور آج ہم پوری دنیا میں یہ پیغام پہنچارہے ہیں اور ہمارا یہ سارا خرچہ مختلف لوگ دل و جان سے کررہے ہیں۔ اب ہم اس علم کی طرف آتے ہیں جو ہم کو سکھایا گیا اس علم کی سچائی پانے کے لیے ہم نے کئی کتابوں کو پڑھا روحانیت کے ذریعے نبیوں سے تصدیق کرائی اور پھر جب یہ یقین ہو گیا کہ یہ سچ ہے پھر ہم نے اس کے تجربے کے لیے پھر عام میں مشہور کردیا۔ روز ازل میں جب اللہ نے روحیں بنائیں پھر انہیں کہا کہ کیا مجھے اپنا رب تسلیم کرتے ہو سب نے ہاں میں جواب دیا پھر امتحان کے طور پر ان کو دنیا کے لذات دکھائے بہت سی روحیں سب کا جلوہ چھوڑ کر دنیا کی طرف لپکیں اور بہت سی روحیں دنیا کے لذات کو نظرانداز کرکے رب کے جلوے کو ہی دیکھتی رہیں۔ سب کو ان سے محبت ہو

گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ اگر کسی دین میں نہ بھی جائیں تو ان دین والوں سے بہتر ہوتے ہیں جن میں رب کی محبت نہیں ہے (معاذ اللہ)

گئی اور وہ رب سے محبت کرنے لگیں۔ اب وہ روحیں بھی دنیا میں آنا شروع ہو گئیں کوئی افریقہ میں کوئی امریکہ میں اور کوئی دوسرے ممالک میں کوئی موسیٰ کی قوم میں کوئی عیسیٰ اور کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اور کوئی وہاں اتریں جن کا کوئی مذہب ہی نہ تھا۔ اب جو جس مذہب میں آئیں اس کے ماحول کا اثر ان پر چڑھ گیا۔ اس مذہب کی عبادت اور طور طریقے سے بھی ان کو تسکین نہ ہوئی اور پھر وہ رب کو حاصل کرنے کے لیے جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف چل نکلیں' موسیٰ کی امت میں ایسے لوگوں کو راہب کہتے تھے۔ عیسیٰ کی امت میں ایسے لوگوں کو حواری اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایسے لوگوں کو صوفی کہتے تھے اور جن لوگوں کا کوئی مذہب نہیں تھا انہوں نے بھی اپنے اپنے طریقے سے اللہ کو حاصل کرنے کی جستجو شروع کردی۔

روز ازل میں کوئی مذہب نہیں تھا اس وقت محبت ہی تھی جو ان کا بن جاتا ہے پھر جب ان میں اللہ اللہ شروع ہو جاتی ہے تو خود بخود گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے اور پھر جب نس نس میں اللہ سرائیت کر جاتا ہے پھر جو چیز اللہ کو پسند نہیں۔ ان کو بھی پسند نہیں ہوتی' پھر جو دین اللہ کو پسند ہوتا ہے یہ خود بخود اس دین میں پہنچ جاتے ہیں' اگر کسی دین میں نہ بھی جائیں تو ان دین والوں سے بہتر ہوتے ہیں جن میں رب کی محبت نہیں ہے۔ اور یہ گارنٹی ہے کہ کوئی بھی جو رب سے قلبی محبت کرتا ہے وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔

ہم جون ۱۹۹۷ء امریکی شہر لوساں جلس براڈوے پر واقع Peace of Mind نامی غیر مذہبی روحانی مرکز میں شاہ صاحب نے امریکی مرد و خواتین کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ خطاب سے پہلے امریکی خاتون ہیدر فلینڈرس (Heather Flanders) نے جناب گوہر شاہی کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میں حضرت گوہر شاہی کو ایک سال سے جانتی ہوں لیکن جو کچھ

گوہر شاہی سے اللہ تعالیٰ کی پندرہ دن گفتگو ہوئی

مذہب بن گیا اور یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کی محبت میں سب کچھ لٹا دیتے ہیں اور اللہ کی محبت ہر مذہب پر غالب ہے۔ مذہب کا تعلق جسموں سے ہے۔ جسم ختم ہو گئے مذہب بھی ختم ہو گئے لیکن اللہ کی محبت روحوں سے ہے جو آخر تک ختم نہیں ہو گی۔ کچھ روحوں نے مذاہب کے ذریعے بھی اللہ سے محبت کی اور کافی اونچا مقام حاصل کیا۔ اور یہ دوسرے والی وہ روحیں تھیں جن سے اللہ نے کسی مذہب کے بغیر محبت کی تھی اب ایسی روحوں کو ہم اللہ کے حکم سے پوری دنیا میں تلاش کر رہے ہیں۔ وہ کسی مذہب میں ہوں یا نہ ہوں' ہمیں اس سے مطلب نہیں ہم انہیں بتاتے' سناتے اور یاد دلاتے ہیں کہ یہ دل کا راستہ اللہ والوں کے لیے ہے۔ جو اللہ کی طرف جانا ہے انہیں وہ طریقہ سکھاتے ہیں جو ہم کو سکھایا گیا کہ نس نس میں کس طرح اللہ اللہ ہوتی ہے اور کس طرح دل میں اللہ کی محبت ہوتی ہے۔ چونکہ اللہ ان کو چاہتا ہے اور پھر وہ معمولی محنت سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ وہی لوگ ہیں جن کا معمولی سا عمل بھی ان کے لیے بخشش کا باعث

میں نے ایک سال میں ان سے حاصل کیا ہے وہ ساری عمر میں کسی اور روحانی استاد سے حاصل نہیں ہوا اور میں تصدیق کرتی ہوں کہ گوہر شاہی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور مکمل کامل ہیں اس لیے میں بڑے فخر سے اللہ کی تلاش رکھنے والوں کے سامنے گوہر شاہی کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔ جناب ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ انسان کے جسم میں سات روحانی مخلوقات بند ہیں جس طرح ماں بچے کو دودھ پلاتی ہے اسی طرح مرشد اس مخلوق کو نور مہیا کرتا ہے پھر جس طرح بچہ بڑا ہوتا ہے تو گھر سے باہر نکلتا ہے اور دور تک دوڑتا ہے یہ مخلوق بھی اسی طرح جسم سے نکلتی ہے اور دور تک جاتی ہے حتیٰ کہ وہاں تک پہنچ جاتی ہے جہاں خدا کی ذات ہے۔ مزید فرمایا کہ دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک جن کو صرف عبادت چاہیے یہ لوگ اپنے مذہب کے مطابق عبادات کرنے سے ہی مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں جنہیں خدا کی طلب ہوتی ہے یہ لوگ مذہب کی خشک عبادات سے مطمئن نہیں ہوتے اور اس

انجمن سرفروشانِ اسلام کی مرکزی ویب سائٹ سے بغیر کسی ردوبدل کے کاپی کر کے یہاں لگایا گیا ہے

﴿امام مہدی علیہ السلام سیدنا گوہر شاہی ہو بہو کامل صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں﴾

متعدد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد اور اِن کے والدین کا نام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے نام پر ہوگا۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بھی آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی شباہت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوگی۔ کسی بھی شخص کا نام محمد ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے، آج بے شمار لوگوں کے نام محمد پر رکھے جاتے ہیں اور والدین کے نام بھی آمنہ عبداللہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن کیا کسی کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنی صورت وشباہت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شباہت پر بنا لے؟ بلاشبہ یہ کرشمہ قدرت ہی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی صورت ہو بہو صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہوگی۔ اللہ عزوجل کی اس قدرت کے پیچھے کونسا طریقہ کارفرما ہے اس کا علم اُمت مسلم کو نہیں ہے، اور علم وکسوٹی نہ ہونے کی بنا پر ہی مہدیت کے جھوٹے مدعیان کے ہاتھوں اپنا ایمان گنوا رہے ہیں۔

آیئے! امام مہدی علیہ السلام کی زبانی سنیں کہ کس طرح صورت مہدی علیہ اسلام، صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوگی فرمان گوہر شاہی: تمام انسانوں کی ارضی ارواح اِس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں، جبکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ارضی ارواح کو امام مہدی علیہ السلام کیلئے روکا ہوا تھا۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح حضور پاک کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبداللہ کا فرزند اور آمنہ کا لعل کہا جا سکتا ہے۔ اہل بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ درحقیقت ان ارضی ارواح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کی وجہ سے امام مہدی علیہ السلام کا جسم ہو بہو جسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور انکی وجہ سے ہی امام مہدی علیہ السلام کے والدین بھی وہی ہوئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

http://www.mehdifoundation.com/updates/m-iml.html

ریاض احمد گوہر شاہی کی ویب سائٹ پر مہدی ہونے کا ثبوت

http://www.mehdifoundation.com/updates/martaba_mehdi_saboot.html

سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے مرتبہ مہدی کا ثبوت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ چاند میں نظر آئیگا۔ (امام جعفر صادقؑ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نمایاں طور پر موجود ہے۔ جو آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی پشت مبارک پر مہر مہدیت ہوگی۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی پشت مبارک پر مہر مہدیت موجود ہے۔ جس کا ظاہری ثبوت آپ کے دائیں ہاتھ کی انگشت پر اسم ﴿محمد صلی اللہ علیہ وسلم﴾ اور بائیں ہاتھ کی انگشت پر اسم ذات ﴿اللہ﴾ نمایاں ہے

امام مہدی علیہ السلام کعبہ اللہ میں ظاہر ہونگے۔ (یعنی حجر اسود امام مہدی علیہ السلام کی شناخت میں مددگار ثابت ہوگا۔ حدیث نبوی ﷺ

کعبہ اللہ میں نصب حجر اسود میں حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ نمایاں طور پر موجود ہے، جو آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام تمام مذاہب اور فرقوں کو اسم ذات اللہ پر اکٹھا کرینگے۔ (بحوالہ ارجح المطالب)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی تعلیمات اسم ذات اللہ کا پرچار کرتی ہیں

امام مہدی علیہ السلام تمام انسانوں کو اللہ کا ذکر اور عشق عطا فرمائیں گے۔ (مولانا نجم الحسن قراروی)

فرمان گوہر شاہی: جس میں سب دریا ضم ہو جائیں وہ سمندر کہلاتا ہے....اور جس میں سب دین ضم ہو کر ایک ہو جائیں وہی عشق الٰہی اور دین الٰہی ہے۔

حضرت عبدالقادر جیلانی غوث الاعظمؓ نے اپنے پوتے حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے تک زندہ رہنا اور امام مہدی علیہ السلام کو میرا اسلام پہنچانا۔ (حضرت غوث الاعظمؓ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے ملاقات ہو چکی ہے۔ حیات الامیر کی سیدنا گوہر شاہی سے ملاقات لال باغ سیہون شریف سندھ پاکستان میں دوران چلہ ہوئی۔

امام مہدی علیہ السلام ۱۳۸۰ ہجری میں ظاہر ہونگے۔ (شاہ نعمت اللہ ولی کاظمی)

اس سن ہجری میں سیدنا گوہر شاہی دنیا میں موجود ہو چکے ہیں

امام مہدی علیہ السلام ۱۹۰۰ عیسوی (۱۵۰۰ ہجری) میں ظاہر ہونگے

سیدنا گوہر شاہی کی تاریخ پیدائش ۲۵ نومبر ۱۹۴۱ ہے

امام مہدی علیہ السلام علم لدنی سے بھرپور ہونگے۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

سیدنا گوہر شاہی کا علم لدنی پرکھنے کیلئے آپ کی کتاب دین الٰہی کا مطالعہ کریں

امام مہدی علیہ السلام براہ راست حضور اکرم ﷺ سے احکام لیکر نافذ فرمائیں گے۔ (امام احمد رضاؒ)

۱۹۹۸ عیسوی میں بمقام کوٹری المرکز روحانی حیدرآباد کے تقریباً تمام صحافیوں کی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت سیدنا گوہر شاہی نے فرمایا: میری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات ہوتی ہے اور وہ جو بتاتے ہیں میں وہ ہی لوگوں کو بتاتا ہوں، اور اسی جملے پر علماء نے ۲۹۵ دفعہ کا کیس بنوا کر سزا دلوائی۔

امام مہدی علیہ السلام کے پاس حضور پاک ﷺ کا کرتہ، تلوار اور جھنڈا ہوگا۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

ان کا تعلق دعا سیفی اور حجر اسود سے ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے پاس تابوت سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہودی ایمان لائیں گے مگر چند۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

کیونکہ تابوت سکینہ میں اولوالعزم پیغمبروں کی تصویریں ہیں۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصویر بھی ہے۔ معلوم ہو کہ تابوت سکینہ یہی حجر اسود ہے

امام مہدی علیہ السلام خانہ کعبہ کے خزانہ کو نکال کر تقسیم فرمائیں گے۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

کعبہ اللہ میں کوئی پیسے دفن نہیں بلکہ دلوں کا خزانہ ہے، جس کو سیدنا گوہر شاہی تقسیم کر رہے ہیں۔

اللہ تعالی کے نظام ہائے تکوین سے متعلق گفتگو کے دوران ایک مرتبہ قلندر بابا اولیاء نے ایک بچہ کی ولادت کی پیش گوئی کی۔ جس کو جون ۱۹۶۰ میں پیدا ہونا تھا۔ جون ۱۹۶۰ کی تاریخ آئی تو میں نے دوبارہ استفسار کیا جس کے جواب میں مجھے بتایا گیا کہ وہ بچہ عالم ارواح سے عالم ناسوت میں آ گیا ہے، جب یہ ۴۰ سال کی عمر کو پہنچے گا تو دنیا کے تمام مذاہب میں انقلاب برپا کردیگا، مذاہب کی گرفت ٹوٹ جائے گی۔ اور وہ مذہب باقی رہے گا جس کو اللہ نے دین حنیف قرار دیا ہے۔ (یہ پیش گوئی امام مہدی علیہ السلام کیلئے ہی کی گئی تھی)۔ قلندر بابا اولیاء

سیدنا گوہر شاہی کی کتاب دین الٰہی کے مطابق ۱۹ سال کی عمر میں جسۂ توفیق الٰہی عطا ہوا۔ سیدنا گوہر شاہی کی پیدائش ۱۹۴۱ کی ہے۔ یعنی پیدائش سے ۱۹ سال کی عمر ۱۹۶۰ ہی بنتی ہے، اور یہ سن روح کے آنے کیلئے ہے۔ ظاہر ہے اوپر سے بچے تو نہیں آتے روح ہی آتی ہے۔ یہ جسۂ توفیق الٰہی بچے میں داخل ہوا۔ آپ نے ۴۰ سال کی عمر میں ہی تمام مذاہب میں عشق الٰہی کے مشن کی شروعات کردی۔ ثبوت کیلئے www.goharshahi.com دیکھیں۔

http://www.mehdifoundation.com/updates/martaba_mehdi_saboot.html

گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام الِ منتظر ہیں، حجر اسود اور دیگر مقام پر گوہر شاہی کی تصاویر کا ظاہر ہونا من جانب اللہ نشانیاں ہیں اور اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا کفر ہے

قوم مسلم کے نام پیغام:

ہمارا ایمان ہے کہ چاند، سورج، حجر اسود اور دیگر مقامات پر تصاویر گوہر شاہی کا ظہور کرشمہ قدرت ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ان نشانیوں کو انسانیت کی رہبری اور ہدایت کے لیے ظاہر فرمایا ہے۔ مہ کا معنی چاند اور مہدی کا معنی چاند والا ہے۔ امام جعفر صادقؓ نے بھی فرمایا تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ چاند پر چمکے گا۔ چاند کی سطح پر تصویر گوہر شاہی کا ظاہر ہونا اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام الِ منتظر ہیں۔ یہ نشانیاں فعل الٰہی سے تعبیر ہیں اور کسی انسان کے دائرہ اختیار سے قطعی خارج الامکان ہے کہ وہ ان مقامات پر تصاویر لگا یا بنا سکے! سورج ہماری زمین سے بہت دور ہے پھر بھی موسم گرما میں سورج کی تپش ہم سے برداشت نہیں ہوتی اور سکون و راحت کے لئے ہم ائر کنڈیشن کا سہارا لیتے ہیں۔ کیا کوئی انسان اس قدر دھکتے ہوئے سورج کے قریب پہنچ سکتا ہے؟ حجر اسود خانہ کعبہ میں نصب ہے جہاں ہر وقت مسلح افراد کا پہرہ رہتا ہے اور ہر وقت طواف جاری رہتا ہے۔ خاص طور پر مقام حجر اسود پر بھی حاجیوں کا جم غفیر لگا ہوتا ہے اور فقط خوش نصیب والوں کو ہی حجر اسود کا بوسہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ یہ خدشہ بھی خارج الامکان ہے کہ کوئی انسان حجر اسود پر تصویر لگا سکے! مختلف مقامات پر ظاہر ہونے والی تصاویر گوہر شاہی من جانب اللہ نشانیاں ہیں، اور اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا کفر ہے۔ قوم مسلم سے مودبانہ التماس ہے کہ ان نشانیوں کی تحقیق کریں اور بلا تحقیق ان کو رد نہ کریں۔ سیدنا گوہر شاہی بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کل انسانیت کو منتفع فرمارہے ہیں۔ انسانوں کے قلوب کو اسم ذات اللہ سے زندہ فرماکر انسانوں کے سینوں میں قندیل نور لگارہے ہیں کہ قوم مسلم وراثت محمدی کے طفیل ایک بار پھر اوج ثریا پر مقیم ہوسکے۔ نظر گوہر شاہی سے لاکھوں انسانوں کا تعلق اللہ سے جڑ چکا ہے، تمام اقوام عالم تعلیم گوہر شاہی کے طفیل مختلف فروعی مذہبی اختلافات بھلا کر امت واحدہ میں ڈھل رہی ہیں۔

قوم مسلم سے چند سوالات؟

- کیا فی زمانہ کوئی مسلم شخصیت ایسی ہے جو اپنی روحانی طاقت سے مردہ قلوب کو اسم اللہ ذات سے زندہ کردے اور [illegible]؟
- کیا کسی انسان کا قلب اذن اللہ کے بغیر اسم ذات اللہ سے زندہ و گویا ہو سکتا ہے؟
- کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی فرقہ موجود تھا؟
- کیا امام مہدی علیہ السلام کو اس دنیا میں ظاہر نہیں ہونا؟ اور قوم مسلم کے پاس امام مہدی علیہ السلام کو پہچاننے کی کیا کسوٹی ہے؟

اگر قوم مسلم کے پاس امام مہدی علیہ السلام کو پہچاننے کی کسوٹی ہوتی تو ایک بڑی تعداد میں مسلم مرزا غلام قادیانی کے فریب میں [illegible] جب بھی کسی بدباطن نے مرتبہ مہدی کا جھوٹا دعویٰ کیا تو مسلم کی ایک بڑی تعداد اس کے فریب کا شکار ہوئی۔ [illegible] گوہر شاہی کے مرتبہ مہدی سے متعلق کوئی خلش ہے اور وضاحت چاہتے ہیں تو بلاجھجک ہم سے رابطہ کریں [illegible] کسی طور مہذب طرز عمل نہیں ہے۔ والسلام محمد یونس الگوہر لندن

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

http://www.mehdifoundation.com/updates/qom-e-muslim-ke-naam.html

گوہر شاہی نے بکواس کرتے ہوئے کہا کہ میری پشت پر مہر ہوئی تو نبوت تسلیم کرنی ہوگی (معاذ اللہ)

TUESDAY 18 NOVEMBER 1997 Regd:S.S 944

Daily UMMAT Karachi

روزنامہ امت کراچی

جلد ۲ شمارہ ۹۵ | منگل ۱۷ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ ۱۸ نومبر ۱۹۹۷ء | قیمت: ۳ روپے

میری پشت پر مہر ہوئی تو نبوت تسلیم کرنی ہوگی: گوہر شاہی

کلنٹن اور امریکی خاتون نے حضرت عیسیٰؑ کی تصویریں دیکھ کر ہی مجھے پہچانا

مخالفین چاہیں تو میرے پاس آنیوالے پیسے کی تحقیقات کرالیں: صحافیوں سے گفتگو

حیدرآباد (بیورو رپورٹ) انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کو تشویش ہے کہ ہمارے پاس پیسہ کہاں سے آتا ہے اس سلسلے میں ہمارا کہنا ہے کہ ہمارے مخالفین سے اس بارے میں پوچھنے کے بجائے کسی غیر جانبدار ایجنسی سے تحقیقات کرائی جائے کہ ہمارے

باقی صفحہ 3 کالم 3 میں

گوہر شاہی نے امریکہ کے دورے پر ظاہری طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی

× حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب اس سال امریکہ کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے اور امریکہ کے سب سے بڑے خلائی ادارے ناسا انٹرنیشنل کے مرکز گئے وہاں معلومات کی کہ کیا چاند پر کسی کی تصویر آپ لوگوں کو نظر آئی ہے؟ یہ سن کر ناسا والوں نے کہا کہ آپ انسان کی تصویر کی بات کر رہے ہیں، اگر ہمیں چاند پر چیونٹی بھی نظر آئے تو ہم اس پر تحقیقات شروع کر دیتے ہیں۔ اس بات میں کوئی صداقت نہیں کہ چاند پر کسی انسان کی تصویر بھی نظر آئی ہو۔

گوہر شاہی دشمنانِ صحابہ کے رہنماؤں سے ملاقات اور تبادلہ خیال کر رہا ہے

اسم ذات کانفرنس نشتر پارک کراچی میں حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی مختلف ممالک سے آئے ہوئے مندوبین سے خطاب فرما رہے ہیں۔ (فوٹو وسیم قادری)

...نا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کو جناب شریف لالہ بھائی ہندوستان آمد پر خوش آمدید کہہ رہے ہیں جبکہ جناب شریف لالہ بھائی ہندوستان میں لوگوں کو مشن سے آگاہ فرما...

...ت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی اسم ذات کانفرنس نشتر پارک میں تشریف لا رہے ہیں جبکہ عالمی امیر عارف میمن مرحوم حضرت کو اسٹیج پر خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔

عالمی روحانی ذات گرامی حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی مختلف شیعہ رہنماؤں سے تبادلہ خیال فرما رہے ہیں۔ (فوٹو وسیم قادری)

GOHAR 59 1997
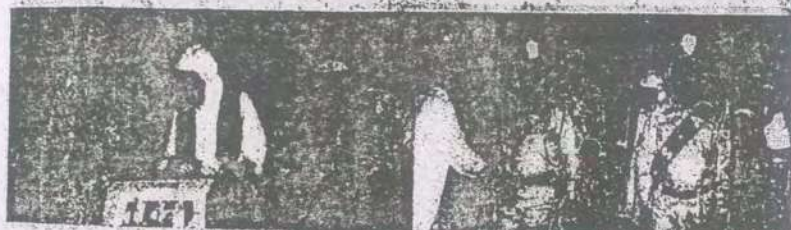
گوہر شاہی مختلف مذاہب اور پھر امام بارگاہ میں جا کر بد مذہبوں سے خطاب کر رہا ہے
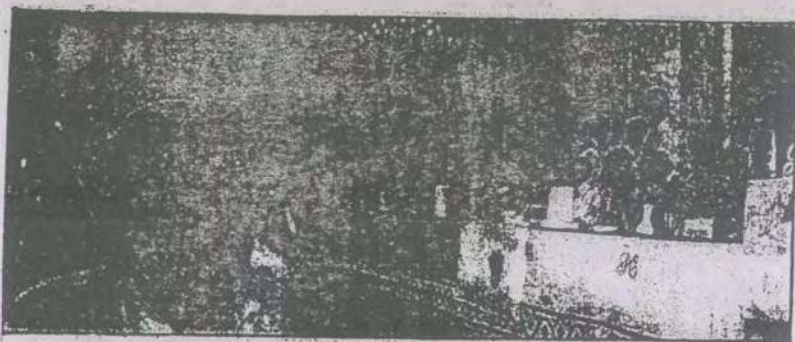
حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی ہوٹل آواری ٹاور کراچی میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں سے روحانی خطاب فرمارہے ہیں۔(فوٹو وسیم قادری)

انجمن سرفروشان اسلام کے عالمی امیر جناب محمد عارف میمن مرحوم کی مرشد کے ساتھ یادگار تصویری لمحات۔(فوٹو خرم ریاض)
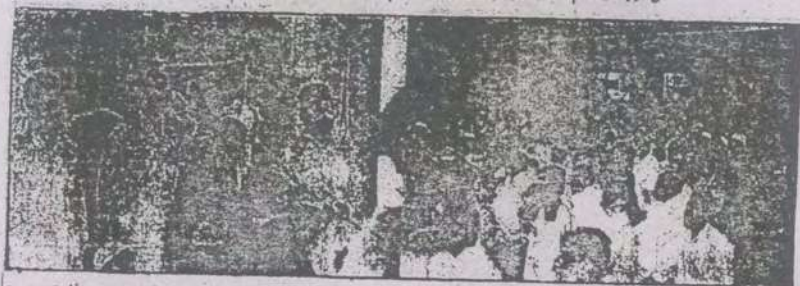
حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی امام بارگاہ نور ایمان کراچی میں روحانی خطاب فرمارہے ہیں جبکہ عالمی امیر مرحوم عارف میمن صاحب بھی نمایاں ہیں۔(فوٹو وسیم قادری)

GOHAR 60 1997

گوہر شاہی کی سالگرہ کے موقع پر کلمہ طیبہ میں لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض گوہر شاہی کی خطاطی والا اسٹیکر شائع کیا (معاذ اللہ)

مسلم عوام نے گوہر شاہی اور اس کے کارندوں کے کافرانہ عمل پر سخت احتجاج کیا ہے

WEDNESDAY DECEMBER 2, 1998

Daily UMMAT Karachi

روزنامہ امت کراچی

گوہر شاہی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا

سالگرہ کے موقع پر جاری کردہ اسٹیکر میں لا الٰہ الا اللہ کے بعد گوہر شاہی کا نام لکھ دیا

اسٹیکر پر گوہر شاہی کی شبیہ، حجر اسود، سورج اور چاند میں دکھائی گئی ہے

گوہر شاہی کی سالگرہ پر جاری کردہ اسٹیکر کا عکس جس میں کلمہ طیبہ
ساتھ ریاض احمد گوہر شاہی لکھ کر نعوذ باللہ نبوت کا دعویٰ کیا گیا

گوہر شاہی نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اگر میرے مرید کہتے ہیں تو لوگوں کو ماننا پڑے گا (معاذ اللہ)

روزنامہ عوام کراچی

Daily Awam Karachi

امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اگر مرید کہتے ہیں تو لوگوں کو ماننا پڑے گا

گوہر شاہی

حضرت عیسیٰ سے امریکہ کے ہوٹل میں ملاقات ہوئی تھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا ملاقات روحانی تھی یا ظاہری، اخبار نویسوں سے بات چیت

انجمن کے کارکن کہتے ہیں آپ کی شبیہ چاند پر نظر آتی ہے اخبار نویس آپ بھی دیکھیں گے تو نظر آئے گی، گوہر شاہی

میرا اس سے بڑا اور کیا معجزہ ہو گا کہ آستانے میں آنیوالے شخص کا دل اللہ ہو کا ورد کرنے لگتا ہے

گوہر شاہی کی پانچ لاکھ روپے کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور

روزنامہ عوام کراچی (3) منگل 18 نومبر 1997ء

روزنامہ امت کراچی (۴) ۶ر نومبر ۱۹۹۷ء

گوہر شاہی کا آستانہ پُراسرار حیثیت اختیار کر گیا

حیدر آباد (بیورو رپورٹ) عالمی روحانی تنظیم کے سرپرست اعلیٰ ہونے کے دعویدار ریاض احمد گوہر شاہی کا کوٹڑی خدا کی بستی میں واقع مرکز پُراسرار حیثیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ اس آستانے سے اب تک ۱۳ افراد کی لاشیں کوٹڑی اسپتال لائی گئی ہیں۔ کچھ عرصہ قبل قائم الدین جونیجو کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا پھر ایک نامعلوم خاتون کی لاش لائی گئی تھی اور اب آمنہ خاتون کی ہلاکت ہوئی۔

آستانہ گوہر شاہی میں عورت کی پُراسرار ہلاکت

آمنہ خاتون کی موت تشدد سے واقع ہوئی۔ جسم پر زخموں کے متعدد نشانات تھے، ڈاکٹر

کوٹڑی (نمائندہ امت) انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانے واقع خدا کی بستی کوٹڑی میں ایک عورت پُراسرار طور پر ہلاک ہو گئی۔ تفصیلات کے مطابق گلشن اقبال کراچی کی رہائشی آمنہ خاتون زوجہ محمد سلیمان بہاری دو روز قبل کراچی سے آستانہ گوہر شاہی پر آئی تھی۔ منگل کی شام وہ اپنے بیٹے احسان سے جو غریب آباد کالونی کوٹڑی میں رہائش پذیر ہے، ملنے گئی تاہم بدھ کی صبح احسان کو اطلاع دی گئی کہ اس کی ماں انتقال کر گئی ہے۔ احسان نے لاش لانے والے افراد سے موت کی وجہ معلوم کی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی مرضی تھی۔ بعد ازاں لاش تعلقہ اسپتال کوٹڑی میں لائی

باقی صفحہ 3 کالم 3 میں

واقعہ کے خلاف آج ہڑتال ہو گی

کوٹڑی (نمائندہ امت) ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانہ میں آمنہ خاتون نامی عورت کی پُراسرار ہلاکت کے خلاف آج کوٹڑی میں ہڑتال ہو گی۔ ہڑتال کی اپیل بہار کالونی کے سابق کونسلر نعیم بہاری اور یعقوب بہاری نے کی ہے۔ دکانداروں سے اپیل کی گئی ہے کہ اپنا کاروبار مکمل طور پر بند رکھیں۔

روزنامہ امت کراچی (۳) ۶ر نومبر ۱۹۹۷ء

بقیہ آستانہ / عورت ہلاک

گئی جہاں ڈاکٹر حسن الدین شورو نے ابتدائی رپورٹ میں بتایا کہ آمنہ خاتون کی موت تشدد سے واقع ہوئی ہے۔ مقتولہ کے پاؤں سے لے کر گردن تک تشدد کے نشانات تھے، اسے قتل کیا گیا ہے۔ مقتولہ کے بیٹے احسان کی درخواست پر کوٹڑی پولیس نے گوہر شاہی اور دیگر افراد کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا ہے اور پولیس نے اس سلسلے میں منیر حسین نامی ایک شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔ علاقے کے لوگوں کے مطابق گوہر شاہی کے آستانے سے اس سے پہلے بھی ایک مرد اور ایک خاتون کی نعشیں مل چکی

انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے مذہبی منافرت پھیلانے کے الزام میں گوہر شاہی کو مفرور بتایا

گوہر شاہی کے خلاف خصوصی عدالت میں چالان پیش کر دیا گیا

میرپور خاص (نامہ نگار) ٹنڈو آدم پولیس نے انجمن سرفروشان اسلام کے رہنما ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف مذہبی منافرت پھیلانے کے الزام میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں چالان پیش کر دیا ہے جس میں ملزم کو مفرور بتایا گیا۔

گوہر شاہی پر توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا سنائی

ریاض احمد گوہر شاہی کو 3 بار عمر قید اور جرمانے کی سزا

حیدرآباد (این این آئی) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپورخاص کے جج جناب عبدالمنصور نے انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر 3 بار عمر قید سمیت قید و جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں (باقی صفحہ 11 نمبر 27)

بقیہ

حمادی نے 2 مئی 1999ء کو تھانہ آدم پولیس اسٹیشن میں ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف ایف آئی آر نمبر 106/99 درج کرائی تھی جس کے بعد پولیس نے انسداد دہشت گردی میرپورخاص کی عدالت میں مقدمے کا چالان پیش کیا تھا۔ جناب عبدالمنصور میمن پر مشتمل انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپورخاص نے مقدمے کی سماعت کے بعد مختصر فیصلے کا اعلان کیا ہے جس کے مطابق ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو 295 اے کے تحت 10 سال قید بامشقت، 5 ہزار روپے جرمانہ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں 6 ماہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ 295 بی کے تحت ملزم کو عمر قید اور 295 سی کے تحت عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید ایک سال کی سزا بھگتنا ہوگی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ 8 اور 9 کے تحت ملزم کو 7 سال قید اور 15 ہزار روپے جرمانے کی سزا ہوئی ہے۔ جرمانے کی عدم ادائیگی پر مزید 6 ماہ کی سزا بھگتنا ہوگی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ 6/8 اور 7/B - 1997ء کے تحت ملزم کو عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر ملزم کو مزید ایک سال سزا بھگتنا پڑے گی۔ استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل نور رعال نے جبکہ ملزم کی طرف سے غلام قادر بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ نے مقدمے کی پیروی کی۔ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو عدالت نے حاضر نہ ہونے پر مفرور قرار دیتے ہوئے اس کی طرف سے سرکاری خرچ پر غلام قادر بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ کو پیروی کیلئے مقرر کیا تھا۔ انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کی گزشتہ سالگرہ پر ایک عید کارڈ جاری کیا گیا تھا جس میں حجر اسود، مسجد اور چاند وغیرہ پر گوہر شاہی کی شبیہ ظاہر کرنے کے علاوہ کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ 7 دسمبر 98ء کو آستانہ گوہر شاہی کوٹڑی پر ریاض احمد گوہر شاہی نے ایک پریس کانفرنس کے دوران اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا جو توہین رسالت اور توہین قرآن کے ضمن میں آتے تھے جس کی بنیاد پر تھانہ آدم تھانے میں رپورٹ درج

فرقہ گوہرشاہیہ کے بارے میں اہم فتویٰ

فتویٰ: ابوالحسنین مفتی محمد عارف محمود خان رضوی

(مفتی دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فرقہ گوہرشاہی کے لوگ کیسے ہیں۔اس کے بانی کے کیا نظریات تھے؟ اور ہمیں اس فرقہ سے تعلقات استوار کرنے اور رشتہ داری قائم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور سنی حنفی عورت کا گوہرشاہی فرقہ کے مرد سے نکاح کرنا کیسا؟ بینوا بالکتاب توجروا عندالحساب

سائل محمد فضیل قادری آف کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب، اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآن مجید میں ارشادرب العزت جل مجدہ ہے

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ○ (الفاتحہ آیت 5)

ہم کوسیدھا راستہ چلا۔(ترجمہ کنزالایمان از اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ الہادی اپنی مشہور زمانہ تفسیر ''خزائن العرفان'' میں اس آیت کریمہ کے تحت یوں رقم طراز ہیں کہ صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خُلقِ نبی کریم ﷺ یا حضور یا آل وصحابہ ہیں،اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہلِ سنّت ہے جو اہلِ بیت واصحاب اور سنّت وقرآن اور سوادِ اعظم سب کو مانتے ہیں۔(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص 3، مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

نیز ارشاد محبوب رب العزت ﷺ

اِنَّ بَنِیۡ اِسۡرَائِیۡلَ تَفَرَّقَتۡ عَلٰی ثِنۡتَیۡنِ وَسَبۡعِیۡنَ مِلَّۃً وَتَفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ عَلٰی ثَلٰثٍ وَ سَبۡعِیۡنَ مِلَّۃً کُلُّھُمۡ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً، قَالُوۡا مَنۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ! قَالَ: مَا اَنَا عَلَیۡہِ وَاَصۡحَابِیۡ وَفِیۡ رِوَایَۃٍ: وَ ھِیَ الۡجَمَاعَۃُ (جامع ترمذی جلد ثانی ص 89 مطبوعہ کراچی)

یعنی، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمّت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سوائے ایک کے سب دوزخ میں جائیں گے۔عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ وہ جنتی لوگ کون ہوں گے؟ ارشادفرمایا میں اور میرے صحابہ جس پر ہیں اور ایک دوسری روایت میں ہے (جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشادفرمایا) وہ جماعت ہے۔

عزیزِمَن! آج کے اِس پُرفتن دَور میں ہر طرف گمراہی بے دینی کا طوفان بدتمیزی برپا ہے اور لادینی اور اسلام دشمنی کی کالی گھٹائیں چھارہی ہیں اور مذہب مہذب اہلِ سنّت و جماعت کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا جارہا ہے۔دین وایمان کے ڈاکوطرح طرح کے لباس میں بھولے بھالے سنیوں کے ایمان پرڈاکہ ڈال رہے ہیں۔قرآن وسنّت میں تحریف مصنوعی کرکے اپنے باطل نظریات پھیلانے میں دن رات مصروف ہیں۔ایسے پُرآشوب دور میں صرف ''ماانا علیہ واصحابی'' کے مصداق اکابر علماء واولیاء کی تشریحات کی روشنی میں صرف مذہب اہلِ سنّت و جماعت ہی ایسا مضبوط قلعہ ہے جس کے اندر رہتے ہوئے ہم ایمان کی حفاظت کرسکتے ہیں۔حضور جان عالم ﷺ نے تاکیدی حکم فرمایا:

اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ، فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (مشکوٰۃ المصابیح ص 30 مطبوعه کراچی)

یعنی، بڑی جماعت (اہلِ سنّت) کی پیروی کروکہ جواس سے ہٹ گیاوہ دوزخ میں گیا۔

اکابر نے ''السواد الاعظم'' اور ''وھی الجماعۃ'' اور ''ماانا علیہ واصحابی'' کا مصداق اہلِ سنّت و جماعت کوٹھہرایا' جیساکہ ''غنیۃ الطالبین'' میں اور مُجدّدِ الف ثانی قدس سرہ ربانی نے ''مکتوبات شریفہ'' میں اور علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے ''مرقاۃ المفاتیح'' میں فرمایا کہ حق مذہب اہلِ سنّت ہے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

استفتاء میں جس نام نہاد انجمن کے بانی کے عقائدونظریات کے بارے میں سوال کیا گیا ہے فقیر غفرلہ القدیر نے نام نہاد انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے رسالہ ''روشناس''، ''مینارہ نور'' اور ''روحانی سفر'' جو درحقیقت شیطانی سفر کا مطالعہ کیا جس میں کئی عقائد

واقوال وافعال اس کے میرے سامنے آئے جو خلاف عقائد اسلامیہ اور خلاف شرع مطہرہ ہیں اور علماء دین کی بے ادبی پر مشتمل ہیں، جس کی روشنی میں گوہر شاہی کے جاہل، ضال، مضل، گمراہ بے دین ہونے میں کوئی شک نہیں رہا۔

ہمارے اکابر علماء اہل سنّت کے فتوے اس کے ردّ میں شائع ہو چکے ہیں وہ حق اور صحیح ہیں اور ہمیں اُن پر کامل اعتماد ہے۔ میں فقط چند ضروری باتیں اور کچھ اس کے عقائدِ باطلہ پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ کیجئے:

نمبر 1...... ''روحانی سفر'' ص 8 میں اس کا مرزائیت وہابیت کے اثر کو سوسائٹیوں کی وجہ سے قبول کرنا لکھا ہے لیکن اس اثر ناپاک کے زائل ہونے کا کہیں بھی ذکر نہیں۔

نمبر 2...... ''مینارہ نور'' ص 11 پر آدم علیہ السلام کے بارے میں تحریر کیا کہ جب آدم علیہ السلام اپنے نفس کی شرارت کی بناء پر زمین پر پھینک دیئے گئے۔

نمبر 3...... ''مینارہ نور'' ص 14 پر مرزا غلام احمد قادیانی کو عابد وزاہد لکھا جبکہ یہ شخص اعلانِ نبوت کی بناء پر جمہور علماء کے متفقہ فیصلہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے

نمبر 4...... ''مینارہ نور'' ص 22 پر لکھا ''اگر روزانہ آدمی پانچ ہزار مرتبہ ذکر نہ کرے تو اُس کی نماز اور دعا میں نقص ہے'' حالانکہ شریعت مطہرہ نے ایسا حکم کہیں بھی نہیں دیا اور یہ اس کا اپنا ذاتی جبروتی حکم ہے جو شریعت پر افتراء ہے۔

نمبر 5...... ''مینارہ نور'' ص 37 پر ''سورہ توبہ'' کی آیت جو یہود ونصاریٰ کے گمراہ سربراہوں کے بارے میں ہے، علماء اسلام پر چسپاں کردی۔

نمبر 6...... ''روحانی سفر'' اور ''روشناس'' میں حضرت آدم وخضر علیہما السلام کی گستاخیوں کا بیاں یوں کیا کہ آدم نفس کی شرارت سے بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینک دیئے گئے اور خضر علیہ السلام نے قتل نفس کیا جو گناہ کبیرہ ہے اور اس طرح ''مینارہ نور'' میں بھی لکھا ہے۔

حالانکہ عصمتِ نبوی کا عقیدہ اجماعی قطعی ہے اور نفسِ نبی شریر نہیں ہوتا بلکہ حد درجہ شریف ہوتا ہے اور خضر علیہ السلام اگر ولی بھی ہوں تو ان کے بارے میں ایسی گفتگو کرنا ضرور زیادتی اور بے ادبی تھا جبکہ علامہ بدرالدین محمود عینی نے ''عینی شرح بخاری'' جلد اول ص 447 (مطبوعہ بیروت) میں خضر علیہ السلام کے متعلق نبوّت کا قول راجح قرار دیا۔ علامہ خازن اور اعلیٰ حضرت نے بھی اِس قول کو راجح قرار دیا

اور علامہ عینی نے تو اِس پر جماعتِ علماء کا جزم بتایا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے۔

نمبر 7...... گوہر شاہی "روحانی سفر" ص 35 پر لکھتا ہے اور بھنگ کو خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے حرام قرار دیا ہے۔

نمبر 8...... "روحانی سفر" ص 33 پر بھنگ پینے کو یادِ الٰہی کا سبب لکھا ہے (معاذ اللہ)

نمبر 9...... "روحانی سفر" ص 38,37,32 پر اجنبیہ عورت سے مصافحہ' معانقہ کرنا اور گلے لگ کر رونا اور ساری رات آپس میں گلے لگ کر سویا رہنا صاف لکھا ہے۔

درج بالا عقائد باطلہ اور افعال فاسدہ کا ارتکاب کرنا اور پھر اس کو خود بیان کرنا اور علماء کے سمجھانے پر بجائے توبہ کے علماء کے خلاف پروپیگنڈے کرنا اور ان کی تشہیر کرنا گناہ در گناہ اور حرام در حرام ہے۔ لہٰذا ان ساری خرابیوں کے باعث اس کی صحبت زہر قاتل تھی۔ اب وہ خود تو مر کھپ گیا اور اپنے ماننے والوں کا گروہ چھوڑ گیا اور جو آج کل "مہدی فاؤنڈیشن" کے نام سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں لہٰذا ان سے ضرور ضرور بچیں۔

ارشاد ربّ العزّت ہے: "شیطان اگر بھلا دے تو یاد آ جانے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو"۔

اور حدیثِ بخاری میں ہے: بچاؤ اپنے آپ کو ان سے اور ان کو اپنے سے دُور رکھو کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اور تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔

بہر حال ایسا شخص نہ خود پیری کے لائق تھا' نہ اُس کے ماننے والوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ بلکہ ان لوگوں کے ساتھ میل جول' شادی بیاہ' ان کے حلقہ ہائے ذکر و فکر میں شرکت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ تفصیل کے لئے الحاج مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کا رسالہ "خطرہ کا الارم" ملاحظہ کیجئے۔

مولیٰ کریم بطفیل اپنے محبوب کریم ﷺ مسلمانوں کو ان فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

تصدیق کنندہ

گوہر شاہی کے پیروکاروں کو چاہیے کہ اپنی عاقبت درست رکھنے کیلئے اس کے نظریات کی تبلیغ سے باز رہیں ہر مسلمان کو اسکی کتابوں و نظریات سے بچنا ضروری ہے اور ہرگز ایسوں کے ساتھ رشتہ داری قائم نہ کریں

فقط محمد [illegible] غفرلہ

رئیس دار [illegible]

دار السلام [illegible]

فقد اما اظہر لی و الحق عند ربی

کتبہ ابو الحسین عارف محمود خان القادری غفرلہ

15 ذو القعدۃ الحرام 1429ھ

یوم الجمعۃ المبارکۃ

14 نومبر 2008ء

انجمن سرفروشانِ اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کی کتابوں اور اس کی تعلیمات کو دیکھنے کے بعد مفتیانِ کرام نے اسے جاہل، بعضوں نے کافر، بعضوں نے مرتد، بعضوں نے زندیق، بعضوں نے واجب القتل اور سخت گمراہ قرار دیا ہے۔ جن مفتیانِ کرام نے اس کے خلاف فتاویٰ جاری کیے ہیں ان کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمہ (دار العلوم امجدیہ، کراچی)
2۔ تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان الازہری (بریلی شریف، انڈیا)
3۔ حضرت علامہ مفتی ابوداؤد صادق صاحب (دار العلوم رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)
4۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی صاب (دار العلوم نعیمیہ، کراچی)
5۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد العزیز حنفی صاحب (دار العلوم امجدیہ کراچی)
6۔ حضرت علامہ مولانا مفتی احمد میاں برکاتی صاحب (دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد)
7۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد افضل کوٹلوی صاحب (جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد)
8۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد العلیم قادری صاحب (دار العلوم قادریہ سبحانیہ کراچی)
9۔ حضرت علامہ مولانا مفتی سید ضیاء الحسن جیلانی صاحب (حیدر آباد)
10۔ حضرت علامہ مولانا مفتی ابو الخیل صاحب (جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد)
11۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الرشید نوری علیہ الرحمہ (حیدر آباد)
12۔ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام سرور قادری صاحب علیہ الرحمہ (دار العلوم جامعہ رضویہ لاہور)
13۔ حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی صاحب (دار العلوم نعیمیہ کراچی)
14۔ حضرت علامہ مولانا سید محمد علی رضوی علیہ الرحمہ (دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد)
15۔ حضرت علامہ مولانا محمود شاہ رضوی (دار العلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)
16۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد السبحان قادری علیہ الرحمہ (دار العلوم قادریہ سبحانیہ کراچی)
17۔ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام نبی صاحب (دار العلوم حامدیہ رضویہ کراچی)
18۔ حضرت علامہ مولانا مفتی لیاقت علی صاحب (جامعہ غوثیہ حیات علی شاہ سکھر)
19۔ حضرت علامہ قاری عبد الرشید سعیدی (جامعہ صدیقیہ، مہریہ، تعلیم القرآن ولایت آباد ملتان)
20۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب (دار العلوم امینیہ، رضویہ فیصل آباد)
21۔ حضرت علامہ مولانا عبد الوہاب سکندری صاحب (حیدر آباد سندھ)
22۔ حضرت علامہ مولانا چراغ دین صاحب (مدرسہ چشتیہ نظامیہ رضویہ فیصل آباد)
23۔ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عمر فاروق صاحب (دار العلوم اسلامیہ حنفیہ مانسہرہ)
24۔ حضرت علامہ مولانا محمد ریاض احمد سعیدی (دار العلوم قادریہ فیصل آباد)
25۔ حضرت علامہ مولانا محمد اشرف رضا صدیقی (ممبئی انڈیا)
26۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الرحیم سکندری صاحب (پیر جو گوٹھ سندھ)

27۔ حضرت علامہ مولانا مفتی قمر رضا مصباحی مظفر پوری (ممبئی انڈیا)
28۔ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام فرید رضوی (جامعہ فاروقیہ گوجرانوالہ)
29۔ حضرت علامہ مولانا پیر سعادت شاہ صاحب (دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)
30۔ حضرت علامہ مولانا قاضی انوار الحق صاحب (دارالعلوم ضیاء القرآن، اوگی مانسہرہ)
31۔ حضرت علامہ مفتی محمد ممتاز شاہ نقشبندی (دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)
32۔ حضرت علامہ مولانا مفتی سید ظفر اللہ (جامعہ رضویہ فیصل آباد)
33۔ حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی (دارالعلوم امجدیہ کراچی)
34۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبداللطیف نعیمی صاحب (جامعہ مجددیہ نعیمیہ کراچی)
35۔ حضرت علامہ مولانا عابد علی شاہ صاحب (جامعہ رضویہ قمرالاسلام گوجرانوالہ)
36۔ حضرت علامہ مولانا حق سید احمد حنفی (جامعہ غوثیہ جلالیہ اویسیہ اُچ شریف بہاولپور)
37۔ حضرت علامہ مفتی ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی (شیخ الحدیث والافتاء وناظم دارالعلوم جامعہ حنفیہ، قصور)
38۔ حضرت علامہ مولانا مفتی مراتب علی شاہ صاحب (مفتی جامعہ رضویہ قمر المدارس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ)
39۔ حضرت علامہ مفتی عبدالحق عتیق صاحب (مفتی مدرسہ عربیہ جامعہ عنایتیہ، خانیوال)
40۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عارف محمود خان رضوی (مفتی دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ پرانی سبزی منڈی، کراچی)

حرف آخر

محترم قارئین کرام! گوہر شاہی کو مرے ہوئے کئی سال ہو چکے ہیں۔ اس نے آخری وقت تک توبہ نہیں کی۔ علمائے اہلسنّت اسے بارہا مناظرے کی دعوت دیتے رہے۔ خصوصاً مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ اور پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب سے بارہا گوہر شاہی نے ملاقات کے وعدے کئے مگر وہ نہ آیا۔ ہم نے خود حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کی زبان سے سنا کہ گوہر شاہی نے دو مرتبہ ہم سے کہا کہ میں آرہا ہوں شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم رات گیارہ بجے تک میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی میں اس کا انتظار کرتے رہے، مگر وہ نہ آیا۔ آخری وقت تک اس نے اپنی گستاخانہ عبارتوں سے رُجوع نہیں کیا۔ بالآخر وہ یورپ چلا گیا اور وہیں وہ مرا۔ آج بھی "انجمن سرفروشان اسلام" اور "مہدی فاؤنڈیشن" گوہر شاہی کے باطل مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں، لہٰذا ایسے شخص کی پیروی کرنے والے بھی گمراہ اور بے دین ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان سے دور رہیں کیونکہ یہ فتنہ دوبارہ دوسرے نام سے کسی بھی وقت دوبارہ اُٹھ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنے اور گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہب مہذب اہلسنّت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ امین ابن عبدالرحمٰن ادریسی (ملتان والے)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو دنیا میں کفر و شرک کی تاریکیوں سے لوگوں کو نجات دلانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس امت پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جمہور امت یعنی سواد اعظم گروہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ جیسا کہ سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا "میری امت کا ایک گروہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا" (ترمذی، کتاب الفتن)

لیکن شیطان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بہکا کر ان کو سواد اعظم سے جدا کرے۔ اپنے اس ارادۂ بد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے شیطان لعین نے اپنے خاص چیلوں کے ذریعے لوگوں کو راہ راست سے بھٹکانا شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے دین اسلام میں جوق در جوق چھوٹے چھوٹے فرقے بنتے چلے گئے جو جمہور امت یعنی سواد اعظم سے الگ ہوتے گئے۔ اس کی پیش گوئی بھی اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمائی۔

حدیث: آخری زمانہ میں کچھ دھوکے باز جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے، جو تمہارے سامنے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی، نہ ہی تمہارے باپ دادا نے۔ اُن سے بچنا کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں تم کو فتنے میں ڈال دیں (صحیح مسلم جلد اول صفحہ نمبر 9)

"مشکوٰۃ شریف" کی اس حدیث کی شرح میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ "وہ دجّال اور کذاب لوگ خود کو علماء و مشائخ نصیحت

اور اصلاح کرنے والے سمجھتے ہوں گے، لوگوں کو اپنے باطل مذاہب اور اپنے بُرے خیالوں کی طرف بلائیں گے" (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ نمبر 221)

ایسا ہی ایک شخص امت کو مزید ٹکڑوں میں بانٹنے کیلئے ملتان میں کچھ سال قبل ظاہر ہوا۔

مختصر تعارف

شیخ امین بن عبدالرحمن ادریسی، پاکستان کے مشہور شہر ملتان میں شاہ رکن عالم کالونی بلاک 381/A نزد نیو تھانہ میں رہتا ہے۔ اپنے سلسلے کا نام اس نے "سلسلۂ محمدیہ ادریسیہ" رکھا ہے۔ اس کے مریدین اپنے سلسلے کو "سلسلۂ محمدیہ ادریسیہ" کہتے ہیں۔ اس کے مریدین اپنے نام کے ساتھ "ادریسی" اور "ادریسی بدری" لگاتے ہیں۔

اس سلسلے کے نام سے پاکستان میں وظائف کے پرچے بہت جگہ کثیر تعداد میں پوسٹرز، اخبارات اور ٹی وی چینلز پر اشتہار کی صورت میں دیکھے گئے۔

شیخ محمد امین ادریسی نے پہلے کراچی کے علاقہ لیاقت آباد (لالو کھیت) میں ڈیرہ جمایا ہوا تھا پھر یہ ملتان چلا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس سلسلے کا کراچی میں ہیڈ کوارٹر لیاقت آباد کراچی میں ہے اور یہاں کے لوگ اس فتنے سے زیادہ متاثر ہیں۔ شیخ امین اپنے سلسلے کا بانی احمد بن ادریس (متوفی 1837ء) کو بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے سلسلے کا مرکز ملک مصر میں ہے اور وہیں ہمارے سلسلے کا بانی ہے۔ پچھلے کئی سالوں تک یہ فتنہ اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہا۔ جب انہوں نے عوام کی کافی طاقت پکڑ لی اور اس کی آڈیو سی ڈیز عام ہوئیں تب جا کر معلوم ہوا کہ شیخ امین ادریسی کا عقیدہ درست نہیں ہے۔

چنانچہ اس کی سی ڈیز جب مفتیانِ کرام کو سنائی گئیں تو انہوں نے جو احکامات جاری کئے وہ آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

شیخ امین ادریسی ملتانی کے متعلق

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

فتویٰ: قاضی محمد عبدالرحیم بستوی علیہ الرحمہ (مرکزی دارالافتاء بریلی شریف، ہندوستان)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس عقائد پر سلسلۂ ادریسیہ کے متعلق شیخ امین بن عبدالرحمن ملتانی والے جو اپنے آپ کو سلسلۂ ادریسیہ کا شیخ بتاتے ہوئے اپنے اقوال کو مریدین ومتوسلین کو بتاتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

لہذا قرآن واحادیث کی روشنی میں مفصل جواب مع ثبوت کے عنایت فرمائیں۔

ایسے شیخ کے بارے میں کیا حکم ہے جو ان سے مرید ہیں، کیا وہ ان سے بیعت توڑ لیں یا ان کے حکم پر عمل کریں۔ حضور والا سے گزارش ہے کہ برائے مہربانی جواب عنایت فرما کر ممنون ومشکور ہوں۔

جواب

الجواب اللهم هداية الحق والصواب

صورت مسئولہ میں جو باتیں اس میں ہیں، اکثر ان میں کفری باتیں ہیں اور جہالت سے بھرپور ہیں لہذا ایسے شخص سے مرید ہونا جائز نہیں۔ اس کے قول پر عمل کرنا جائز نہیں اور جو ان سے مرید ہو چکے ہیں وہ بیعت توڑ دیں اور ایسے شخص سے دور رہیں۔

بہار شریعت حصہ اول ص 79 میں ہے کہ "پیری کے لئے چار شرطیں ہیں۔ قبل از بیعت ان کا لحاظ رکھنا فرض ہے۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو، دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے، سوم فاسق معلن نہ ہو، چہارم اس کا سلسلہ نبی ﷺ تک متصل ہو" اور جو شرائط اوپر مذکور ہیں اس شخص میں نہیں پائی جاتی اور جس پیر میں یہ شرائط پائی جائیں ان سے مرید ہو، الٹے سیدھے پیر سے مرید نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور اس پیر کا یہ کہنا کہ "مزارات پر مت جاؤ یہ شرک ہے، امتی عمل میں نبی ﷺ سے آگے بڑھ جاتا ہے" غلط و باطل بلکہ کفر ہے اور سرکار علیہ السلام کو محض بشر ماننا یہ بھی کفر ہے اور محمود الحسن دیوبندی کے متعلق اس کا یہ کہنا کہ "خدا اس کو جزائے خیر دے، ان کی قبر کو نور سے منور کردے" حالانکہ یہ کافر ہے ایسا کہ جو اس کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے، وہ بھی اسی طرح کافر ہے۔

مَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ

جس کی تفصیل "الصوارم الہندیہ"، "فتاویٰ رضویہ" ششم و "حسام الحرمین"

وغیرہ میں موجود ہیں۔ لہذا ایہ شخص کافر ہے پیر نہیں ہو سکتا ہے شیطان ہے، اس نام کے پیر پر توبہ و استغفار لازم بعد توبہ و استغفار تجدید ایمان لازم اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح بھی لازم واللہ اعلم۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

کتبہ محمد ایوب عالم رضوی گنگوہی

مرکزی دارالافتاء، 86 سوداگران بریلی شریف

3 ربیع النور شریف 1430ھ مطابق یکم مارچ 2009ء

شیخ امین کے متعلق پوچھے جانے والے استفتاء کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع عظام [illegible] متعلق۔

شیخ امین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شیخ امین کے خلاف بریلی شریف کے فتوے کا عکس

شیخ امین سے متعلق جامعہ نعیمیہ کو بھیجا جانے والا استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ان مسائل کے بارے میں کہ ایک شخص محمد امین حال مقیم ملتان پیر بنا ہوا ہے اور اپنے آپ کو "سلسلہ ادریسیہ" کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس کے عقائد و نظریات یہ ہیں جو کہ اس کی تقریروں سے لئے گئے ہیں۔ سی ڈی سے لی گئی گفتگو

1۔ قرآن کریم جو نسا ہے تفسیر شیخ الاسلام مولانا شبیر عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کا ترجمہ کیا ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن (دیوبندی) صاحب نے اس کو اپنے گھر میں رکھیں کچھ نہ کچھ پڑھتے رہیں انتہائی برکت کا سبب بنے گا۔

2۔ شیخ امین کہتا ہے "ہم کون ہیں علم کو عبور کرنے والے جب خضر نے عبور نہیں کیا۔ آقا ﷺ نے اپنے متعلق بھی کہا تھا ایک دفعہ کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں۔ ایسے الفاظ آقا جی کے (آقا جی سے مراد حضور ﷺ ہیں)

3۔ ان سے (دیوبندی کفریہ عبارات) غلط فہمی میں ہوا۔ جان بوجھ کے نہیں کیا۔ تو ان کو معافی یعنی عذر میں رکھا آقا جی نے کہا اور کہا کہ اللہ ان کو معاف کر دے گا۔

4۔ خدا تعالیٰ حضرت شیخ الہند (محمود الحسن دیوبندی) کو بھی جزائے خیر دے اور ان کی قبر کو نور سے منور کرے۔ حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی نے جو تفسیر لکھی ہے، خدا ان کو جزائے خیر دے۔ نبی ﷺ کی محبت میں ان کا اضافہ کرے۔

5۔ ہمارے سلسلہ میں یہ کتاب (دیوبندی کتاب "اکابر کا مقام عبادت") ایسے سمجھو کہ بنیادی کتاب ہے۔ اس میں ان چیزوں کو نہ دیکھیں کہ دیوبندی کی لکھی

ہے یا فلاں نے لکھی ہوئی ہے یا تبلیغی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کو پڑھنا اپنے اوپر فرض سے زیادہ سمجھیں۔

6۔ تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں، ان کو برا بھلا نہ کہیں۔ یہ آقا کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں۔ ان کی غلطیاں آقا کی ضد میں نہیں ہیں۔

7۔ دیوبندی سے محبت رکھیں، بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو برا نہ کہیں یہ ہمارے بھائی ہیں۔

8۔ بعض علماء ہر وقت اختلاف کی باتیں کرتے ہیں تو ان پر خدا کی مار پڑتی ہے، نہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، نہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے نہ ان میں جاذبیت ہوتی ہے۔ نبی کو چھوڑ کر اختلاف میں ڈالتے ہیں اور اختلاف سے خدا نے منع کیا ہے۔

9۔ آقا جی ﷺ کو حاضر و ناظر نہ کہو، اس میں شرک ہوتا ہے۔ اس لئے مشترک لفظ ہے تاویل کی جائے تو شاید جائز ہو جائے۔

10۔ یہ اللہ کی دین ہے جو مجھ سے عشق کرتا ہے۔ اس کو عشق محمد نصیب ہوتا ہے، یہ اس کی دین ہے جو دل سے میرے سے ملتا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، یہ اس کی دین ہے جو میرے دل سے جڑتا ہے وہ چھوٹے گناہ کرے یا بڑے گناہ کرے خدا اس کو معافی میں رکھتا ہے یہ تجربہ کر لینا۔

11۔ (یہاں) کوئی مولوی ٹائپ ہوگا کوئی بریلوی ہوگا کوئی اور پتا نہیں دیوبندی ٹائپ ہوگا...... ہاں سارے ملے جلے دیکھنے آئے ہیں (اس) کا مذہب کہاں ہے۔ ہمارے پاس مذہب ہوتا ہے؟ پاگلوں کے پاس مذہب ہوتا ہے؟

پاگلوں کا مذہب نہیں ہوتا۔ عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔ بس ختم اہم مذہب و مذہب والے نہیں ہیں۔

12۔شیخ امین صاحب کے سر کے بال اتنے لمبے ہیں کہ ان کی ناف تک آتے ہیں۔

13۔آقا جی کتے بن کر اپنے مریدوں کو بھی اور خود بھی بھونکنے کا حکم دیتے ہیں اور خوب کتوں کی طرح بھونکتے ہیں۔

سائل: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن
اندرون شہر محلہ گوردوانک پورہ، گوجرانوالہ

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور پاکستان

کمپیوٹر نمبر 2109/10 darulifta.jamianaeemia@gmail.com تاریخ 24/05/10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہمارے پاس دار الافتاء جامعہ نعیمیہ میں شیخ محمد امین صاحب (حال مقیم ملتان) کے متعلق تفصیلی استفتاء تحریرا بمع سی۔ڈی آیا۔ہم نے استفتاء کی تحریر کو بغور پڑھا اور سی ڈی سے بھی گفتگو سنی اور اس تفصیلی تحریر میں سے قابل اعتراض باتوں کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں حکم بیان کیا جاتا ہے۔سب سے پہلے شیخ امین صاحب کی اس گفتگو پر حکم شرعی واضح کیا جاتا ہے کہ (ہمارے سلسلہ میں یہ کتاب ''اکابر کا مقام عبادت'' ایسے سمجھو کہ بنیادی کتاب ہے۔''یہ کتاب برکت کا سبب بنے گی'' شبیر عثمانی دیوبندی کی تفسیر اور مولوی محمود الحسن دیوبندی کے ترجمہ کو گھر میں انتہائی برکت کا سبب قرار دیا''تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں اُن کو برا بھلا نہ کہیں۔آقا کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں۔''دیوبندی سے محبت رکھیں۔بریلوی سے محبت رکھیں،کسی کو برا نہ کہیں یہ ہمارے بھائی ہیں؟) مذکورہ بالا تحریریں واضح کر رہی ہیں کہ شیخ امین کٹر دیوبندی ہے۔اور غیر محسوس طریقے سے دیوبندیت کی تبلیغی وترویج کر رہا ہے۔اہل سنت وجماعت کا دیوبندی مکتب فکر کے لوگوں سے عقائد پر اختلاف ہے اور دیوبندی اکابر کی بعض گستاخانہ عبارات پر علماء اسلام نے اتمام حجت کے بعد

ان کی تکفیر کی ہے۔ لہذا اکابر دیوبند کی کفریہ عبارات نقل کی جاتی ہیں تاکہ جواب کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ دیوبندی اکابر کے گستاخانہ کفریہ عقائد (گستاخی نمبر 1) نماز میں نبی ﷺ کا خیال بیل گدھے کے خیال سے برا ہے۔ العیاذ باللہ ''نماز میں شیخ یا اس جیسے بزرگوں خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں، کی طرف اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا، اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے'' العیاذ باللہ (صراط مستقیم، مولوی اسماعیل دہلوی ص 118، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام، لاہور) (گستاخی نمبر 2) نبی مرکر مٹی میں مل گئے (جھوٹی حدیث گھڑی کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، ص 61، مطبع فاروقی دہلی) (گستاخی نمبر 3) ختم نبوت کا انکار۔ العیاذ باللہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی بھی پیدا ہوا پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی، ص 34، طبع دارالاشاعت کراچی) (گستاخی نمبر 4) انبیاء و اولیا ذرہ ناچیز سے بھی کمتر۔ العیاذ باللہ ''سب انبیاء و اولیاء اللہ تعالٰی کے سامنے ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں'' (تقویۃ الایمان، ص 56، در مطبع فاروقی، دہلی) (گستاخی نمبر 5) نبی ﷺ کو پاگلوں اور جانوروں جیسا علم ہے۔ العیاذ باللہ ''کل علم تو آپ ﷺ کو ہے ہی نہیں؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے (یعنی اس میں آپ کی کون سی شان ہے) ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔'' العیاذ باللہ (حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی، ص 13، قدیمی کتب خانہ کراچی) (گستاخی نمبر 6)

نبی کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ العیاذ باللہ "شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین (ساری زمین کا علم) کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کا یہ علم وسعت نص (قرآن وحدیث سے ثابت ہے) "فخر عالم ﷺ کے علم کے لئے کوئی ثبوت نہیں" (براہین قاطعہ، مولوی خلیل احمد انبٹھوی ورشید احمد گنگوہی، ص 55، دارالاشاعت کراچی) (گستاخی نمبر 7) ذکر شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محرم کی سبیل حرام ہے۔ العیاذ باللہ "محرم میں ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ کرنا اگرچہ بروایت صحیح ہو سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا، دودھ پلانا، سب نادرست اور تشبہ روافض (شیعہ) کی وجہ سے حرام ہے" (فتاویٰ رشیدیہ، مولوی رشید گنگوہی دیوبندی، ص 139، مکتبہ رحمانیہ لاہور) (گستاخی نمبر 8) شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ غلطی پر تھے۔ العیاذ باللہ "رشید ابن رشید (نامی کتاب) میں یزید پلید کو (امیر المومنین حضرت سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسے القابات سے نوازا گیا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو حکومت کا طلب گار اور غلطی پر لکھا ہے" (رشید ابن رشید، مصنف ابو یزید محمد دین دیوبندی، مطبوعہ لاہور) مذکورہ گستاخانہ گمراہانہ کفریہ عقائد کی بناء پر علمائے عرب وعجم نے مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید گنگوہی، مولوی خلیل انبٹھوی اور قاسم نانوتوی پر کفر کا حکم لگایا اور فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (تمہید الایمان، مع حسام الحرمین، مصنف امام المسلمین مجدد دین وملت احمد رضا خان علیہ الرحمہ الرحمٰن) شیخ امین کا دیوبند اکابر کی مدح سرائی کرنا دیوبندی تبلیغی جماعت سے

محبت وتعلق قلبی کا اظہار کرتا یہ واضح کرتا ہے کہ یہ شخص انہیں میں سے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 51)

ترجمہ: اور جوان (بے دینوں) سے دوستی رکھے تم میں سے تو وہ انہی میں سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور اگر واقعی شیخ امین مذکورہ دیوبندی اکابر کی کفریہ عبارات پر مطلع ہو کر ان سے متفق ہے اور ان کو حق پر جانتا ہے تو اس پر بھی وہی حکم کفر ہے جو اکابر دیوبند کے بارے میں ہے (شیخ امین کا یہ کہنا: آقا ﷺ نے اپنے متعلق بھی کہا تھا ایک دفعہ کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں۔ ایسے الفاظ ہیں آقا جی کے۔ اور دیوبندی اکابر کے بارے میں یہ کہنا ان سے غلط فہمی میں ہوا جان بوجھ کے نہیں کیا تو ان کو معافی یعنی عذر میں رکھا آقا جی نے) یہ دونوں باتیں صریح جھوٹ اور خلاف واقعہ ہیں۔ حضور ﷺ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں آتا اور نہ ہی دیوبندی اکابر کو حضور ﷺ نے معافی میں رکھا ہے۔ شیخ امین نے حضور ﷺ کی ذات کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔

حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

(مسلم، ج ۱، ص 7)

آپ ﷺ نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

نبی کریم ﷺ کے علوم پر اعتراض کرنا اور آپ سے کمال علم کی نفی بدعقیدہ دیوبندیوں، وہابیوں کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے جیسا کہ ہم نے ان کے اکابر کی عبارات کا حوالہ دے دیا ہے حالانکہ خود اللہ قدوس اپنے محبوب کریم ﷺ کے لئے ارشاد فرماتا ہے۔

﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾

(اے حبیب ﷺ) اور تم کو سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے (سورۃ النساء آیت 113)

اس سے بڑھ کر کمال علم نبوی ﷺ کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس جھوٹ کی وجہ سے شیخ امین بلاشبہ مستحق نار ٹھہرا (شیخ امین کہتا ہے: آقا جی ﷺ کو حاضر و ناظر نہ کہو اس میں شرک ہوتا ہے) عقیدہ و حاضر و ناظر کو شرک کہنا شیخ امین کی بدعقیدگی خبث باطنی اور جہالت کا واضح ثبوت ہے) اور حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے بارے میں اہلسنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسد مبارک کے ساتھ اپنی قبر انور میں جلوہ گر ہیں۔ پوری کائنات پر آپ ﷺ کی توجہ ہے۔ آپ کائنات میں اپنے جسد حقیقی یا جسد مثالی کے ساتھ جہاں جلوہ گر ہونا چاہیں۔ اللہ رب العزت کی عطا و اذن سے جلوہ گر ہو سکتے ہیں۔ اور شیخ امین کا یہ کہنا (جو میرے دل سے جڑتا ہے وہ چھوٹے گناہ کرے یا بڑے، خدا اس کو معافی میں رکھتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ ہم مذہب و مذہب والے نہیں) یہ دونوں باتیں شیخ امین کی گمراہی اور بے دینی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس شخص کو صالحین میں شمار کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں کیونکہ

صالحین اس طرح کے گمراہانہ دعوے نہیں کرتے اور کوئی بھی مسلمان مذہب سے باہر نہیں ہے (شیخ امین اپنا سلسلۂ طریقت اولا تو واضح نہیں کرتا اور لوگوں کے اصرار پر کچھ مرید کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا سلسلہ "ادریسیہ" ہے اور اس کی نسبت شیخ ادریس نامی شخص کی طرف ہے) جب ہم نے اپنے ذرائع سے ادریس نامی شخص کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ہمیں دو معروف ادریس نامی شخص ملے۔ ایک کا نام ادریس بن عبداللہ ہے جو ایک شیعہ تھا اور خلافت بنو عباس میں اس کا کردار ایک باغی کا تھا۔ دوسرا شخص اس نام سے احمد بن ادریس ہے جو کہ ابن عبدالوہاب نجدی کا پیروکار اور شیدائی ہے۔ وہ بھی گمراہ اور بد عقیدہ شخص ہے کیونکہ ابن عبدالوہاب نجدی کے گستاخانہ نظریات کسی بھی صاحب دین و عقل پر مخفی نہیں ہیں۔ اور شیخ امین نامی شخص پیر بننے کا اہل نہیں۔ کیونکہ اس میں پیر کی شرائط مفقود ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام المسلمین مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "حسب تصریح آئمہ کرام پیر میں چار شرطیں لازم ہیں۔ (1) سنی صحیح العقیدہ ہو (2) علم دین بقدر کافی رکھتا ہو۔ یعنی اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کا حکم کتاب سے نکال سکتا ہو (3) کوئی فسق (گناہ) اعلانیہ نہ کرتا ہو (4) اس کا سلسلہ حضور اقدس ﷺ تک صحیح اتصال سے ملا ہو۔

اگر کسی شخص میں ان چاروں میں سے کوئی شرط کم ہے اور ناواقفی سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا بعد کو ظاہر ہوا کہ وہ جو بد مذہب یا جاہل یا فاسق یا منقطع السلسلہ ہے تو وہ بیعت صحیح نہیں۔ اسے دوسری جگہ مرید ہونا چاہیے۔ جہاں یہ چاروں شرطیں

حج ہوں" (فتاویٰ رضویہ، ج26، ص568)

اور شیخ امین میں مذکورہ شرائط میں سے پہلی تیسری اور چوتھی شرط تو سرے سے مفقود ہے البتہ دوسری شرط کے بارے میں واضح نہیں ہو سکا لہذا اس کی بیعت حرام ہے اور ناف تک سر کے بال رکھنا مرد کے لئے حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ ایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں "سینہ تک بال رکھنا شرعا مرد کو حرام اور عورتوں سے تشبیہ اور بحکم احادیث صحیحہ کثیرہ معاذ اللہ باعث لعنت ہے" اس کے بعد "معجم الکبیر" کے حوالہ سے حدیث نقل کرتے ہیں:

قال ﷺ: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کریں (فتاویٰ رضویہ ج6، ص610)

(خود اور مریدین کا کتوں کی طرح بھونکنا) اشرف المخلوقات انسان کا کتوں کی طرح خود بھونکنا اور دوسرے افراد کو بھی بھونکنے کے لئے کہنا انتہائی قبیح فعل ہے۔ کسی عقل مند شخص سے ایسی حرکت کرنا بہت بعید ہے اور یہ ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت 70) "اور ہم نے بنی آدم کو عزت و تکریم عطا کی" اس آیت طیبہ کے خلاف ہے۔ خلاصہ: شیخ امین ملتانی کے متعلق استفتاء میں کافی قابل اعتراض عبارات ہیں، ہم نے ان میں سے بعض اہم عبارات کے متعلق حکم شرعی لکھ دیا ہے اور باقی عبارات بھی ضلالت پر مشتمل ہیں۔ ہم طوالت سے بچتے ہوئے ان کو زیر بحث نہیں لاتے۔ بہر حال شیخ امین اپنے عقائد باطلہ رذیلہ کے سبب بے دین

گمراہ گر ہے۔ اس کی بیعت حرام اشد حرام۔ اس کی محفل میں جانا حرام۔ اس سے تعلق و نسبت قائم کرنا حرام اور جن مسلمانوں نے اس کی بیعت کی ہے ان پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیعت فوراً توڑ دیں اور توبہ کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) محمد ہاشم غفرلہ

دارالافتاء، جامعہ نعیمیہ لاہور

۱ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / ۱۲ اگست ۲۰۱۰ء

دارالافتاء
جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

لقد اصاب من اجاب
عبد الستار سعیدی غفرلہ
جامعہ نعیمیہ لاہور
۲۵-۰۸-۲۰۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ　　وعلی آلک واصحبک یا حبیب اللہ

دار الافتاء جامعہ صفۃ المدینہ

شاہجہانگیر روڈ گجرات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیخ امین اور یسی ملتان کا رہنے والا ہے، جس نے پیری مریدی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کو جو معلومات فراہم کی گئی ہیں، اس کی روشنی میں بتایئے کہ ایسے عقائد ونظریات رکھنے والے کے بارے میں شرعی طور پر کیا حکم ہے؟

السائل: محمد زاہد حبیب قادری

کنوینر سنی تحریک گوجرانوالہ ڈویژن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بر تقدیر صدق سائل مذکورہ بالا فی السوال شخص شیخ امین جاہل، گمراہ اور گمراہ گر ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنے فتاویٰ کے اندر ایسے لوگوں کے بارے میں واضح طور پر لکھا ہے کہ جاہل صوفی مسخرہ شیطان ہے یعنی شیطان جس طرح چاہتا ہے اس سے کام لیتا ہے۔

نیز دیوبندیوں کے بڑوں کی گستاخیوں کی وجہ سے عرب وعجم کے علماء نے اُن پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ جان بوجھ کر اُن کو مسلمان سمجھنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا

ضرورت اس امر کی ہے کہ شیخ امین کے بارے میں واضح طور پر لوگوں کو بتایا جائے تاکہ بھولے بھالے مسلمان اس کی باتوں میں آکر گمراہ نہ ہو جائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

دارالعلوم غوثیہ کراچی سے شیخ امین ادریسی ملتانی کے خلاف فتویٰ

فتویٰ: ابوالحسنین مفتی محمد عارف محمود خان رضوی

مفتی دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل "ادریسیہ" فرقے کے بانی کے انٹرنیٹ پر بیانات جاری ہورہے ہیں، اس کے علاوہ شہر کراچی میں ان کی طرف سے اجتماع جمعہ کے بعد مساجد کے باہر اشتہارات تقسیم کئے جاتے ہیں اور یہ شخص اپنے آپ کو رسول خدا کا خلیفہ کہتا ہے، جبکہ یہ اکابر دیوبند کی تعریفیں بھی کرتا ہے اور انہیں برا بھلا کہنے سے منع کرتا ہے۔ اس کے باجود ہماری بستی کے ایک مشہور عالم وقاری اس کے خلیفہ بنے ہوئے ہیں اور عوام الناس کو بکثرت اس کے سلسلے کی طرف مائل کررہے ہیں اور ان کے جھانسے میں آکر لوگ اس سلسلے میں شامل ہورہے ہیں۔ بحکم شریعت اس سلسلے میں شامل ہورہے ہیں۔ بحکم شریعت اس سلسلے کے بانی کا شرعی فیصلہ بیان کیجئے اور عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

(اہلیان بستی بکرا پیڑی، میوہ شاہ روڈ، باب المدینہ کراچی)

بسمہ تعالیٰ و تقدس

الجواب بعون الملک المنعام الوهاب

اللهم هداية الحق والصواب

اللہ رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے:

﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ﴾

ہم کو سیدھا راستہ چلا (ترجمہ کنز الایمان) (الفاتحہ آیت 5)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے خلیفہ اجل صدر الافاضل سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اس کے تحت یوں رقم طراز ہیں:

صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی ﷺ یا حضور ﷺ کے آل و اصحاب ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہلِ سنت ہے جو اہلِ بیت و اصحاب اور قرآن و سنت و سوادِ اعظم سب کو مانتے ہیں۔ ﴿صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن اُمور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہیں۔ ﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾ اس میں ہدایت ہے کہ طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم، وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے (خزائن العرفان)

اللہ رب العزت جل مجدہ کے محبوب اعظم، مخبر صادق، غیب داں نبی ﷺ نے غیبی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

سَتَفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ ثَلٰثًا وَ سَبۡعِيۡنَ فِرۡقَةً كُلُّهُمۡ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً

فَقَالُوْا: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِيْ

یعنی عنقریب یہ اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک جنتی ہوگا، باقی سب دوزخی ہوں گے، صحابہ عرض گزار ہوئے، وہ جنتی گروہ کون لوگ ہوں گے، ارشاد فرمایا وہ میرے اور صحابہ کے طریقے پر چلنے والے ہوں گے۔

(الجامع الترمذی، مطبوعہ بیروت، ابواب الایمان عن رسول اللہ، حدیث 2167)

ابوداؤد کی روایت میں ہے:

"هُمُ الْجَمَاعَةُ" وہ جنتی گروہ "جماعت" ہے

امام الامام محمد بن محمد الغزالی علیہ الرحمہ نے "احیاء علوم الدین" میں اس طرح روایت کی:

هُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ الْجَمَاعَةِ

یعنی وہ نجات یافتہ لوگ اہلِ سنت وجماعت ہوں گے۔

اکابر اولیائے اُمت اور علمائے ملت اسی حدیث کے تحت تصریحات کرتے رہے کہ نجات پانے والا گروہ اہل سنت وجماعت ہے۔

امام الاولیاء، غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا رَيْبَ وَلَا شَكَّ أَنَّهُمْ هُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

یقینی طور پر اہل سنت ہی جنتی گروہ ہے۔

امام علامہ علی قاری علیہ الرحمہ مرقاۃ "شرح مشکوٰۃ" میں اس کا مصداق اہلِ سنت بتاتے ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا بریلوی علیہم الرحمہ اپنے مکتوبات و فتاویٰ جات میں اس کی صراحت کر چکے ہیں کہ اس اُمت کا نجات یافتہ گروہ "اہل سنت و جماعت" ہے۔ اس کے علاوہ سب گمراہ اور بدمذہب و بے دین ہیں۔

اہلیان بکرا پڑی نے جس "ادریسیہ" سلسلے کے بانی کا سوال میں ذکر کیا ہے، اس کے انٹرنیٹ پر موجود بیانات کو میں نے خود ذاتی طور پر سمع کیا ہے۔ گمراہ عقائد رکھتا ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

1: اللہ رب العزت جل جلالہ کے بارے میں واشگاف لفظوں میں بکتا ہے کہ اس نے سزاؤں کا بیان ہمیں دھمکانے کے لئے دیا ہے، وگرنہ وہ سزا دے گا، ہرگز نہیں، صرف ڈراتا ہے، وہ خیالی باتیں ہیں۔

2: اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے بارے میں یہاں تک بک دیتا ہے کہ وہ کافروں کے جنازے بھی پڑھا دیتے تھے اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کر دیتے تھے۔

3: اکابر دیوبند اچھے لوگ تھے، اُن سے غلطیاں ہوئی ہیں، مگر آقا جی نے انہیں معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کو قبول کر لیا (حالانکہ اس پر شیخ امین کے پاس کوئی دلیل شرعی نہیں بلکہ اکابر دیوبند کے کفریات پر عرب و عجم کے علماء کے فتاویٰ موجود ہیں، القادری)

4: اس شخص نے اشرف علی تھانوی جس کا کفر اتفاقی یقینی ہے اُس کے باوجود اُس کو سراہا اور شبیر احمد عثمانی اور محمود الحسن دیوبندی کے لئے رحمت کی دعا کی اور اُن دونوں کے ترجمہ و تفسیر کے اپنے سلسلہ کی معتبر کتاب قرار دیا اور کہا کہ اُسے گھروں میں رکھو، بڑی برکت ہوگی۔

6: ''آقا جی'' ﷺ اس کا تقیہ ہے۔ جبکہ ''فتاویٰ مصطفویہ'' کے مطابق یہ ہندوؤں کا شعار ہے کہ وہ اپنے گروؤں کو ''جی'' بمعنی سردار کہہ کر پکارتے ہیں مثلاً گاندھی جی وغیرہ۔

الحاصل اللہ تعالیٰ پر محض خیالی سزائیں سنا کر دھمکی دینے کا بہتان لگا کر اور نبی کریم ﷺ پر کافروں کے لیے دعائے بخشش کرنے کا بہتان گھڑ کر اور اکابرِ دیوبند میں سے جو متفقہ طور پر باتفاق علمائے حق مرتد ہو چکے ہیں، اُن کو اچھا مسلمان جاننے کی وجہ سے شیخ امین ہاؤ ہاؤ نامی شخص جو نام نہاد سلسلے کا بانی ہے، یہ بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔ جبکہ اگر یہ توبہ کرے تو اس کے لئے تجدید ایمان کے ساتھ ساتھ تجدید نکاح شدہ ہونے کی صورت میں اور مرید ہونے کی صورت میں تجدید بیعت لازم ہوگی۔ مگر گستاخ رسول سچی توبہ کرکے عند اللہ مسلمان بھی ہو جائے تو عدالت دنیویہ میں اس کی شرعی سزا قتل ہی ہے اس سے چھٹکارا نہ ہوگا۔

(کما فی الکتب المشہورۃ الحنفیہ والمالکیہ)

لہٰذا اہلیانِ بکرا پیڑی اس شرعی فتوے کو اس عالم وقاری کو بھی دکھائیں۔ اگر وہ توبہ کرکے اس شخص مذکور شیخ امین کی وکالت چھوڑ دے اور صدق دل سے اہلِ سنت کا نظریہ اپنائے تو فبہا، وگرنہ اس کا بائیکاٹ بھی شرعی طور پر لازمی ہے۔ اس کے علاوہ اس نام نہاد سلسلے کا کوئی بھی فرد جو اس شرعی فتوے کے باوجود بھی اس بدبخت شیخ امین کو اچھا جانے یا کم از کم مسلمان جانے اس سے بھی بائیکاٹ لازمی ہے۔ اس کے ماننے والے لوگوں سے رشتہ داری قائم کرنا ممنوع ہے۔ اس کے سلسلے کے اشتہار بانٹنے والوں کو حوالہ پولیس کیا جائے اور ممکن ہو تو اہلِ سنت کے علماء اور واعظین اپنے

خطابات میں اُمت مسلمہ کو اس گمراہ گر پیر کے فتنے سے آگاہ کریں تا کہ عوام الناس اس کے شر سے بچیں۔

واللہ اعلم و رسولہ الاکرم جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ ابوالحسنین محمد عارف محمود خان القادری غفرلہ۔
یکم رجب المرجب ۱۴۳۰ھ بروز الخمیس
25 جون 2009ء

اہلسنت کے ممتاز عالم دین کی جانب سے
شیخ امین کو لکھا جانے والا خط جس کا تا حال جواب موصول نہیں ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب شیخ محمد امین بالقابہ

امیر سلسلہ ادریسیہ، ملتان (پاکستان)

بعد ماھو المسنون عرض ہے کہ آپ سے بالمشافہ کوئی گفتگو تو کبھی ہوئی نہیں البتہ لوگوں کی زبانی آپ کے بارے میں متضاد باتیں ایک عرصے سے سننے میں آ رہی ہیں اور کچھ دن قبل آپ کی آواز میں ریکارڈ یہ باتیں سُنی گئی ہیں جن کی تصدیق کے لئے آپ سے رابطہ کر رہا ہوں۔

آپ نے کہا ہے کہ:

1: "(دیوبندیوں کی) تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں، اُن کو برا بھلا نہ کہیں، یہ آقا جی کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں، ان کی غلطیاں آقا کی ضد میں نہیں ہیں۔

2: دیوبندی سے محبت رکھیں، بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو بُرا نہ کہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں۔

3: جو مفہوم (دیوبندی اکابرین کے) ہمارے سلسلے کے مفہوم سے نہ ہوں، اُن کو غلط نہیں کہنا ہے، اُن کو بھی صحیح کہنا ہے، وہ اُن کے لئے۔

4: قرآن کریم کون سا ہے تفسیر ہے مولانا شبیر احمد عثمانی (دیوبندی) اور اس کا

ترجمہ کیا ہے مولانا محمود الحسن (دیوبندی) نے۔ اس کو گھر میں رکھیں اور کچھ نہ کچھ پڑھتے رہیں۔ انتہائی برکت کا سبب بنے گا۔

5: خدا تعالیٰ شیخ الہند (محمود الحسن دیوبندی) کو بھی جزائے خیر دے اور ان کی قبر کو نور سے منور کرے، شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے جو تفسیر لکھی ہے، خدا اُن کو جزا دے، نبی ﷺ کی محبت میں اُن کے اضافہ کرے۔

6: اللہ نے معافی میں اُن (دیوبندی اکابرین) کو رکھا ہے اور آقا نے اُن کی بھی محنت قبول کی ہے اس لئے کہ علم کو عبور کوئی نہیں کر سکتا، غلطیاں ہو جاتی ہیں۔

7: آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ علم سمندر ہے، نہ کوئی ولی اُس کا احاطہ کر سکتا ہے، نہ کوئی نبی احاطہ کر سکتا ہے۔

8: بعض علماء ہر وقت اختلاف کی باتیں کرتے ہیں تو اُن پر خدا کی مار پڑتی ہے، نہ اُن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، نہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے، نہ ان میں جاذبیت ہوتی ہے۔ نبی کو چھوڑ کر اختلاف میں ڈالتے ہیں اور اختلاف سے خدا نے منع کیا ہے۔

9: آقا ﷺ کے بعض صحابی مرتد ہو گئے تھے، صحابی ہو کر آپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

10: گناہ کی معافی ہے، دوبارہ کچھ کیا تب بھی معافی کی ضرورت نہیں ہے، یہ کس کا کرم ہے؟ حضرت محمد ﷺ کا، خدا نے ہم کو تم کو ڈرایا ہوا ہے کہ یہ کر دوں گا، وہ کر دوں گا، بیچ میں سیدنا محمد ﷺ ہیں، اللہ کچھ نہیں کرے گا، بس ایسے ہی ڈراتا ہے"

آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا یہ باتیں آپ نے اپنی تربیتی نشست میں کہی ہیں؟ کیا آپ تصدیق کرتے ہیں کہ آپ کا ان باتوں سے کوئی تعلق ہے؟ یا

آپ ان باتوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ واضح طور پر فرمائیں کہ کیا آپ دیوبندی وہابی علماء اور اُن کی تحریروں کی تعریف کرتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ "حسام الحرمین" سے کیا آپ واقف ہیں؟ اس فتاویٰ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

شکریہ

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا

نوٹ: یہ خط آج سے کئی ماہ قبل ایک شخص نے خود جا کر ملتان میں موجود شیخ امین کی مرکزی خانقاہ میں اس کو دیا مگر ایک سال مکمل ہونے کے باوجود اس خط کا کوئی جواب نہیں آیا اور نہ ہی کوئی رجوع نامہ یا اظہار لاتعلقی کیا گیا۔

شیخ محمد امین رجوع نامے کیلئے ان علماء سے رابطہ کریں

محترم شیخ محمد امین ادریسی صاحب!

اگر آپ کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے تو جلد از جلد آپ پاکستان کے دینی اداروں اور مفتیانِ اہلسنت سے رابطہ کرکے برأت کا اعلان کریں مگر یہ گفتگو زبانی ہونی چاہیے یا لکھ کر تحریری صورت میں ہونی چاہیے۔ رجوع نامے کے لئے درج ذیل پتوں پر رابطہ کریں۔

1: مفتی منیب الرحمٰن صاحب
مہتمم جامعہ نعیمیہ، فیڈرل بی ایریا کراچی

2: شیخ الحدیث علامہ اسماعیل ضیائی
دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

3: مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی
مہتمم نصرۃ العلوم گارڈن ویسٹ کراچی

4: علامہ سید شاہ عبدالحق صاحب
مہتمم دار العلوم مصلح الدین میمن مسجد
مصلح الدین گارڈن میرٹ روڈ کراچی

5: مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی
رئیس دار الافتاء و شیخ الحدیث "جامعۃ النور"
جمعیت اشاعت اہلسنت نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

6: علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی
سربراہ اوکاڑوی اکادمی العالمی

جامع مسجد گلزار حبیب سولجر بازار کراچی

7: مفتی احمد میاں برکاتی

دار العلوم احسن البرکات ہوم اسٹیڈ ہال، حیدر آباد سندھ

8: مفتی عبدالستار سعیدی

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

9: مفتی حامد محمود

جامعہ صفۃ المدینہ شاہ جہانگیر روڈ گجرات پنجاب

10: مفتی عارف محمود خان رضوی

دار العلوم محمودیہ محلہ فرقان آباد (پرانی سبزی منڈی) عسکری پارک، کراچی

11: علامہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب

جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم کچہری روڈ، ملتان پنجاب

12: مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب

رضا مسجد، چوک دار السلام، گوجرانوالہ پنجاب

13: مفتی محمد حسن علی میلسی صاحب

بزم انوار رضا جامع مسجد فریدیہ، بلدیہ میلسی، پنجاب

14: مفتی محمد ابراہیم قادری

جامعہ غوثیہ رضویہ، باغ حیات علی شاہ، سکھر سندھ

15: مفتی محمد جان نعیمی صاحب

دار العلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر، گلشن نعیمی، صاحبداد گوٹھ، ملیر کراچی

جاوید احمد غامدی
کے اسلام کے منافی
عقائد و نظریات
انہی کی کتابوں سے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے۔ روز بروز نت نئے فتنے معرض وجود میں آتے ہیں۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر وہ اسلامی عقائد و نظریات کو مسخ کر کے پیش کرتے ہیں۔ دین میں آسانی کے نام پر متفقہ اسلامی عقائد کو اس کی کمزرت قرار دیتے ہیں۔

الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے مسلمانوں میں فتنہ، فساد اور انتشار پھیلا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کوئی علمی مقام نہیں ہے۔ یہ لوگ چند قرآنی آیات اور احادیث یاد کر کے ایک دو گھنٹے اپنی طرف سے ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ سامعین کو یوں لگے کہ جیسے ان سے بڑا عالم پورے عالم اسلام میں کوئی نہیں۔

ایسے لیکچر دینے والوں کا تکیہ کلام اکثر یہ ہوتا ہے کہ "میں نہیں سمجھتا"، "میں نہیں سمجھتا" یعنی کہ حق اور سچ بیان کرنے کے بجائے اپنی ناقص عقل کے گھوڑے دوڑاتے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات یہ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ گفتگو کر رہے ہوتے ہیں کہ خود ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ میں کیا بول رہا ہوں۔ انہی اسکالروں میں سے ایک جاوید احمد غامدی بھی ہے جو کہ پہلے جاوید احمد تھا، رفتہ رفتہ جاوید احمد غامدی کے نام سے میڈیا پر برآمد ہوا۔ جاوید احمد غامدی میڈیا پر اور اپنی کتب میں جس اسلام کو پیش کر رہا ہے۔ وہ رسول پاک ﷺ کا اسلام نہیں ہے بلکہ وہ نیچری اور پرویزی فکر کی ترجمانی ہے۔ غامدی میڈیا پر اور اپنی کتب میں جو باتیں پیش کر رہا ہے۔ وہ اسلام مخالف ہیں۔

ذیل میں جاوید احمد غامدی کے اس نئے اسلام کے شجر سے پھوٹنے والے برگ و بار کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

غامدی کے عقائد ونظریات

1۔ قرآن کی صرف ایک ہی قرأت درست ہے، باقی سب قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں۔

2۔ قرآن کا ایک نام میزان بھی ہے۔

3۔ قرآن کی متشابہ آیات کا بھی ایک واضح اور قطعی مفہوم سمجھا جاسکتا ہے۔

4۔ سورۂ نصر مکی ہے۔

5۔ قرآن میں اصحاب الاخدود سے مراد دورِ نبوی کے قریش کے فراعنہ ہیں۔

6۔ سورۂ لہب میں ابولہب سے مراد قریش کے سردار ہیں۔

7۔ اصحاب الفیل قریش کے پتھراؤ اور آندھی سے ہلاک ہوئے تھے۔

8۔ سنت قرآن سے مقدم ہے۔

9۔ سنت کی ابتداء سرکار ﷺ سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔

10۔ سنت صرف ستائیس اعمال کا نام ہے۔

11۔ سنت کا ثبوت اجماع اور عملی تواتر سے ہوتا ہے۔

12۔ حدیث سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔

13۔ حضور ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ واشاعت کے لئے بھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔

14۔ ابن شہاب زہری کی کوئی روایت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، وہ ناقابل اعتبار راوی ہے۔

15۔ دین کے مصادر میں دین فطرت کے حقائق، سنت ابراہیمی اور قدیم صحائف بھی شامل ہیں۔

16۔ معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے۔

17۔ نبی ﷺ کے وصال کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

18۔ عورتیں بھی باجماعت نماز میں امام کی غلطی پر بلند آواز سے "سبحان اللہ" کہہ سکتی ہیں۔
19۔ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر نہیں ہے۔
20۔ ریاست کسی بھی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔
21۔ بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔
22۔ اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) پر دی جا سکتی ہے۔
23۔ دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔
24۔ قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہو سکتی ہے۔
25۔ عورت اور مرد کی دیت برابر ہے۔
26۔ اب مرتد کی سزائے قتل باقی نہیں ہے۔
27۔ زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ، دونوں کی سزا صرف 100 کوڑے ہیں۔
28۔ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔
29۔ شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں ہے۔
30۔ عورت کی گواہی حدود کے جرائم میں بھی معتبر ہے۔
31۔ صرف عہد نبوی ﷺ کے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔
32۔ صرف بیٹیاں وارث ہوں تو ان کے بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی حصہ ملے گا۔
33۔ سور کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور ان کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔
34۔ عورت کے لئے دوپٹہ پہننے کا شرعی حکم نہیں ہے۔
35۔ کھانے کی صرف چار چیزیں حرام ہیں۔ خون، مردار، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ

کے نام کا ذبیحہ۔

36۔ کئی انبیاء کرام قتل ہوئے مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔

37۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

38۔ یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔

39۔ جہاد وقتال کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔

40۔ جہاد وقتال کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب مفتوح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔

41۔ عورت مردوں کی امامت کراسکتی ہے۔

42۔ عورت نکاح خواں بن سکتی ہے۔

43۔ موسیقی جائز ہے۔

44۔ جاندار چیزوں کی تصاویر بنانا جائز ہے۔

45۔ مردوں کے لئے داڑھی رکھنا دین کی رو سے ضروری نہیں۔

46۔ ہندو مشرک نہیں ہے۔

47۔ مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے جائز ہے۔

48۔ ہم جنس پرستی ایک فطری چیز ہے، اس لئے جائز ہے۔

49۔ اگر بغیر سود کے قرضہ نہ ملتا ہو تو سود پر قرضہ لے کر گھر بنانا جائز اور حلال ہے۔

50۔ قیامت کے قریب کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔

51۔ مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں، یہودیوں کا حق ہے

متفقہ اسلامی عقائد و اعمال

1۔ قرآن مجید کی سات یا دس (سبعہ یا عشرہ) قرأتیں متواتر اور صحیح ہیں۔

2۔ میزان، قرآن کے ناموں میں سے کوئی نام نہیں ہے۔

3۔ قرآن مجید کی متشابہ آیات کا واضح اور قطعی مفہوم متعین نہیں کیا جا سکتا۔

4۔ سورۃ نصر مدنی ہے۔

5۔ اصحاب الاخدود کا واقعہ بعثت نبوی ﷺ سے بہت پہلے زمانہ کا ہے۔

6۔ سورۃ لہب میں ابولہب سے نبی ﷺ کا کافر چچا مراد ہے۔

7۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل پر ایسے پرندے بھیجے جنہوں نے ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔

8۔ قرآن مجید سنت پر مقدم ہے۔

9۔ سنت حضرت محمد ﷺ سے شروع ہوتی ہے۔

10۔ سنتیں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

11۔ سنت کے ثبوت کے لئے اجماع شرط نہیں۔

12۔ حدیث سے بھی اسلامی عقائد اور اعمال ثابت ہوتے ہیں۔

13۔ رسول اللہ ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے بہت اہتمام کیا تھا۔

14۔ امام ابن شہاب زہری علیہ الرحمہ فقیہ اور معتبر ہیں اور ان کی روایات قابل قبول ہیں۔

15۔ دین و شریعت کے مصادر و ماخذ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس (اجتہاد) ہیں۔

16۔ معروف و منکر کا تعین وحی الٰہی سے ہوتا ہے۔

17۔ جو شخص بھی ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، اُسے کافر قرار دیا جا سکتا ہے۔

18۔ امام کی غلطی پر عورتوں کے لئے بلند آواز میں "سبحان اللہ" کہنا جائز نہیں ہے۔

19۔ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر شدہ ہے۔

20۔ اسلامی ریاست کسی چیز یا شخص کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں کر سکتی۔

21۔ بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں۔

22۔ اسلامی شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جا سکتی ہے۔

23۔ دیت کا حکم اور قانون ہمیشہ کے لئے ہے۔

24۔ قتلِ خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل نہیں ہو سکتی۔

25۔ عورت کی دیت آدھی اور مرد کی مکمل ہے۔

26۔ اسلام میں مرتد کے لئے قتل کی سزا ہمیشہ کے لئے ہے۔

27۔ شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت سنگساری ہے۔

28۔ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا صرف سنت سے ثابت ہے۔

29۔ شراب نوشی کی شرعی سزا ہے جو اجماع کی رو سے 80 کوڑے مقرر ہے۔

30۔ حدود کے جرائم میں عورت کی شہادت معتبر نہیں۔

31۔ کوئی کافر کسی مسلمان کا کبھی وارث نہیں ہو سکتا۔

32۔ میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں ہی ہوں تو ان کو کل ترکے کا دو تہائی حصہ دیا جائیگا۔

33۔ سور نجس العین ہے لہذا اس کی کھال اور دوسرے اجزاء کا استعمال اور تجارت حرام ہے۔

34۔ عورت کے لئے دوپٹہ اور اوڑھنی پہننے کا حکم قرآن مجید کی سورہ نور کی 31 ویں

آیت سے ثابت ہے۔

35۔کھانے کی اور بہت سی چیزیں بھی حرام ہیں جیسے کتے اور پالتو گدھے کا گوشت

36۔ازروئے قرآن بہت سے نبیوں اور رسولوں کو قتل کیا گیا۔

37۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھا لئے گئے تھے۔وہ قربِ قیامت میں آکر دجال کو قتل کریں گے۔

38۔یہ قربِ قیامت کی دو الگ الگ نشانیاں ہیں۔دجال دائیں آنکھ سے کانا یہودی شخص ہوگا۔

39۔جہاد و قتال ایک شرعی فریضہ ہے۔

40۔کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے اور ذمیوں سے جذیہ لیا جاسکتا ہے۔

41۔عورت مردوں کی امامت نہیں کرسکتی۔

42۔عورت نکاح خواں نہیں بن سکتی۔

43۔موسیقی ناجائز ہے (سرکار ﷺ نے فرمایا، میں آلات موسیقی کو مٹانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں)

44۔حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔جب تصویر رکھنا حرام ہے تو بنانا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

45۔مردوں کا داڑھی رکھنا سنت ہے، داڑھی کا منڈوانا حرام ہے۔

46۔ہندو مشرک ہیں۔

47۔مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے نہیں ہوسکتی۔

48۔ہم جنس پرستی سخت گناہ ہے۔

49۔سود لینا ہر حالت میں حرام ہے۔

50۔ احادیث میں یہ بات موجود ہے کہ قُرب قیامت میں امام مہدی رضی اللہ عنہ تشریف لائیں گے۔

51۔ مسجد اقصیٰ پر ہر دور میں حق اہلِ ایمان کا ہی رہا ہے۔

ٔ

اب آپ کے سامنے جاوید احمد غامدی کی کتابوں کے اصل عکس پیش خدمت ہیں جن کو پڑھ کر آپ خود یقین کرلیں گے کہ ہم کسی پر الزام نہیں لگا رہے بلکہ اصل شواہد پیش کررہے ہیں

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

حدود و تعزیرات

مصنف

جاوید احمد غامدی

المورد

۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی کی شریعت: چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے

لہٰذا یہ انتہائی سزا ہے اور صرف اسی صورت میں دی جائے گی جب مجرم اپنے جرم کی نوعیت اور اپنے حالات کے لحاظ سے کسی رعایت کا مستحق نہ رہا ہو۔

۲۔ قطع ید کی یہ سزا 'جزاء بما کسبا نکالاً من اللہ' ہے۔ لہٰذا مجرم کو دوسروں کے لیے عبرت بنا دینے میں عمل اور پاداش عمل کی مناسبت جس طرح یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے، اسی طرح یہ تقاضا بھی کرتی ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ ہی کاٹا جائے۔ اس لیے کہ انسانوں میں آلۂ کسب کی حیثیت، اگر غور کیجیے تو اصلاً اسی کو حاصل ہے۔ پھر یہ بھی واضح ہے کہ لفظ 'ید' کے مطلق اطلاق کی بنا پر اسے ہمیشہ پہنچے ہی سے کاٹا جائے گا۔

۳۔ 'جزاء بما کسبا نکالاً من اللہ'، یہ اس سزا کا مقصد ہے۔ استاذ امام امین احسن اصلاحی اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

> "(اس) میں قطع ید کے دو سبب بیان ہوئے ہیں: ایک یہ کہ یہ مجرم کے جرم کی سزا ہے، دوسرا یہ کہ یہ 'نکال' ہے۔ 'نکال' کے معنی کسی کو ایسی سزا دینے کے ہیں جس سے دوسرے عبرت پکڑیں۔ ان دونوں کے درمیان حرف عطف کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دونوں باتیں اس سزا میں بیک وقت مطلوب ہیں۔ یعنی یہ پاداش عمل بھی ہے اور دوسروں کے لیے سامان عبرت بھی۔ جو لوگ اس کے ان دونوں پہلوؤں پر بیک وقت نظر نہیں ڈالتے، وہ بسا اوقات اس خلجان میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ جرم کے اعتبار سے سزا زیادہ سخت ہے۔ حالانکہ اس سزا میں متعین اس جرم ہی کی سزا نہیں ہے جو مجرم سے واقع ہوا، بلکہ ان بہت سے جرائم کی روک تھام بھی اس میں شامل ہے جن کا وہ اپنے عمل سے محرک بن سکتا ہے، اگر اس کو ایسی سزا نہ دی جائے جو دوسروں کے حوصلے پست کر دے۔ جنس کی طرح مال کی بھوک بھی انسان کے اندر بڑی شدید ہے۔ اگر اس حرص کو ذرا ڈھیل مل جائے تو پھر اس کے نتائج کیا کچھ نکل سکتے ہیں، اس کا اندازہ کرنے کے لیے موجودہ زمانے کے حالات میں کافی سامان بصیرت موجود ہے، بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھیں موجود ہوں۔ اس زمانے کے کسی متمدن سے متمدن ملک کے صرف ایک سال کے وہ ہولناک جرائم جمع کر لیے جائیں جو محض چوری کی بدولت پیش آئے تو وہ آنکھیں کھول

جبکہ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا صرف سنت سے ثابت ہے

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

قانون عبادات

تصنیف
جاوید احمد غامدی

المورد
۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی نے اپنی جانب سے لکھا کہ سورج اور چاند گرہن کے موقع پر (اللہ کی گرفت کا اندیشہ محسوس ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی (معاذ اللہ)

——— قانون عبادات ———

درخواست کی تو آپ نے نماز پڑھ کر اس کے لیے استدعا فرمائی۔ سورج اور چاند گرہن کے موقع پر اللہ کی گرفت کا اندیشہ محسوس ہوا تو آپ نے نماز پڑھی۔ بدر و احزاب کے معرکوں میں مسلمان اپنے دشمنوں کے مقابلے میں صف آرا ہوئے تو آپ نے اسی کا سہارا لیا اور اسی کے ذریعے سے اپنے پروردگار کی مدد چاہی۔

یہی نماز دعوت حق کی پہچان ہے۔ قرآن نے بتایا ہے کہ اس کے نزدیک مصلحین وہی ہیں جو کتاب الٰہی کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حق و باطل کے لیے میزان کی حیثیت سے پوری مضبوطی کے ساتھ تھامے اور نماز کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ، وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ، اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ. (الاعراف ۷: ۱۷۰)

"اور جو اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں اور جنھوں نے نماز قائم کر رکھی ہے، (وہی اصلاح کرنے والے ہیں) اور (ان) اصلاح کرنے والوں کا اجر ہم کبھی ضائع نہ کریں گے۔"

استاذ امام امین احسن اصلاحی نے اس کی وضاحت میں لکھا ہے:

"قرآن حکیم کا یہ بیان تجدید دین، اصلاح ملت کی تمام تحریکات اور تمام دعوتوں کے جانچنے کے لیے ایک کسوٹی فراہم کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف وہ دعوت و تحریک اصلاح ملت کی صحیح دعوت و تحریک ہے جس کے مبدا و معاد، جس کی ابتدا و انتہا، جس کے عقیدہ و عمل، جس کے نصب العین اور پروگرام، دونوں میں نماز اور اقامت نماز کو وہی اولیت اور اہمیت حاصل ہو جو اللہ کے عہد اور اس کی اقامت کی جدوجہد میں فی الواقع اللہ اور قرآن اس کو حاصل ہے۔ جس دعوت یا تحریک میں نماز کو یہ اولیت و اہمیت حاصل نہ ہو، وہ تجدید دین اور اصلاح ملت کے نقطۂ نظر سے ایک بے برکت، بلکہ لاحاصل کام ہے، کیونکہ وہ دین کی اس جڑ سے بھی محروم ہے جس پر تجدید دین کی دعوت کا قالب کھڑا ہوتا ہے اور اس روح سے بھی محروم ہے جس سے اس قالب کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔" (تدبر قرآن ۳/ ۴۰۳)

——— میزان ۱۹ ———

☆ یہ جاوید غامدی نے اپنی طرف سے لکھا ہے، اس کا صحیح روایات سے کوئی تعلق نہیں

جاوید احمد غامدی کے نزدیک نیند اور بے ہوشی سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن احتیاطاً وضو کر لیا جائے

——— قانون عبادات ———

ہے تو ناک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، اور جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں، اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں، اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں، اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

فرمایا: پھر اس کا مسجد جانا اور نماز پڑھنا اس پر مزید ہوتا ہے[1]۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے لوگ بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ سو جس کا جی چاہے، وہ اپنی یہ روشنی بڑھا لے[2]۔

وضو اگر ایک مرتبہ کر لیا جائے تو اس وقت تک قائم رہتا ہے، جب تک کوئی ناقض حالت آدمی کو پیش نہ آ جائے۔ چنانچہ وضو کی یہ ہدایت اسی حالت کے لیے ہے، جب وضو باقی نہ رہا ہو، الا یہ کہ کوئی شخص نشاط خاطر کے لیے تازہ وضو کر لے۔ اس صورت میں یہ شریعت کا مطالبہ نہیں، بلکہ محض فضیلت کی چیز ہے۔

وضو کے نواقض درج ذیل ہیں:

۱۔ پیشاب کرنا۔

۲۔ پاخانہ کرنا۔

۳۔ ریح کا خارج ہونا، خواہ آواز سے ہو یا آہستہ۔

۴۔ مذی یا ودی کا خارج ہونا۔

یہ چیزیں اگر کسی بیماری کی وجہ سے نہ ہوں تو ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ <u>نیند اور بے ہوشی بجائے</u>

---

[1] مسلم، رقم ۵۷۶۔ اس سے واضح ہے کہ وہ گناہ مراد نہیں ہیں جو حقوق العباد سے متعلق ہیں یا جن کے لیے توبہ اور حقوق کی ادائی اور اصلاح ضروری ہے۔

[2] بخاری، رقم ۱۳۶۔

جاوید احمد غامدی کے نزدیک نیند اور بے ہوشی سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن احتیاطاً وضو کر لیا جائے

——— قانون عبادات ———

خود ناقض وضو نہیں ہے، لیکن اس میں چونکہ آدمی اپنے وضو پر متنبہ نہیں رہتا، اس لیے احتیاط کا تقاضا ہے کہ اس کے بعد بھی وضو لازماً کر لیا جائے۔

سفر، مرض اور پانی کی نایابی کی صورت میں وضو اور غسل، دونوں مشکل ہو جائیں تو نساء اور مائدہ کی جو آیات اوپر نقل ہوئی ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ آدمی تیمم کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ بھی آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی پاک جگہ دیکھ کر اس سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ آپ نے اس کے لیے دونوں ہاتھ مٹی پر مارے، پھر ان پر پھونک مار کر الٹے ہاتھ سے سیدھے ہاتھ پر اور سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ پر مسح کیا، پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے پر مسح کر لیا۔[32] قرآن نے صراحت کی ہے کہ تیمم ہر قسم کی نجاست میں کفایت کرتا ہے۔ وضو کے نواقض میں سے کوئی چیز پیش آئے تو اس کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے اور مباشرت کے بعد غسل جنابت کی جگہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح یہ صراحت بھی کی ہے کہ مرض اور سفر کی حالت میں پانی موجود ہوتے ہوئے بھی آدمی تیمم کر سکتا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

"مرض میں وضو یا غسل سے ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے، اس وجہ سے یہ رعایت ہوئی ہے۔ اسی طرح سفر میں مختلف حالتیں ایسی پیش آ سکتی ہیں کہ آدمی کو تیمم ہی پر قناعت کرنی پڑے۔ مثلاً، پانی نایاب تو نہ ہو، لیکن کمیاب ہو، اندیشہ ہو کہ اگر غسل وغیرہ کے کام میں لایا گیا تو پینے کے لیے پانی تھڑ جائے گا یا اور ہو کہ اگر نہانے کے اہتمام میں لگے تو قافلے کے ساتھیوں سے بچھڑ جائیں گے یا ریل اور جہاز کا ایسا سفر ہو کہ غسل کرنا شدید زحمت کا باعث ہو۔" (تدبر قرآن ۲/ ۳۰۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کے اسی حکم پر قیاس کرتے ہوئے موزوں اور عمامے پر مسح کیا[33] اور لوگوں کو اجازت دی ہے کہ اگر موزے وضو کر کے پہنے ہوں تو ان کے مقیم ایک شب و روز اور مسافر تین شب و روز کے لیے موزے اتار کر پاؤں دھونے کے بجائے ان پر مسح کر سکتے ہیں۔[34]

---

۳۲ بخاری، رقم ۳۳۱، ۳۳۸۔ ابوداؤد، رقم ۳۲۱۔

۳۳ بخاری، رقم ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۲۔ مسلم، رقم ۶۲۷، ۶۳۵۔

۳۴ مسلم، رقم ۶۳۹۔

——— میزان ۴۱ ———

جاوید احمد غامدی کے نزدیک صرف فرضوں کی پکڑ ہے واجب (وتر) اور سنت مؤکدہ کے چھوڑنے پر کوئی پکڑ نہیں

"عشا کا وقت ایک احتساب کا وقت ہے۔ رات کی تاریکی جب ہر طرف پھیل کر حرکت و عمل کے آخری آثار کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ آدمی ہر طرف سے سمٹ کر سکون اور آرام کا طالب ہوتا ہے تاکہ آنے والی منزل کے سفر کے لیے تازہ دم ہو سکے۔ یہ وقت اس بات کے لیے نہایت موزوں ہوتا ہے کہ آدمی بستر پر جانے سے پہلے ایک مرتبہ اپنے رب کے حضور میں حاضری دے۔ ممکن ہے یہ فرصت، آخری فرصت ہی ہو اور آج کے سو جانے کے بعد اس کو جاگنا نصیب نہ ہو۔"

([illegible] ص ۱۲۳)

نماز کی رکعتیں

نماز کے لیے جو رکعتیں شریعت میں مقرر کی گئی ہیں، وہ یہ ہیں:

فجر: ۲ رکعت

ظہر: ۴ رکعت

عصر: ۴ رکعت

مغرب: ۳ رکعت

عشا: ۴ رکعت

نماز کی فرض رکعتیں یہی ہیں جن کے چھوڑنے پر قیامت میں مواخذہ ہوگا۔ چنانچہ ان صورتوں کے سوا جن میں قصر کی اجازت دی گئی ہے، یہ لازماً پڑھی جائیں گی۔ ان کے علاوہ باقی سب نمازیں نفل ہیں جن کا پڑھنا باعث اجر ہے، لیکن ان کے چھوڑ دینے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی مواخذے کا اندیشہ نہیں ہے۔

نماز میں رعایت

نماز کا وقت کسی خطرے کی حالت میں آ جائے تو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر، جس طرح ممکن ہو، نماز پڑھ لی جائے۔ اس میں ظاہر ہے کہ جماعت کا اہتمام

جاوید احمد غامدی کی شریعت:
نماز ہر نیک و بد مسلمان کے پیچھے پڑھی جائے گی

رَسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔[۱۷]

امامت

نماز ہر نیک و بد مسلمان کے پیچھے پڑھی جائے گی۔ تاہم اس کی امامت کے لیے کسی کا انتخاب پیش نظر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ یہ ذمہ داری اس شخص کو دی جائے جو لوگوں میں زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو، پھر اگر وہ قرآن پڑھنے میں برابر ہوں تو جو ان میں سنت کا زیادہ جاننے والا ہو، اگر سنت کے جاننے میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔ نیز فرمایا کہ کوئی شخص کسی کے دائرۂ اختیار میں امامت نہ کرے، بلکہ جس کے ہاں جائے اس کی امامت میں نماز پڑھے۔[۱۸]

آپ کا ارشاد ہے کہ امام کو ہلکی نماز پڑھانی چاہیے۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے بیمار بھی ہو سکتے ہیں، کمزور بھی اور بوڑھے بھی۔[۱۹] انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کامل، مگر ہلکی نماز پڑھاتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ کا معاملہ یہ تھا کہ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس کی ماں کی تشویش کے خیال سے نماز مزید ہلکی کر دیتے تھے۔[۲۰]

امام کو نماز کی صفیں خاص اہتمام کے ساتھ سیدھی کرانی چاہییں۔ نعمان بن بشیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں اس طرح سیدھی کراتے تھے، گویا ان سے تیر سیدھے کر رہے ہوں۔[۲۱]

۱۷؎ ابوداؤد، رقم ۵۰۲۔

۱۸؎ مسلم، رقم ۶۷۳۔

۱۹؎ بخاری، ۶۷۱۔

۲۰؎ بخاری، رقم ۶۷۶۔

۲۱؎ مسلم، رقم ۴۳۶۔

جاوید غامدی نے لکھا کہ زکوٰۃ کے مصارف پر تملیک ذاتی کی جو شرط فقہاء نے عائد کی ہے جس کیلئے کوئی ماخذ قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے

قانون عبادات

ریاست زکوٰۃ لے گی تو اس کے دینے والے بھی ہوں گے اور وصول کرنے والے بھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ دینے والے اپنے اوپر زیادتی کے باوجود ان لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش کریں جو ان کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آئیں[۳۶] اور وصول کرنے والے خیانت نہ کریں[۳۷]؛ زکوٰۃ دینے والوں کو اپنے پاس بلانے کے بجائے ان کی جگہ پر پہنچ کر ان سے زکوٰۃ وصول کریں[۳۸]؛ زکوٰۃ میں ان کا بہترین مال سمیٹ لینے کی کوشش نہ کریں اور مظلوم کی بددعا سے بچیں، اس لیے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔[۳۹]

زکوٰۃ کا قانون یہی ہے۔ تاہم اس معاملے میں عام غلط فہمیوں کے باعث یہ چند باتیں مزید واضح رہنی چاہییں:

ایک یہ کہ زکوٰۃ کے مصارف پر تملیک ذاتی کی جو شرط ہمارے فقہا نے عائد کی ہے، اس کے لیے کوئی ماخذ قرآن و سنت میں موجود نہیں ہے۔ اس وجہ سے زکوٰۃ جس طرح فرد کے ہاتھ میں دی جا سکتی ہے، اسی طرح اس کی بہبود کے کاموں میں بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔[۴۰]

دوسری یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اور اپنے خاندان کے لوگوں کے لیے زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ لینے کی ممانعت فرمائی تو اس کی وجہ ہمارے نزدیک یہ تھی کہ اموال میں سے ایک حصہ آپ کی اور آپ کے اعزہ و اقربا کی ضرورتوں کے لیے مقرر کر دیا گیا تھا۔[۴۱] یہ حصہ بعد میں بھی ایک عرصے تک باقی رہا۔ لیکن اس طرح کا کوئی اہتمام، ظاہر ہے کہ ہمیشہ کے لیے نہ

۳۶؎ مسلم، رقم ۹۸۹۔ ابوداؤد، رقم ۱۵۸۹۔
۳۷؎ مسلم، رقم ۱۸۳۳۔
۳۸؎ ابوداؤد، رقم ۱۵۹۱۔
۳۹؎ مسلم، رقم ۱۹۔
۴۰؎ اس موضوع پر مفصل بحث کے لیے ملاحظہ ہو، استاذ امام امین احسن اصلاحی کی کتاب "توضیحات" میں ان کا مضمون "مسئلۂ تملیک"۔
۴۱؎ مسلم، رقم ۱۰۶۹، ۱۰۷۲۔

جاوید غامدی کے نزدیک بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے

—— قانون عبادات ——

ہو سکتا ہے اور ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا بنی ہاشم کے فقرا و مساکین کی ضرورتیں بھی زکوٰۃ کے اموال سے بغیر کسی تردد کے پوری کی جا سکتی ہیں۔

تیسری یہ کہ ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی اور جن چیزوں سے زکوٰۃ وصول کرے، ان کے لیے عام دستور کے مطابق کوئی نصاب بھی مقرر کر سکتی ہے۔ روایتوں میں بیان ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقصد سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ نہیں لی اور مال، مواشی اور زرعی پیداوار میں اس کا نصاب مقرر فرمایا۔ یہ نصاب درج ذیل ہے:

مال میں ۵ اوقیہ / ۶۴۲ گرام چاندی

پیداوار میں ۵ وسق / ۶۵۳ کلو گرام کھجور

مواشی میں ۵ اونٹ، ۳۰ گائیں اور ۴۰ بکریاں۔

آپ کا ارشاد ہے: 'قد عفوت عن الخیل والرقیق' (میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے)۔ اسی طرح فرمایا ہے:

لیس فیما دون خمسة أوسق من التمر صدقة، ولیس فیما دون خمس أواق من الورق صدقة، ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقة.
(الموطا، رقم ۵۸۸)

"۵ وسق سے کم کھجور میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، ۵ اوقیہ سے کم چاندی میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور ۵ سے کم اونٹوں میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔"

چوتھی یہ کہ جو کچھ صنعتیں اس زمانے میں وجود میں آئی ہیں اور اہل فن اپنے فن کے ذریعے سے جو کچھ پیدا کرتے اور جو کچھ کرایے، فیس اور معاوضۂ خدمات کی صورت میں حاصل ہوتا ہے، وہ بھی اگر معاملہ حکم کی رعایت ملحوظ رہے تو پیداوار ہی ہے۔ اس وجہ سے اس کو الحاق اموال تجارت کے بجائے

۳۴۳ ابو داؤد، رقم ۱۵۷۴۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

خورونوش

مصنف

جاوید احمد غامدی

المورد
۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید احمد غامدی کی شریعت:
معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے

—— [illegible] ——

حلال ہیں)۔ اِس سے یہ بات آپ سے آپ واضح ہوئی کہ خباثت ہر حال میں ممنوع ہے۔ یہود و نصاریٰ نے اِس معاملے میں افراط و تفریط کا جو رویہ اختیار کیا، اُس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُنھیں ایمان کی دعوت دیتے ہوئے بھی یہ حقیقت اِس طرح بیان فرمائی ہے:

وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ. (الاعراف ۷: ۱۵۷)

"(یہ پیغمبر) اُن کے لیے طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام ٹھیراتا ہے اور اُن کے وہ بوجھ اتارتا اور بندشیں کھولتا ہے جو اب تک اُن پر رہی ہیں۔"

اِن طیبات و خبائث کی کوئی جامع و مانع فہرست شریعت میں کبھی پیش نہیں کی گئی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی فطرت اِس معاملے میں بالعموم اُس کی صحیح رہنمائی کرتی ہے اور وہ بغیر کسی تردد کے فیصلہ کر لیتا ہے کہ کیا چیز طیب اور کیا خبیث ہے۔ وہ ہمیشہ سے جانتا ہے کہ شیر، چیتے، ہاتھی، چیل، کوے، گدھ، عقاب، سانپ، بچھو اور خود انسان کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ گھوڑے اور گدھے دستر خوان کی لذت کے لیے نہیں، سواری کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ اِن جانوروں کے بول و براز کی نجاست سے بھی وہ پوری طرح واقف ہے۔ نشہ آور چیزوں کی قباحت کو سمجھنے میں بھی اُس کی عقل عام طور پر صحیح نتیجے پر پہنچتی ہے۔ چنانچہ خدا کی شریعت نے اِس معاملے میں انسان کو اصلاً اُس کی فطرت ہی کی رہنمائی پر چھوڑ دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچلی والے درندوں، چنگال والے پرندوں[1]، جلالہ[2] اور پالتو گدھے[3] وغیرہ کا گوشت کھانے کی جو ممانعت روایت ہوئی ہے، وہ اِسی فطرت کا بیان ہے۔ شراب کی ممانعت سے متعلق قرآن کا حکم بھی اِسی قبیل سے ہے۔ لوگوں نے جب زمانۂ نزول قرآن میں اِس سے متعلق بعض فوائد کے پیش نظر اِ

---

[1] مسلم، رقم ۱۹۳۳۔

[2] نسائی، رقم ۴۴۴۷۔ اِس سے مراد وہ جانور ہے جو گندگی کھانے کی عادت کے باعث بدبودار ہو گیا ہو۔

[3] بخاری، رقم ۳۹۸۱۔

—— میزان ۸ ——

☆ جبکہ معروف و منکر کا تعین وحی الٰہی سے ہوتا ہے

جاوید احمد غامدی کی شریعت:
حرام جانوروں کی تجارت اور ان کا استعمال ممنوع نہیں ہے

—— خور و نوش ——

ہے۔ دوسری غذا اس سے بدرجہا بہتر، زندگی بلکہ صحت بھی نہایت اعلیٰ معیار پر قائم رکھی جا سکتی ہے۔ غیر متجانف لاثم کی قید اسی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ رخصت بہر حال رخصت ہے اور حرام بہر حال حرام ہے۔ بندگی کی حرام چیز شیر مادر نہیں بن سکتی۔ رخصت کوئی ابدی پروانہ ہے۔ اس کی وجہ سے یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ فی الواقع اضطرار کی حد سے آگے بڑھے۔ اگر اس پابندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی شخص کسی حرام سے اپنی زندگی بچاتا ہے تو اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اگر اس اجازت سے فائدہ اٹھا کر وہ حد سے تجاوز کی راہیں کھولے گا تو اس کی ذمہ داری خود اس پر ہے۔ یہ اجازت اس کے لیے قیامت کے دن عذر خواہی نہیں بنے گی۔" (تدبر قرآن [illegible])

یہ سب چیزیں، جس طرح کہ قرآن کی ان آیات سے واضح ہے، صرف خور و نوش کے لیے حرام ہیں۔ رہے ان کے دوسرے استعمالات تو وہ بالکل جائز ہیں۔ کسی صاحب ایمان کو اس معاملے میں ہرگز کوئی تردد نہیں ہونا چاہیے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صراحت کے ساتھ بیان فرمائی ہے:

قال: تصدق على مولاة لميمونة بشاة فماتت، فمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: هلا اخذتم اهابها فدبغتموه فانتفعتم به؟ فقالوا: انها ميتة، فقال: انما حرم اكلها. (مسلم، رقم [illegible])

"سیدہ میمونہ کی ایک لونڈی کو بکری صدقے میں دی گئی تھی۔ وہ مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہیں اتاری کہ اس کو دباغت کے بعد اس سے فائدہ اٹھاتے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا صرف کھانا ہی حرام ہے۔"

—— میزان، ۳۰ ——

٭ حرام جانوروں میں خنزیر بھی ہے، خنزیر نجس العین ہے لہٰذا اس کی کھال اور دوسرے اجزاء کا استعمال اور تجارت ناجائز ہے۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

اصول و مبادی

تصنیف

جاوید احمد غامدی

المورد

۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی کے نزدیک قرآن مجید کی صرف ایک ہی قرأت درست ہے، باقی سب قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں

——— اصول و مبادی ———

رأيه وعلمه بثلاثة أنواع ينقض بعضها بعضا، ولا يشعر بالذي مضى من رأيه في ذلك. فهذا الذي يدعوني الى ترك ما انكرت تركي اياه.
(اعلام الموقعین، ابن قیم ۲۲۳/۱، ۸۵)

ایک ہی چیز کے متعلق ان کا جواب تین طرح کا ہوا کرتا تھا جن میں سے ہر ایک دوسرے کا نقیض ہوتا اور انھیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ اس سے پہلے کیا کہہ چکے ہیں۔ میں نے انکی یہی چیز اس کی وجہ سے انھیں چھوڑا تھا جسے تم نے پسند نہیں کیا۔"

یہ ان روایتوں کی حقیقت ہے۔ لہٰذا یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن کی ایک ہی قرأت ہے جو ہمارے مصاحف میں ثبت ہے۔ اس کے علاوہ اس کی جو قرأتیں تفسیروں میں لکھی ہوئی ہیں یا مدرسوں میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں یا بعض علاقوں میں لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں، وہ سب اسی فتنہ عجم کے باقیات ہیں جس کے اثرات سے ہمارے علوم کا کوئی شعبہ، افسوس ہے کہ محفوظ نہیں رہ سکا۔

ان کی ابتدا ہو سکتا ہے کہ عرضۂ اخیرہ سے پہلے کی قرأت پر بعض لوگوں کے اصرار اور اس میں راویوں کے سہو و نسیان ہی سے ہوئی ہو، لیکن بعد میں انھی محرکات کے تحت جو وضع حدیث کا باعث ہوئے، ان قرأتوں کے فروغ کا یہ عالم ہوا کہ بنوامیہ کی حکومت کے اختتام تک پچیسوں کی تعداد میں منظر عام پر آ چکی تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو عبید قاسم بن سلام نے، جن کی وفات ۲۲۴ھ میں ہوئی، ان میں سے پچیس کا انتخاب اپنی کتاب میں کیا تھا۔ اس وقت جو سات قرأتیں مشہور ہیں، یہ ابو بکر بن مجاہد نے تیسری صدی کے آخر میں کسی وقت منتخب کی تھیں۔ لہٰذا یہ بات عام طور پر مانی جاتی ہے کہ ان کی کوئی مقدار متعین نہیں کی جا سکتی، بلکہ ہر وہ قرأت قرآن ہے جس کی سند صحیح ہو، جو مصاحف عثمانی سے احتمالاً ہی سہی، موافقت رکھتی ہو اور کسی نہ کسی پہلو سے عربیت کے مطابق قرار دی جا سکے۔ ان میں سے بعض کو لوگ متواتر کہتے ہیں، دراں حالیکہ ان کی جو سندیں کتابوں میں موجود ہیں، انھیں دیکھنے کے بعد اس بات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ یہ محض آحاد ہیں جن میں

——— میزان ۳۶ ———

☆ قرآن مجید کی سات (سبعہ) قرأتیں حدیث شریف سے ثابت ہیں۔

حدیث شریف: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سورۂ فرقان اور ہی طریقے سے پڑھ رہے تھے۔ اس کے علاوہ جیسے مجھے رسول پاک ﷺ نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر ٹوٹ پڑتا، لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہوگئے۔ پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور لے کر رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے انہیں سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ اس طریقے کے علاوہ جیسے مجھے پڑھائی گئی۔ پس رسول پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس قرآن مجید کو سات قرأتوں میں نازل کیا گیا ہے۔ پس اسے پڑھو جس طرح کسی کے لئے آسان ہو

(ابوداؤد، جلد اول، باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف، حدیث 1461، ص 545، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ جاوید احمد غامدی نے حدیث شریف کا بھی انکار کیا اور باقی سب قرأتوں کو عجم کا فتنہ قرار دیا (معاذ اللہ)

جاوید احمد غامدی نے آزر بت پرست کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد قرار دیا

——— اصول و مبادی ———

پہلا اصول

پہلا اصول یہ ہے کہ سنت صرف وہی چیز ہو سکتی ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے دین ہو۔ قرآن اس معاملے میں بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اس کا دین پہنچانے ہی کے لیے مبعوث ہوتے تھے۔ ان کے علم و عمل کا دائرہ یہی تھا۔ اس کے علاوہ اصلاً کسی چیز سے انھیں کوئی دل چسپی نہ تھی۔ اس میں شبہ نہیں کہ اپنی حیثیت نبوی کے ساتھ وہ ابراہیم بن آزر بھی تھے، موسیٰ بن عمران اور عیسیٰ بن مریم بھی تھے اور محمد بن عبد اللہ بھی، لیکن اپنی اس حیثیت میں انھوں نے لوگوں سے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ ان کے تمام مطالبات صرف اس حیثیت سے تھے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں اور نبی کی حیثیت سے جو چیز انھیں دی گئی ہے، وہ دین اور صرف دین ہے جسے لوگوں تک پہنچا دینا ہی ان کی اصل ذمہ داری ہے:

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ. (الشوریٰ ۴۲: ۱۳)

"اس نے تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جس کی وحی (اے پیغمبر، اب) ہم نے تمھاری طرف کی ہے اور جس کی ہدایت ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو فرمائی، اس تاکید کے ساتھ کہ (اپنی زندگی میں) اس دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ پیدا نہ کرو۔"

چنانچہ یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں تیر، تلوار اور اس طرح کے دوسرے اسلحہ استعمال کیے ہیں، اونٹوں پر سفر کیا ہے، مسجد بنائی ہے تو اس کی چھت کھجور کے تنوں سے پاٹی ہے، اپنے تمدن کے لحاظ سے بعض کھانے کھائے ہیں اور ان میں سے کسی کو پسند اور کسی کو ناپسند کیا ہے، ایک خاص وضع قطع کا لباس پہنا ہے جو عرب میں اس وقت پہنا جاتا تھا اور جس کے انتخاب میں آپ کے ذوق کو بھی دخل تھا، لیکن ان میں سے کوئی چیز بھی سنت نہیں ہے اور نہ کوئی

——— میزان ۱۲ ———

☆ یاد رہے کہ آزر بت پرست حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد نہ تھا بلکہ چچا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام "تارخ" تھا۔

1: دلیل: امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ "فتح الباری" میں کتاب الانبیاء باب واتخذ و اللہ ابراھیم خلیلا کے تحت فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام "تارخ" تھا بخاء معجمہ ہے اور جمہور نسابین کے نزدیک اس میں اختلاف نہیں اور یہی صحیح ہے (فتح الباری، جلد ششم، ص 388)

2: دلیل: "تفسیر حقانی" میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب یوں بیان کیا گیا ہے:

"ابراھیم بن تارخ بن ناخور ابن ساروغ ابن تالغ ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام بن نوح" (تفسیر حقانی)

3: دلیل: قاموس جو کہ عربی لغت کی مشہور کتاب کا نام ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے (قاموس)

4: دلیل: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "مسالک الحنفاء" میں لکھا ہے کہ چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول تھا، بالخصوص عرب ممالک میں چچا کو (اب، باپ) بھی کہا جاتا ہے۔

جاوید غامدی کی شریعت: ممانعت صرف ان تصویروں کی ہے جو پرستش کے لیے بنائی گئی ہوں، ہر تصویر ناجائز نہیں ہے

——— اصول و مبادی ———

سب چیزیں اگر ملحوظ نہ رکھی جائیں تو نہایت واضح باتیں بھی بسا اوقات ناقابل فہم بن جاتی ہیں۔ فہم حدیث میں اس اصول کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ مثلاً 'الائمة من قریش'[69] مشہور روایت ہے۔ اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ مسلمانوں کے حکمران صرف قریش میں سے ہوں گے۔ دراں حالیکہ یہ بات مان لی جائے تو اسلام اور برہمنیت میں کم سے کم سیاسی نظام کی حد تک کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔ اس مغالطے کی وجہ محض یہ ہوئی کہ ایک بات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد کی سیاسی صورت حال کے لحاظ سے کہی گئی تھی، اسے دین کا مستقل حکم سمجھ لیا گیا۔ حدیث کے ذخیرے میں اس طرح کی روایتیں بہت ہیں اور ان کے موضوعات بھی نہایت اہم ہیں۔ ان کا منشا سمجھنے میں اس اصول کی رعایت ناگزیر ہے۔

احادیث باب پر نظر

چوتھی چیز یہ ہے کہ کسی حدیث کا مدعا متعین کرتے وقت اس باب کی تمام روایات پیش نظر رکھی جائیں۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ آدمی حدیث کا ایک مفہوم سمجھتا ہے، لیکن اسی باب کی تمام روایتوں کا مطالعہ کیا جائے تو وہ مفہوم بالکل دوسری صورت میں نمایاں ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال تصویر سے متعلق روایتیں ہیں۔ ان میں سے بعض کو دیکھیے تو بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی تصاویر ممنوع قرار دی گئی ہیں، لیکن تمام روایتیں جمع کیجیے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ممانعت کا حکم صرف ان تصویروں کے بارے میں ہے جو پرستش کے لیے بنائی گئی ہوں۔ حدیث کے ذخیرے سے اس طرح کی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ کسی حدیث کے مفہوم میں تردد ہو تو احادیث باب کو جمع کیے بغیر اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم نہ کی جائے۔

عقل و نقل

پانچویں چیز یہ ہے کہ حدیث کے سمجھنے میں یہ بات ملحوظ رکھی جائے کہ عقل و نقل میں ہرگز کوئی

۶۹؎ احمد بن حنبل، رقم ۱۲۳۲۹۔

تصویر کی ممانعت احادیث کی روشنی میں

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے گھر میں تصویر رکھنے اور اس کے بنانے سے منع فرمایا (ترمذی جلد اول، ابواب لباس، حدیث 1803، ص 842، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس نے تصویر بنائی، اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے۔ حالانکہ وہ اس میں روح نہ پھونک سکے گا اور جو آدمی ان لوگوں کی بات سننے کیلئے کان لگا رکھے جو اس سے بھاگتے ہوں، قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا (ترمذی جلد اول، ابواب لباس حدیث 1805، ص 842، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

حدود و تعزیرات

مصنف

جاوید احمد غامدی

المورد

۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی کی شریعت: عورت اور مرد کی دیت برابر ہے اور قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہو سکتی ہے

—— حدود و تعزیرات ——

دلالت کرتے ہیں، وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ مخاطب کے عرف میں جس چیز کا نام دیت ہے، وہ مقتول کے ورثہ کے سپرد کر دی جائے۔ سورۂ بقرہ میں قرآن مجید نے جہاں قتل عمد کی دیت کا حکم بیان کیا ہے، وہاں بھی یہ بات لفظ 'معروف' کی صراحت کے ساتھ بیان فرمائی ہے:

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ. (۲: ۱۷۸)

"پھر جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ رعایت کی گئی تو معروف کے مطابق اس کی پیروی کی جائے اور جو کچھ بھی خوں بہا ہو، وہ خوبی کے ساتھ ادا کر دیا جائے۔"

نساء اور بقرہ کی ان آیات سے واضح ہے کہ خطا اور عمد، دونوں میں قرآن کا حکم یہی ہے کہ دیت معاشرے کے دستور اور رواج کے مطابق ادا کی جائے۔ قرآن نے خود دیت کی کسی خاص مقدار کا تعین کیا ہے، نہ عورت اور مرد، غلام اور آزاد، مسلم اور غیر مسلم کی دیتوں میں کسی فرق کی پابندی ہمارے لیے لازم ٹھیرائی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے فیصلے اپنے زمانے میں عرب کے دستور کے مطابق کیے۔ فقہ و حدیث کی کتابوں میں دیت کی جو مقداریں بیان ہوئی ہیں، وہ اسی دستور کے مطابق ہیں۔ عرب کا یہ دستور اہل عرب کے تمدنی حالات اور تہذیبی روایات پر مبنی تھا۔ زمانے کی گردش نے کتاب تاریخ میں چودہ صدیوں کے ورق الٹ دیے ہیں۔ تمدنی حالات اور تہذیبی روایات، ان سب میں زمین و آسمان کا تغیر واقع ہو گیا ہے۔ اب ہم دیت میں اونٹ دے سکتے ہیں، نہ اونٹوں کے لحاظ سے اس دور میں دیت کا تعین کوئی دانش مندی ہے۔ عاقلہ کی نوعیت بالکل بدل گئی ہے اور قتل خطا کی وہ صورتیں وجود میں آ گئی ہیں جن کا تصور بھی اس زمانے میں ممکن نہیں تھا۔ قرآن مجید کی ہدایت ہر دور اور ہر معاشرے کے لیے ہے۔ چنانچہ اس نے اسی لحاظ سے معروف کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہر معاشرہ اپنے ہی معروف کا پابند ہے۔ ہمارے معاشرے میں دیت کا کوئی قانون چونکہ پہلے سے موجود نہیں ہے، اس وجہ سے ہمارے ارباب حل و عقد کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عرب کے اسی دستور کو برقرار رکھیں

☆ جبکہ اسلام میں عورت کی دیت آدھی اور مرد کی مکمل ہے اور قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل نہیں ہو سکتی۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمہ کے ایک ہم عصر محدث حضرت محمد بن نصر مروزی علیہ الرحمہ (متوفی 294ھ) کی کتاب "السنۃ" میں ایک روایت نقل ہے کہ ہم سے اسحٰق نے روایت کیا۔ انہوں نے ابو اسامہ سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے دیات کے بارے میں ایک کتاب لکھی جس میں یہ تحریر تھا کہ رسول پاک ﷺ کے عہد میں مسلمان مرد کی دیت سو اونٹ تھے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانے میں) شہریوں کے لئے اس مقدار کے متبادل پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

واضح رہے جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے اس کتاب میں امام صاحب نے صرف وہ حدیثیں شامل کی ہیں، جن کو "سنت ثابتہ" کا درجہ حاصل ہے۔ لہٰذا عورت کی دیت کے مسئلے میں رسول پاک ﷺ کی سنت یہ ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔

جاوید غامدی کی شریعت: عورت اور مرد کی دیت برابر ہے اور قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہو سکتی ہے

—— حدود و تعزیرات ——

اور چاہیں تو اس کی کوئی دوسری صورت تجویز کریں۔ بہر حال، وہ جو صورت بھی اختیار کریں گے، معاشرہ اسے قبول کر لیتا ہے تو ہمارے لیے وہی معروف قرار پائے گی۔ پھر معروف پر مبنی قوانین کے بارے میں یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ حالات اور زمانہ کی تبدیلی سے ان میں تغیر کیا جا سکتا ہے اور کسی معاشرے کے ارباب حل و عقد اگر چاہیں تو اپنے اجتماعی مصالح کے لحاظ سے انھیں نئے سرے سے مرتب کر سکتے ہیں۔

زنا

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ، وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ، إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ. الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ، وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.
(النور ۲۴: ۲-۳)

"زانی مرد ہو یا عورت، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ اور اللہ کے اس قانون کو نافذ کرنے میں ان کے ساتھ کوئی نرمی کا جذبہ تمھیں دامن گیر نہ ہونے پائے، اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر فی الواقع ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کی اس سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں موجود رہنی چاہیے۔ یہ زانی نکاح نہ کرنے پائے، مگر زانیہ اور مشرکہ کے ساتھ اور اس زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے، مگر کوئی زانی یا مشرک۔ اہل ایمان پر یہ بہر حال حرام ٹھیرایا گیا ہے۔"

زنا کی سزا کا پہلا حکم سورۂ نساء میں آیا ہے۔ اس میں کوئی متعین سزا بیان نہیں کی گئی، صرف اتنی بات کہی گئی ہے کہ زنا کی عادی فاحشہ عورتوں کے لیے جب تک کوئی حکم نازل نہ ہو، انھیں گھروں میں بند کر دیا جائے اور اس جرم کے عام مرتکبین کو ایذا دی جائے، یہاں تک کہ وہ توبہ کر کے اپنے طرز عمل کی اصلاح پر آمادہ ہو جائیں۔ ایذا اس زجر و توبیخ [illegible]

آثار صحابہ اور اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

☆ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کا یہ قول ہے کہ عورت کے قتل نفس اور زخموں کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے (سنن الکبریٰ از امام بیہقی، جلد 8، ص 96، کتاب الحج از امام محمد، جلد چہارم، ص 284)

☆ تفسیر نیشاپوری (تفسیر غرائب القرآن) میں اسی آیت دیت کے تحت مذکور ہے کہ "ان دیۃ المرءۃ نصف دیۃ الرجل باجماع المعتبرین من الصحابۃ" عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے اور اس پر معتبر صحابہ کا اجماع ہے۔

اجماع اُمت

علامہ ابن رشد اپنی کتاب "بدایۃ المجتهد" میں ائمہ اربعہ کے متفقہ مسلک کے طور پر بیان فرماتے ہیں "اما دیۃ المرءۃ فانھم اتفقوا علی النصف من دیۃ الرجل فی النفس فقط" باقی رہا عورت کا معاملہ، تو اس بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔

(بدایۃ المجتهد، جلد 2، ص 315)

جاوید غامدی کی شریعت: زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ دونوں کی سزا صرف سو کوڑے ہے

—— [illegible] ——

نصیحت و ملامت سے لے کر اصلاح کے حد تک مار پیٹ سب شامل ہے۔ ارشاد فرمایا ہے:

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْکُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِکُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۔ وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْکُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۔ (النساء ۴: ۱۵-۱۶)

"اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کرتی ہیں، اُن پر اپنے اندر سے چار گواہ طلب کرو، پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن کو گھروں میں بند کر دو، یہاں تک کہ موت انھیں لے جائے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راہ نکال دے۔ اور وہ مرد و عورت جو تم میں سے یہ بدکاری کریں، انھیں اذیت پہنچاؤ۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور اصلاح کر لیں تو اُن سے درگزر کرو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

سورۂ نور میں زنا کی یا قاعدہ سزا کے نازل ہونے تک شریعت کا حکم یہی تھا۔ نور کی اس آیت نے اسے ختم کر دیا اور زنا کے عام مجرموں کے لیے ایک متعین سزا ہمیشہ کے لیے مقرر کر دی گئی۔

تفصیلات یہ ہیں:

۱۔ زانی مرد ہو یا عورت، اس کا جرم اگر ثابت ہو جائے تو اس کی پاداش میں اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ اس کے لیے جو طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے اختیار کیا اور جس کی وضاحت حدیث و فقہ کی کتابوں میں اس زمانے کے بعض مقدمات کی روداد سے ہوتی ہے، اس کی رو سے:

۱۔ مار کے لیے کوڑا استعمال کیا جانا چاہیے۔ دونوں صورتوں میں وہ نہ بہت سخت ہونا چاہیے اور نہ بہت پتلا اور نرم، بلکہ اوسط درجے کا ہونا چاہیے۔

[illegible]

☆ جبکہ شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت سنگساری ہے

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس آدمی نے آپ ﷺ کو آواز دی اور کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے" آپ ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی۔ اس آدمی نے آپ ﷺ کو چار مرتبہ متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ پھر جس وقت اس نے چار دفعہ قسم کھا کر اپنے جرم کا اقرار کیا تو نبی پاک ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا "کیا تو پاگل ہے؟" وہ بولا نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے؟ جواب ملا جی ہاں۔ اس کے بعد نبی پاک ﷺ نے حکم دیا لوگو! اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ (صحیح بخاری: 6814)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ شادی شدہ زانی کی سزا سنگساری ہے لہذا حدیث کے مقابل اپنی رائے دینا گمراہی اور بے دینی ہے۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

مقامات

تالیف

جاوید احمد غامدی

المورد
ادارۂ علم و تحقیق

جاوید غامدی کی شریعت: تراویح کی نماز کوئی الگ نماز نہیں ہے، یہ درحقیقت تہجد ہی کی نماز ہے

—— دین و دانش ——

اس خرابی کا ایک علاج تو یہ ہے کہ آدمی خاموشی کو روزے کا ادب سمجھے اور زیادہ سے زیادہ یہی کوشش کرے کہ اس کی زبان پر مہر رہے کم از کم اس مہینے میں تو یہ لازم ہے۔ اللہ کے نبی نے فرمایا کہ آدمی اگر ہر قسم کی جھوٹی بات ہی زبان سے نکالتا ہے تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

اس کا دوسرا علاج یہ ہے کہ جو وقت ضروری کاموں سے بچے، اس میں آدمی قرآن و حدیث کا مطالعہ کرے اور دین کو سیکھے۔ وہ روزے کی اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر اس میں قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعاؤں کا کچھ حصہ یاد کرے۔ اس طرح وہ اس وقت ان مشغلوں سے بچے گا اور بعد میں بھی وہ ذخیرہ اللہ کی یاد کو اس کے دل میں قائم رکھنے کے لیے اس کے کام آئے گا۔

چوتھی خرابی یہ ہے کہ آدمی بعض اوقات روزہ اللہ کے لیے نہیں، بلکہ اپنے گھر والوں اور ملنے جلنے والوں کی ملامت سے بچنے کے لیے رکھتا ہے اور کبھی لوگوں میں اپنی دین داری کا بھرم قائم رکھنے کے لیے یہ مشقت جھیلتا ہے۔ یہ چیز بھی روزے کو روزہ نہیں رہنے دیتی۔

اس کا علاج یہ ہے کہ آدمی روزے کی اہمیت ہمیشہ اپنے نفس کے سامنے واضح کرتا رہے اور اسے تلقین کرے کہ جب کھانا پینا اور دوسری لذتیں چھوڑنی ہی ہیں تو پھر انھیں اللہ کے لیے کیوں نہیں چھوڑتے۔ اس کے ساتھ رمضان کے علاوہ بھی کبھی کبھی نفل روزے بھی رکھے اور انھیں زیادہ سے زیادہ چھپانے کی کوشش کرے۔ اس سے امید ہے کہ اس کے یہ فرض روزے بھی کسی وقت اللہ ہی کے لیے خالص ہو جائیں گے۔

[۱۹۸۸ء]

تراویح کی نماز

تراویح کی نماز کوئی الگ نماز نہیں ہے۔ یہ درحقیقت تہجد ہی کی نماز ہے جسے سیدنا عمر رضی اللہ

☆ جبکہ شریعت میں رمضان میں بیس رکعت کا پڑھنا تراویح کی نماز ہے جس کا پڑھنا سنت موکدہ ہے اور تہجد کی نماز الگ نماز ہے۔

1۔ حدیث پاک: حضور ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور وتر ادا فرماتے تھے (مصنف: ابن ابی شیبہ جلد 2، ص 394)

2۔ حدیث پاک: حضور ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے (مجمع الزوائد، جلد 3، ص 172)

3۔ حدیث پاک: حضور ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے (کشف الغمہ، جلد 2، ص 116)

4۔ حدیث پاک: حضور ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے (معجم طبرانی کبیر، جلد 11، ص 393)

احادیث سے ثابت ہوا کہ تراویح کی نماز الگ ہے، تہجد کی نماز الگ ہے۔ لہذا تراویح کی نماز کا انکار گمراہی اور بے دینی ہے۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

حدود و تعزیرات

تصنیف

جاوید احمد غامدی

المورد

۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی کی شریعت: قرآن کی رو سے موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل اور فساد فی الارض) پر ہی دی جا سکتی ہے

—— حدود و تعزیرات ——

تقديره: فليقطع الائمة والحكام ايديهما وليجلدهما الائمة والحكام. (۲۸۳/۳)

"تقدیر کلام عربی یوں مانی جاتی ہے: یعنی چاہیے کہ امراء و حکام ان کے ہاتھ کاٹ دیں اور چاہیے کہ امراء و حکام ان کی پیٹھ پر تازیانے برسا دیں۔"

شریعت کے جرائم یہی ہیں۔ ان کی اول صورتوں اور ان کے علاوہ باقی سب جرائم کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ارباب حل و عقد پر چھوڑ دیا ہے۔ باہمی مشورے سے وہ اس معاملے میں جو قانون چاہیں بنا سکتے ہیں۔ تاہم یہ بات اس میں بھی طے ہے کہ موت کی سزا قرآن کی رو سے قتل اور فساد فی الارض کے سوا کسی جرم میں نہیں دی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔ مائدہ میں ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا. (۵:۳۲)

"جس نے کسی کو قتل کیا، اس کے بغیر کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں فساد برپا کیا ہو تو اس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا۔"

ذیل میں ہم شریعت کے انھی جرائم سے متعلق قرآن مجید کے نصوص کی وضاحت کریں گے۔

محاربہ

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ، ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ، اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (المائدہ ۵: ۳۳-۳۴)

——— میزان ۱۱ ———

☆ جبکہ شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جاسکتی ہے۔ خصوصاً گستاخ رسول واجب القتل ہے۔

القرآن: ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ○ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ○ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا﴾

ترجمہ: اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبالے گا کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی، وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا (سورۃ فرقان، آیت 27 تا 29 پارہ 19)

تفسیر ابن عباس، تفسیر جلالین اور تفسیر ابن کثیر میں مفسرین ان آیات ۲۷، ۲۹ کا شان نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب ابی ابن خلف کے اکسانے پر عقبہ بن ابی معید نے سید عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور حضور ﷺ نے اس کو تنبیہ کی کہ اگر تو مکہ کے باہر مجھے ملا تو میں تجھے قتل کروں گا۔ حضور ﷺ نے بدر کی جنگ کے موقع پر اس کو گرفتاری کی حالت میں قتل کیا تھا۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

قانونِ جہاد

تصنیف

جاوید احمد غامدی

المورد

۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی کے نزدیک: انھیں (نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ کے قانون اتمام حجت سے ہے (معاذ اللہ)

——— قانون جہاد ———

یہ جہاد و قتال[1] ہے۔ لیکن اس کا حکم قرآن میں دو صورتوں کے لیے آیا ہے:

ایک، ظلم و عدوان کے خلاف،

دوسرے، اتمام حجت کے بعد منکرین حق کے خلاف۔

پہلی صورت شریعت کا ابدی حکم ہے اور اس کے تحت جہاد اسی مصلحت سے کیا جاتا ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے۔ دوسری صورت کا تعلق شریعت سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے جو اس دنیا میں ہمیشہ اس کے براہ راست حکم سے اور انھی لوگوں کے ذریعے سے روبہ عمل ہوتا ہے جنھیں وہ ''شہادت''[2] کے منصب پر فائز کرتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ حق کی ایسی گواہی بن جاتے ہیں کہ اس کے بعد کسی کے لیے اس سے انحراف کی گنجایش باقی نہیں رہتی۔ انسانی تاریخ میں یہ منصب آخری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی قوم بنی اسمٰعیل کو حاصل ہوا ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. (البقرہ ۲: ۱۴۳)

''اور اسی طرح ہم نے تمھیں ایک درمیان کی جماعت بنا دیا تاکہ تم دنیا کی قوموں پر حق کی شہادت دینے والے ہو اور پیغمبر تم پر یہ شہادت دے۔''

اس قانون کی رو سے اللہ کی حجت جب کسی قوم پر پوری ہو جاتی ہے تو اس کے منکرین پر اسی دنیا میں عذاب آ جاتا ہے۔ یہ عذاب آسمان سے بھی آتا ہے اور بعض حالات میں اہل حق کی تلواروں کے ذریعے سے بھی۔ پھر اس کے نتیجے میں منکرین لازماً مغلوب ہو جاتے ہیں اور ان کی سرزمین پر حق کا غلبہ پوری قوت کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

---

1 جہاد کے معنی کسی جدوجہد میں پوری قوت صرف کر دینے کے ہیں۔ قرآن میں یہ تعبیر جس طرح اللہ کی راہ میں عام جدوجہد کے لیے استعمال ہوئی ہے، اسی طرح قتال فی سبیل اللہ کے لیے بھی آئی ہے۔ یہاں اس کا یہی دوسرا مفہوم پیش نظر ہے۔

2 اس معنی میں کہ تمھارے ایک طرف خدا کا رسول اور دوسری طرف الناس، یعنی دنیا کی اقوام ہیں۔

——— میزان ۱۰ ———

جاوید غامدی کے نزدیک، انہیں (نبی ﷺ اور آپ کے صحابہؓ) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ کے قانون اتمام حجت سے ہے (معاذ اللہ)

بما أصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك.
ہے بالکل الگ ہو جاؤ، اگرچہ تمھیں مرتے وقت تک کسی درخت کی جڑیں ہی چبانی پڑے۔"

(بخاری، رقم ۶۶۷۳)

دوسرے مقصد کے لیے بقرہ اور انفال، دونوں میں بالترتیب 'یکون الدین للہ' اور 'یکون الدین کلہ للہ' کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ اس سے پہلے جنگ کا حکم 'قاتلوھم' کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ سیاق کلام سے واضح ہے کہ اس میں ضمیر منصوب کا مرجع مشرکین عرب ہیں۔ لہٰذا یہ بات تو بالکل قطعی ہے کہ ان الفاظ کے معنی یہاں اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتے کہ دین سرزمین عرب میں پورا کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے۔ یہ مقصد دو ہی صورتوں میں حاصل ہو سکتا تھا: ایک یہ کہ دین حق کے سوا تمام ادیان کے ماننے والے قتل کر دیے جائیں۔ دوسرے یہ کہ انھیں ہر لحاظ سے زیردست بنا کر رکھا جائے۔ چنانچہ صلح و جنگ کے بہت سے مراحل سے گزر کر جب منکرین پوری طرح مغلوب ہو گئے تو بالآخر یہ دونوں ہی طریقے اختیار کیے گئے۔ مشرکین عرب اگر ایمان نہ لائیں تو انھیں ختم کر دینے کا حکم دیا گیا اور یہود و نصاریٰ کے بارے میں ہدایت کی گئی کہ ان سے جزیہ لے کر اور انھیں پوری طرح محکوم اور زیردست بنا کر ہی اس سرزمین پر رہنے کی اجازت دی جائے۔ ان میں سے البتہ جو معاندین تھے، انھیں جب ممکن ہوا، قتل یا جلا وطن کر دیا گیا۔

ہم نے تمہید میں لکھا ہے کہ اس مقصد کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جو قتال کیے اور انھیں قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے۔ اس کتاب میں جگہ جگہ اس قانون کی تفصیل کی گئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حجت جب کسی قوم پر پوری ہو جاتی ہے تو منکرین حق پر اسی دنیا میں اللہ کا عذاب آ جاتا ہے۔ قرآن بتاتا ہے کہ عذاب کا یہ فیصلہ رسولوں کی طرف سے انذار، انذار عام، اتمام حجت اور اس کے بعد ہجرت و براءت کے مراحل سے گزر کر صادر ہوتا اور اس طرح صادر ہوتا ہے کہ آسمان کی عدالت زمین پر قائم ہوتی، خدا کی دینونت کا ظہور ہوتا اور رسول کے مخاطبین کے لیے ایک قیامت صغریٰ برپا ہو جاتی ہے۔ اس کی جو تاریخ قرآن میں بیان ہوئی ہے، اس سے معلوم ہوتا

جاوید غامدی کے نزدیک جہاد و قتال کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب مفتوح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا (معاذ اللہ)

قانون جہاد

حکومت مستحکم کر لینے کے بعد صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو نافذ کرنے کے لیے اس اعلان کے ساتھ ان اقوام پر حملہ آور ہو گئے کہ اسلام قبول کرو یا زیردست بن کر جزیہ دینے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اس کے سوا اب زندہ رہنے کی کوئی صورت تمھارے لیے باقی نہیں رہی۔ ان میں سے کوئی قوم بھی اعلانیہ شرک کی مرتکب نہیں ہوئی تھی، ورنہ وہ اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرتے جو مشرکین عرب کے ساتھ کیا گیا تھا۔

اس سے واضح ہے کہ یہ محض قتال نہ تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جو اتمام حجت کے بعد سنت الٰہی کے عین مطابق اور ایک فیصلۂ خداوندی کی حیثیت سے پہلے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ پر اور اس کے بعد عرب سے باہر کی اقوام پر نازل کیا گیا۔ لہٰذا یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے انھیں محکوم اور زیردست بنا کر رکھنے کا حق اس کے بعد ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے۔ قیامت تک کوئی شخص اب نہ دنیا کی کسی قوم پر اس مقصد سے حملہ کر سکتا ہے اور نہ کسی مفتوح کو محکوم بنا کر اس پر جزیہ عائد کرنے کی جسارت کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے قتال کی ایک ہی صورت باقی رہ گئی ہے اور وہ ظلم و عدوان کے خلاف جنگ ہے۔ اللہ کی راہ میں قتال اب یہی ہے۔ اس کے سوا کسی مقصد کے لیے بھی دین کے نام پر جنگ نہیں کی جا سکتی۔

نصرت الٰہی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ، إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ، وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ. الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ

۴۔ قیصر شاہ روم۔ ۵۔ منذر بن ساوی حاکم بحرین۔ ۶۔ ہوذہ بن علی صاحب یمامہ۔ ۷۔ حارث بن ابی شمر حاکم دمشق۔ ۸۔ جعفر شاہ عمان۔

میزان ص ۳۰

☆ جبکہ جہاد و قتال ایک شرعی فریضہ ہے، کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے اور ذمیوں سے جزیہ لیا جا سکتا ہے

کفار کے خلاف جہاد وقتال کا انکار

جاوید احمد غامدی کافروں کے خلاف جہاد وقتال کے شرعی فریضے کے بھی منکر ہیں۔ اُن کے خیال میں نبی پاک ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جو جہاد و قتال کیا تھا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں تھا۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کفار کے خلاف جہاد وقتال کرنے اور ان کو ذمی بنانے کا حکم عہد نبوی اور عہد صحابہ کے بعد اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب "قانون جہاد" کے صفحہ نمبر 10 اور 34 پر لکھتا ہے کہ: "انہیں (نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے"

اس کے بعد وہ کتاب "قانون جہاد" کے صفحہ نمبر 40 پر لکھتا ہے کہ: "یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق (کافروں) کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے انہیں محکوم اور زیر دست بنا کر رکھنے کا حق اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے"

اس سے معلوم ہوا کہ جاوید احمد غامدی کے نزدیک نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کفار کے خلاف جو جہاد وقتال کیا، وہ نعوذ باللہ ایک غیر شرعی اقدام تھا۔

اسی طرح غامدی کی رائے میں مسلمانوں کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ کفار کے خلاف جہاد کریں اور فاتح ہو کر ان کو ذمی بنائیں۔ پھر اگر جہاد ہی جائز نہیں رہا تو مال غنیمت کیسے جائز رہے گا؟ وہ بھی غامدی شریعت میں حرام قرار پائے گا (معاذ اللہ)

اُمتِ مسلمہ میں سے آج تک کسی نے جہاد وقتال کے حکم اور فریضے کا کبھی انکار نہیں کیا، البتہ نبوت کے ایک جھوٹے مدعی مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہتا تھا، انگریزوں کی خوشنودی کی خاطر اس نے یہ صدا لگائی اے لوگو! جہاد منسوخ ہو گیا ہے

غامدی اور قادیانی نظریے میں کتنی مشابہت پائی جاتی ہے، یاد رہے کہ جہاد محکم فریضہ ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔

حرف آخر

محترم قارئین کرام! آپ نے دورِ حاضر کے خشخشی داڑھی والے ماڈرن اسکالر جاوید احمد غامدی کی خود ساختہ شریعت ملاحظہ کی۔ موجودہ دور کے اس نام نہاد مذہبی اسکالر نے اپنی تیز رفتار زبان سے فائدہ اٹھا کر میڈیا میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو گمراہیت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جاوید احمد غامدی کی سوچ یہ ہے کہ ہم اسلام کے مطابق نہ چلیں بلکہ اسلام کو اپنے مطابق چلائیں، ماڈرن اسلام کا نفاذ کیا جائے۔ یہ وہی لوگ جن کے متعلق پیغمبر صادق ﷺ نے ہمیں بہت پہلے آگاہ فرمایا۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے رسول پاک ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں سے چھین لیا بلکہ علماء کو قبض کرکے علم کو قبض کرے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ کسی ایک عالم کو بھی باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے۔ ان سے مسئلے دریافت کئے جائیں گے۔ وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (مسلم، کتاب العلم، حدیث 6796، ص 1164، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودیہ)

عوام الناس کو چاہئے کہ میڈیا پر ان کے لیکچر ہرگز نہ سنیں۔ ان کے پروگراموں میں شرکت نہ کریں۔ ان لوگوں کی کتابوں کے مطالعہ سے پرہیز کریں اور نہ ہی ان کے بحث و مباحثہ دیکھیں۔ کیونکہ شیطان مردود ہے اس کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو موجودہ ابھرنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے اور مسلمانوں کی جان و مال بالخصوص عقیدے و ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ دیتا ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب، مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی، بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی **بیعت** ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت والجماعت** میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی **بیعت** کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل
دوست محمد رضوی نورانی مسجد چوک مسلم
محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

۷۸۲/۹۲ الجواب: اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔ شیعہ و روافض و دیوبندی اپنے عقائد خبیثہ کفریہ کے سبب مسلمان نہیں قطعًا یقینًا خارج از اسلام ہیں۔ ان خبثا کے کفریات طشت از بام ہیں ان کی کتابیں کفریات سے بھری پڑی ہیں ان کے کفریات کی بنا پر علمائے عرب و عجم نے بالاتفاق فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان جماعتوں کے افراد کے کفریات کو جانتے ہوئے انہیں مسلمان جانے یا ان کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں لہذا برتقدیر صدق سوال ان مذکور فی السوال عقائد کا حامل اہلسنت تو درکنار مسلمان ہی نہیں ہے ایسے ان کے ان عقائد کفری بکواس کو جاننے کے بعد خارج از اسلام جاننا ضروریات دین سے ہے۔ ان کے ان عقائد کو جانتے ہوئے اس سے بیعت کرنا کفر ہے۔ اسے اچھا سمجھنا یا اس سے بیعت کرنا اپنا اسلام تباہ کرنا ہے۔ اس سے دور رہیں مثل شیطان اس سے سلام و کلام حرام اس کے پاس نشست و برخاست حرام۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔ اور حدیث شریف میں ہے لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ... نہ کفر کرنے والوں کے ساتھ کوئی نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد فاروق
دار الافتاء منظر اسلام

اور بارگاہِ رسالت میں گستاخی کے باعث یا کم از کم اساطین دیوبند علماء کے اربعہ رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، اور اشرف علی تھانوی کے کفریات مندرجہ براہین قاطعہ، تحذیر الناس اور حفظ الایمان وغیرہا جن کے باعث علمائے عرب و عجم، مفتیان حل و حرم نے ان کے کافر و مرتد ہونے کا حکم دیا اور صاف تصریح فرمادی من شک فی کفرہم وعذابہم فقد کفر یعنی مذکورہ علمائے اربعہ ایسے کافر و مرتد ہیں جو ان کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے، تو اپنا امام و پیشوا مان کر دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اس پیر کا یہ کہنا کہ دیوبندی، بریلوی سب ٹھیک جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں شغل ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی یہ سب گمراہی ہے اور اگر وہابی دیوبندی کے عقائد کفریہ پر یقینی اطلاع پانے کے باوجود انہیں حق سمجھتا ہے اور مسلمان جانتا ہے تو بمطابق فتاویٰ حسام الحرمین وہ کافر ہے لوگوں کو وظائف وغیرہ بتانا اور کثیر تعداد میں لوگوں کا اس سے مرید ہونا اسے کافر ہونے سے نہیں بچائے گا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص سے دور بھاگیں قال اللہ تعالیٰ واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین (پ۷ ع۱۴) یعنی اگر تم کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (پ۱۲ ع۱۰) اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں جہنم کی آگ جلائے گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنی تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں گمراہ اور فتنے میں نہ ڈال دیں

الحاصل شخص مذکور اہلسنت والجماعت سے خارج ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اشد حرام ہے اور اس پیر کو اچھا سمجھنے والے بھی لوگ گنہگار اور مستحق عذاب نار ہیں ان سب پر علانیہ توبہ و استغفار اور اس پیر سے قطع تعلق رکھنا لازم و ضروری ہے اور اگر یہ لوگ ایسا نہیں کرتے ہیں تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان سب کا بائیکاٹ کریں اور ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں ورنہ یہ لوگ بھی گنہگار ہوں گے اور جو لوگ اس سے بیعت کر چکے ہیں وہ اپنی بیعت اس سے ختم کر کے کسی سنی صحیح العقیدہ قابل بیعت پیر سے مرید ہو جائیں۔ اور اس سے اپنا کوئی تعلق نہ رکھیں۔ ھذا ما ظہر لی والعلم بالحق عند اللہ ورسولہ جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

کتبہ شہاب الدین احمد النوری البرکاتی

خادم دار الافتاء فیض الرسول براؤں شریف

ضلع سدھارتھ نگر یوپی انڈیا

۵؍رجب المرجب ۱۴۱۸ھ

۲۷؍اکتوبر ۱۹۹۸ء

نوٹ: یہ فتویٰ دینے پر کوئی اجرت نہیں لی جاتی ہے فقط۔

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شعیہ، سنی، بریلوی وغیرہ یہ کچھ نہیں اس کا مطلب اور یہ قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی، بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جاکر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل

دوست محمد رضوی نورانی مسجد چوک مسلم محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

صوبہ پنجاب

پاکستان

السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ یہ ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی، بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو، بیٹا دو، فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔ البتہ محبت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کبھی کبھار

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

(۹) نماز کی ادائیگی جماعت کے ساتھ گھر ہی میں کرواتے ہیں اور گھر میں پر وضو خانہ وغیرہ بنایا ہوا ہے حالانکہ قریب ہی مسجد موجود ہے مسجد میں جانے والوں کو روک کر گھر میں نماز کی ترغیب دلاتے ہیں

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل

ناظم دفتر عبدالرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

فتویٰ نمبر ۲/۶/۱۲

24 SEP 1998 مورخہ ۲/۶/۱۴۱۹ھ

الجواب

بر تقدیر صحت واقعہ شخص مذکور سے بیعت نہ کی جائے کیونکہ انکا طریقہ اکابر سلف حضرات سے ہٹا ہوا ہے خصوصاً مسجد میں باجماعت نماز کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا اور اپنے متعلقین کو اسکی ترغیب دینا وغیرہ۔ اسلئے ان سے بیعت کی صورت میں گمراہی کا خطرہ ہے ـــــ فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالحکیم عفا اللہ عنہ

۲/۶/۱۴۱۹ھ

معین مفتی جامعہ خیر المدارس

دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ دیتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ یہ ہی نہیں اس کا مطلب اور یہ قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی، بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

۷۸۶

الجواب

سائل
ناظم دفتر عبدالرحیم انجمن بزم صابریہ
محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

۱۔ یہ شخص مذکور بدعقیدہ ہے اور اہلسنت و جماعت سے ہرگز کوئی تعلق نہیں

۲۔ ایسے شخص کی بیعت ناجائز ہے

۳۔ ایسے لوگ بھی پیر مذکور کی طرح گمراہ ہیں۔ واللہ ورسولہ اعلم

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی
15-9-98

دارالافتاء
۱۳۶۳ھ
۱۹۴۳ء

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی
ایم۔اے
اسلامیات/عربی/فقہ و قانون

الجواب وباللہ التوفیق

مذکور نام نہاد پیر میں این کے جو اقوال بیان کیے گئے ہیں ان کی رو سے وہ اہل سنت والجماعت نہیں ہے۔ اسکی بیعت ہرگز جائز نہیں ہے جو لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہیں وہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ اس کے اقوال کا تجزیہ ملاحظہ ہو۔

پہلے قول کا رد:۔ فرقوں کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ شیعوں کی تردید قرآن کریم میں ہے، گستاخ فرقے دیوبندی وغیرہ کی تردید قرآن کریم میں ہے۔ حدیث شریف میں ۷۳ فرقوں کی نشاندہی ہے تو اس کا کہنا کہ یہ فرقے نہیں ہیں جھوٹ اور جہل ہے۔

دوسرے قول کا رد:۔ دیوبندی بریلوی سب ٹھیک ہیں یہ غلط ہے وہ خود ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں تو یہ ان کو کیسے ٹھیک کہتا ہے یہ تو ضدین کو جمع کرتا ہے۔

تیسرے قول کا رد انبیاء اولیاء سے وفات کے بعد فیض حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور علیہ السلام سے سفارش کی اور حضور علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں سفارش کی تو نمازیں پچاس سے پانچ ہو گئیں۔ یہ صاحب قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فیضان ہے

چوتھے قول کا رد:۔ قرآن کریم میں ہے وتعاونوا علی البر والتقوی۔ تم نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو ان تنصروا اللہ ینصرکم۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریگا۔
ان آیات سے معلوم ہوا کہ تمام مسلمان عام خاص ایک دوسرے کی امداد کر سکتے ہیں۔ یہ جاہل کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدد کو اپنی ذات کیساتھ خاص کیا ہے۔

پانچویں قول کا رد:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استغاثہ جائز ہے۔ غلط ہے کہ حضور علیہ السلام سے مدد طلب کرنا منع ہے۔

چھٹے قول کا رد:۔ حضور علیہ السلام اللہ کے اذن سے دافع البلایا ہیں۔ صحابہ کرام اپنی مصیبتوں میں حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو حضور علیہ السلام کی دعاء سے مصیبتیں دفع ہو جاتی تھیں۔ مسلمان تو مسلمان کافر بھی بلاؤں کے دفع کیلئے حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو مراد پا لیتے تھے۔

ساتویں قول کا رد:۔ یہ تمام سلاسل حضور علیہ السلام سے متصل ہیں ان کے پیچھے چلنا حضور علیہ السلام کے پیچھے چلنا ہے

آٹھویں قول کا رد:۔ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کے ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیکر بیعت لی قرآن کریم میں بیعت میں ہاتھ کا ذکر ہے۔ مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوا کہ وہ غلط گر آدمی ہے۔ غلط گر آدمی پیر بننے کے قابل نہیں ہے بلکہ ایک فتنہ ہے اس سے دور رہنا چاہیئے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ [illegible]

خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ جامعہ خیر المعاد
خانقاہ حامدیہ قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان

مورخہ ۱۷/۹/۹۸

دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ... پیر صاحب ...

ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں-

(1) شعیہ/سنی/بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو-

(2) دیوبندی/بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی-

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ-

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے- نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں-

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے-

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے-

(7) چشتی/قادری/سہروردی/نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو-

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے-

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں-

سائل

ناظم دفتر عبد الرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں ایک صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پیر کہلواتے ہیں اور لوگوں کو مرید بھی بناتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے معتقد ہیں وہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

1. سنی بریلوی وغیرہ بے تکی ہیں۔ اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی ہو یا دیوبندی ہو۔ بس پکے مسلمان ہو

٢. دیوبندی و بریلوی سب ٹھیک ہیں۔ بس جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ۔ جہاں سے شفا ملے وہیں پر چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی یا بریلوی ہے

٣. قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے۔ یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کرو

٤. مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے۔ البتہ دلوا سکتے ہیں

٥. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

٦. درود تاج اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے۔ لیکن اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ اللہ سے بلائیں دفع کرواتے ہیں تو صحیح ہے

٧. چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے مت پڑو بس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑو۔

٨. مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ عقائد مذکورہ کا حامل کیا اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج ہے؟

ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کر سکتے ہیں یا نہیں ؟
ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں
کا کیا حکم ہے
قرآن و سنت کی روشنی میں جواب زحمت فرمائیں -

سائل

محمد یوسف محمد رضوی نورانی مسجد چوک مسلم محلہ اغا پورہ
بیرون دہلی گیٹ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب !

بصورت صحت سوال ایسے عقائد رکھنے والا شخص یا تو مطلقاً جاہل ہے یا خود
گمراہ ہے۔ (آنکہ خود گمراست کرا رہبری کند) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس بارے واضح ارشاد
گرامی ہے کہ میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائیگی اور صرف ایک ہی فرقہ حق پر ہوگا۔ اسلام کا
نام لینے والے اور استعمال کرنے والے تمام فرقے حق پر نہیں ہو سکتے حق پر صرف ایک ہی فرقہ ہوگا۔ جس کے بارے
حضور نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے (ما انا علیہ واصحابی) یعنی ناجیہ فرقہ وہ ہوگا کہ جو میری اور میرے صحابہ کرام
کی پیروی کرے گا۔ بحمد اللہ وہ ناجیہ فرقہ اہل سنت والجماعت ہے۔ خیر القرون سے لے کر اس وقت تک اگر
بغیر تعصب کے حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہی فرقہ ہے۔ باقی رہا بریلوی، دیوبندی تو یہ نسبتیں ہیں
بریلوی دیوبندی کوئی علیحدہ جماعت یا فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ تو نسبتیں ہیں اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ
اسلام میں دو طریقے ہیں شریعت اور طریقت، شریعت اسلام کے ظاہری احکام پر عمل پیرا ہونا ہے اور
طریقت اسلام کی روح ہے جو تصوف کے نام سے معروف ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ شریعت اور
طریقت لازم وملزوم ہیں اگر کوئی آدمی راہ شریعت پر چلنے والا نہ ہو احکام خداوندی کا تارک ہو -
تو اس میں طریقت نہیں آسکتی ہمارے جتنے صوفیاء کرام و علماء کرام (اولیاء اللہ) ہیں انہیں طریقت شریعت
کی روشنی میں ملی۔ وہ پہلے شریعت پر سختی سے عامل تھے اور شریعت کے طفیل ہی انہیں طریقت
حاصل ہوئی۔ اگر کوئی شخص سوائے شریعت کے طریقت کا دعویدار ہے وہ شیطان
تو ہو سکتا ہے لیکن اللہ کا ولی اور شیخ طریقت نہیں ہو سکتا -

اسی طرح اگر کوئی شخص صرف شریعت کا عامل ہے لیکن طریقت کا منکر ہے تو وہ بھی شیطان ہے۔ کیونکہ شریعت جسم اور طریقت روح ہے کوئی جسم روح کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔
الغرض جس شخص کو طریقت اور شریعت کی حقیقت سے معرفت ہے اور دونوں پر عمل پیرا ہے وہ تو اللہ کا ولی ہو سکتا ہے اور اس کا مرید ہونا اور اس کی پیروی کرنا راہ نجات ہے۔ باقی اس پیر کا یہ عقیدہ کہ جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ تو عموماً شیطان کے تسلط کی وجہ سے مسلمان کا دل نیکی کی بجائے برائی کی طرف زیادہ لگتا ہے۔ اور مسجد کی بجائے سینما گھر میں دل زیادہ مطمئن ہوتا ہے اگر دل کی بات ہو تو پھر انسان کا دل برائی کی طرف ہی جاتا ہے۔ پیر صاحب کا کہنا قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یہ پیر صاحب کا علم ہے ورنہ جاہل سے جاہل شخص بھی قبر سے یا قبر والے سے براہ راست نہیں مانگتا بلکہ وہ تو اللہ کی بارگاہ وسیلہ پیش کرتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خود ارشاد ہے (وابتغوا الیہ الوسیلۃ)
باقی رہا یہ مسئلہ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔ اصل میں جس مسلمان کو حضور نبی کریم علیہ السلام سے محبت ہوتی ہے اس کے منہ سے اٹھتے بیٹھتے جاگتے سوتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نکلتا ہے کیونکہ (من احب شیئاً اکثر ذکرہ)
یعنی جس شخص کو جس چیز کے ساتھ محبت ہوتی ہے اس کا ذکر وہ زیادہ کرتا ہے۔
تو یہ محبت رسول علیہ السلام کے بس کی بات نہیں ہے بلکہ ہر وقت اس کے منہ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نکلتا ہے۔ کیونکہ یہ وظیفہ صرف انسان کا ہی نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کی تمام مخلوق کا یہ وظیفہ ہے اور قرآن مجید اس پر شاہد ہے (ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔)
پیر صاحب کا کہنا چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو۔ پیر صاحب اتنا سادہ شخص ہے کہ جسکو یہ بھی نہیں پتا کہ یہ تو ایک درخت کی شاخیں ہیں ایک سمندر سے چھوٹے ہوئے دریا ہیں۔ ان میں اختلاف کہاں ہے ان کی اصل ایک ہے کوئی چشتی کسی قادری کو غلط نہیں کہتا اور نہ ہی کوئی قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کو غلط کہتا ہے۔ اگر تھوڑا سا فرق ہے تو فقط اعمال کے طریقوں میں ورنہ یہ سب حضور علیہ السلام کے غلام ہیں اور یہ تمام طریقے صحیح ہیں اور ان کے بغیر حضور علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کی ذات تک رسائی ممکن ہی نہیں ہے۔ جب تک ان طریقوں میں سے کسی طریقے کو اختیار نہیں کیا جائے گا تو واصل باللہ انسان نہیں ہو سکتا۔ آخر میں پیر صاحب کا فرمان کہ مریدی نہیں

ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ دو جہاں ڈل لگ جائے وہاں خود بخود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔
پیر صاحب کو تو تصوف اور حقیقت بیعت کی بو بھی نہیں آئی۔ بیعت ہاتھ میں ہاتھ دینے کا نام ہے
اور یہ حضور نبی علیہ السلام کی سنت ہے قرآن شاہد (لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبا
یعونک تحت الشجرۃ) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اے میرے محبوب
تحقیق اللہ تعالیٰ اُن مومنوں سے راضی ہو گیا ہے جو درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے۔
صحابہ کرام کو یہ لقب (رضی اللہ عنہم) بیعت کی وساطت سے ملا ہے اب کہ بیعت کیا تھی حضور علیہ السلام
اپنے ہاتھ میں صحابہ کا ہاتھ لیتے تھے اور صحابہ کا ہاتھ صرف سرکار علیہ السلام کے ہاتھ میں نہ تھا بلکہ
براہِ راست اللہ تعالیٰ کے قدرت والے ہاتھ میں تھا۔ قرآن مجید ہے۔ ید اللہ فوق ایدیھم
کہ اے میرے محبوب تیرے غلاموں کا ہاتھ میرے ہاتھ میں اور تیرے ہاتھ پر میری قدرت کا ہاتھ ہے۔
یہ ہے بیعت کی تعریف اور بیعت کی حقیقت۔ آج بھی اگر کوئی شخص حقیقی پیر کے ہاتھ
میں ہاتھ دیتا ہے تو شیخ کا ہاتھ شیخ کے ہاتھ میں اور یہ سلسلہ حضور علیہ السلام تک پہنچ
جاتا ہے۔ بعد ازاں پر اللہ کی قدرت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اب جو شخص کسی حقیقی اور واقع
ولی اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے تو وہ کبھی بھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔
خلاصہ کلام:۔ ایسے عقائد رکھنے والا شخص اور اتنا علم اور معلومات رکھنے والا شخص
کسی کی کیا راہ نمائی کر سکتا ہے۔ ایسے آدمی کی بیعت کرنا مسلمانوں کے لیے صحیح نہیں ہے۔
جس طرح پہلے میں نے عرض کر دیا کہ بیعت کے لیے ان چار سلاسل میں سے (قادریہ،
چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ) کسی سلسلہ میں بیعت کرنا ضروری ہے اور انہیں کی وساطت
سے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ السلام اور اللہ تک رسائی ممکن ہے۔ بدقسمتی سے کہنا پڑتا ہے
کہ آج لوگوں نے پیری مریدی کو صرف کاروبار ہی نہیں بنایا بلکہ لوگوں کو گمراہ کرنے کا ایک
طریقہ ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی شیخ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہیے تو اُس کے ظاہر اور باطن
کو دیکھے اگر ہماری نگاہ کسی کے باطن تک نہیں جا سکتی تو ظاہر تو دیکھے۔ شیخ کامل
اور ولی کامل کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ اُس کا عمل شریعت کے خلاف ایک
بال بھر بھی نہیں ہوتا۔ اُس کا اُٹھنا، بیٹھنا، اُس کا چلنا ہونا اُس کا کھانا پینا شریعت
کے مطابق ہوتا ہے۔ اور یہ بات یاد فرمائیں کہ کسی ولی کی واضح اور بڑی کرامت
یہ ہوتی ہے کہ وہ خود بھی شریعت مطہرہ کا پابند ہو اور اُن کے متوسلین اور مریدین
بھی شریعت کے پابند ہوتے ہیں۔ یہ چند سطور بے ربط چند سوالات

منے جوابات میں لکھی گئی ہیں۔ تعصب کی بناء پر نہیں بلکہ خلق خدا کی رہنمائی
کے لیے یہ مادیت کا دور ہے اس دور میں ہماری روحیں پریشان ہیں ہر انسان
فطری طور پر روح کے سکون کے لیے سر گرداں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص بھی
جیسا بھی ہو روحانی مربی ہونے کا دعویٰ کرے تو لوگ جوق در جوق اس کے ارد گرد
جمع ہو جاتے ہیں۔ میلہ کا سماں ہوتا ہے۔ وہ بیچارے اپنا سب کچھ لٹا کر پیر صاحب
کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ حقیقت ہدایت کے متلاشی ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان لوگوں
کے چکر میں پڑ جاتے ہیں تو بجائے ہدایت لینے کے مستقل گمراہ ہو جاتے ہیں کیونکہ ان
جاہل پیروں کا پہلا درس یہ ہوتا ہے کہ شریعت اور احکام خداوندی یہ مولویوں کی
باتیں ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ کچھ نہیں ہیں۔ اگر تصوف ہے تو اپنے مرشد
کی اتباع ہے اور خوشنودی ہے سادہ لوح انسان سمجھتے ہیں کہ یہ تو بڑی آسان بات
ہے عبادات کی بجائے پیر کی خدمت ہی کر دی جائے تو یہ ایک سستا سودا ہے کم خرچ
اور بالا نشین والی بات ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ عوام الناس کے
دلوں میں بزرگان دین کا احترام اٹھتا جا رہا ہے یہ جاہل پیر اپنے آپ کو بزرگوں کی
طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو ایک عام آدمی سمجھتا ہے کہ جس طرح یہ لوگ فراڈ کرتے
ہیں عیاری و مکاری سے کام لیتے ہیں العیاذ باللہ ان کے بزرگ اور صاحب مزارات
بھی ایسے لوگ ہونگے۔ تو یہ بد بخت لوگ مزارات اولیاء اور بزرگان دین کو بھی بدنام
کر رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کو ان کے شر سے محفوظ فرمائیں۔
حضور علیہ السلام کی شریعت مطہرہ پر اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے
(آمین ثم آمین)

اللہ اعلم واعلم بالصواب

محمد اکرم عفی عنہ خادم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام ملتان

12-9-1998

دارالافتاء

عنوان فتویٰ	----------------

فتویٰ نمبر	----------------
جلد نمبر	----------------
تاریخ آمد	----------------
تاریخ اجراء	----------------

فون گلگشت ۵۲۲۳۴۴-۰۶۱ پوسٹ کوڈ: ۶۰۷۰۰

الجواب

۱- پیر صاحب کا یہ کہنا کہ شیعہ، سنی وغیرہ سے ہی نہیں۔ بیشک قرآن مجید میں اور احادیث مبارکہ میں یہ نہیں ہے کہ دیوبندی بنو یا بریلوی بنو بلکہ پکا سچا مسلمان بننے کا تقاضا ہے۔ صحیح ہے لیکن قرآن مجید نے ایمان اور کفر کا فرق بیان فرمایا ہے۔ اور شیعہ و سنی میں وہی فرق ہے جو ایمان اور کفر میں فرق ہے۔ لہذا فرق ملحوظ رکھنا لازم ہے تفصیل کتب مذہب میں مذکور ہے۔

۲- سب ٹھیک نہیں ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان سنت اور بدعت کا فرق ہے حدیث شریف میں ہے من احدث فی امرنا ہذا فھو رد الحدیث اور دوسری حدیث میں آتا ہے من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام الحدیث او کما قال۔ ایک اور حدیث میں ہے کل بدعۃ ضلالۃ الخ تو اگرچہ اللہ تعالی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے دیوبندی یا بریلوی بننے کا حکم نہیں ہے۔ لیکن بدعات سے پرہیز کا حکم موجود ہے۔

۳ تا ۶- سب باتیں درست ہیں

۷- ذکر اذکار میں دوام اور سہولت کیلئے کسی سلسلہ کے بزرگ علی التعیین تعلق قائم کرنا تعامل امت سے ثابت ہے۔

۸- دست بیعت ہونا بھی تعامل امت بلکہ اجماع امت سے ثابت ہے۔

۹- اس بارے میں ان سے پوچھ لینا چاہیئے کہ وہ مسجد میں جاکر باجماعت نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ حالانکہ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا مامور و مشروع ہے۔

۱۰- مندرجہ بالا عقائد کیوجہ سے اہلسنت سے خارج نہیں ہیں۔ اور ان سے بیعت اصلاح بھی درست ہے بشرطیکہ شخص مذکور متبع سنت ہو۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ

منظور احمد

نمبروار جواب:

(1) یہ نظریہ، ھو سمّٰکم المسلمین الآیۃ کے مطابق ہے اور درست ہے۔ لیکن موجودہ جماعت المسلمین ایک فرقہ کا نام ہے۔

(2) جب نمبر ا کی وجہ سے اسلام میں کسی فرقہ کی گنجائش نہیں تو پھر بحیثیت مسلمان ہر عالم دین سے مسئلہ دریافت کر سکتے ہیں۔

(3) درست ہے۔

(4) ایاک نعبد وایاک نستعین میں یہی تلقین کی گئی ہے۔ نبی یا ولی کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیئت پر موقوف ہیں۔ لہٰذا درحقیقت وہ دلوا بھی نہیں سکتے۔

(5) یا رسول اللہ مدد اور یا علی مدد جبکہ یا اللہ مدد جو عقیدۂ توحید پر مشتمل ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایجاد کئے گئے ہیں جو کہ ان کے عقیدے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جو کہ فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین کے منافی ہیں اور پھر یا رسول اللہ مدد کو تکیۂ کلام بنانے میں اہل تشیع سے مشابہت ہے۔

(6) پہلے تو درود تاج کا ثبوت محقق نہیں۔ دوسرے بلائیں دفع کروانا بھی کسی کے اختیار میں نہیں۔

(7) مسلمان کیلئے فاتبعونی یحببکم اللہ ہی کافی اور ذریعۂ نجات ہے سب نسبتیں چھوڑ کر آپؐ کی طرف نسبت جوڑی جائے۔ اسلام میں فرقے قبول نہیں۔

(8) دل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لگ چکا ہے آپؐ جیسا جس کو پیر مل جائے وہ کسی اور کا مرید کیسے بن سکتا ہے۔ تو بیعت کے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں۔

لہٰذا سچا مسلمان کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم کا تابع فرمان ہو تا ہے اسکو کسی کی پیری مریدی اور بیعت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

العبد میمون عمر [illegible] اللہ
شیخ الحدیث
الجامعہ دار الحدیث الرحمانیہ ملتان
28/6/98

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور نہ قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی، بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت والجماعت** میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل

ناظم دفتر عبد الرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغا پورہ ... ملتان شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب واللہ ھو الموفق للصواب: یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر فرقہ کا ہر مسئلہ 100 فی صد صحیح ہو لہذا پیش کردہ سوالات کا علمی جائزہ لینا مناسب ہے تاکہ ہر آدمی اپنی اپنی اصلاح کر سکے۔

نیز اہل سنت والجماعت دیوبندی یا بریلوی کسی مکتب فکر کا نام نہیں بلکہ یہ اس جماعت حقہ کا لقب ہے کہ جن کے مقابلہ میں معتزلہ، قدریہ، خارجیہ اور رافضیہ جیسے فرقے تھے جو کہ باطل عقائد کے حامل تھے جس طرح آجکل شیعہ و سنی ہیں۔ شیعہ اور مذکورہ فرقوں کے مقابلہ میں اہلسنت کا استعمال ہوتا ہے۔ پیر عبد القادر جیلانی نے اپنی غنیۃ الطالبین میں اس اہل سنت کو اہل حدیث سے تعبیر فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ یہ ہی نہیں اس کا مطلب اور نہ قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلم بنو۔

(2) دیوبندی، بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے اُدھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں جائز ہے۔

(7) چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

الجواب: اگر فی الواقع ایسا پیر بھی اس دنیا میں موجود ہے تو گمراہ اور گمراہ گر جاہل مطلق اور بے بصیرت ہے

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت والجماعت** میں شامل ہے یا خارج؟ اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک و مکتبہ فکر سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟ بچنا اس سے لازم اور ضروری ہے

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی **بیعت** کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اپنے آپکو آگ کی طرف لے جا رہے ہیں

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ قرآن و سنت میں بریلوی دیوبندی قادری چشتی وغیرہ کا ذکر نہیں قرآن و سنت سے کیا جواب دیا جائے کیا ایسا شخص اپنے پیر ہونے کا ثبوت قرآن و سنت سے دے سکتا ہے قادری چشتی بریلوی یہ روحانی نسبتیں اور نشانیاں ہیں آپ ایسے پیر سے اجتناب کریں — واللہ اعلم بالصواب

سائل

جنرل سیکرٹری و ناظم دفتر عبدالرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

سوال نامہ مبہم ہے واضح نہیں کون شخص ایسا پیر ہے کہاں رہتا ہے کیا نام ہے۔ اسکی علمی دینی حیثیت کیا ہے—؟ مکمل حوال سوال نہ کریں فقط

[illegible signature]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے ہاں
ایک صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پیر کہلواتے ہیں اور لوگوں کو
مرید بھی بناتے ہیں اور اکثر اوراد [illegible] اور ان کے معتقد ہیں
وہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں

1. سنی شیعہ، بریلوی وغیرہ سے کوئی نہیں۔ یہ ان کا مطلب اور ہے۔ قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی ہو یا دیوبندی ہو۔ بس پکے مسلمان ہو

2. دیوبندی و بریلوی سب ٹھیک ہیں۔ جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ۔ جہاں سے شفا ملے وہیں پر چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی ہے

3. قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے لیے دعا کرو۔

4. مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے مخصوص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے۔ البتہ دعا کر سکتے ہیں۔

5. یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

6. درود تاج اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے لیکن اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ اللہ سے بلائیں دفع کرواتے ہیں تو صحیح ہے

7. چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو۔ بس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑو۔

8. مریدی یہ نہیں کہ جہاں جی چاہا بیعت کر لی، بلکہ جہاں دل مل جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے

دریافت طلب یہ امر ہے کہ مذکورہ عقائد کا حامل کیا اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج ہے؟

(ورق الٹیے)

کیا فرماتے ہیں ؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ سنی بریلوی وغیرہ سب ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی قادری سہروردی نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت والجماعت** میں شامل ہے یا خارج ؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے ؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی **بیعت** کرنے والوں کا کیا حکم ہے ؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل

دوست محمد رضوی نورانی مسجد چوک مسلم محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

حوالہ ۲۱

جامعہ حیدریہ منبع المدارس

[illegible]

الجواب بتوفیق اللہ الوہاب عزوجل۔ استفتاء میں مذکور پیر صاحب اگر فی الواقع وہ عقائد باطلہ و نظریات عاطلہ رکھتے ہوں جو اوپر ذکر ہوئے تو وہ نہ دیوبندی ہیں اور نہ بریلوی بلکہ خالص وہابی غیر مقلد ہیں اور وہ بیں کا اہل سنت وجماعت سے خارج ہونا بدیہیات سے ہے۔ ولہذا ایسے پیر سے بیعت ہونا اہل سنت کے لئے جائز نہیں اور جو اس کے ان عقائد ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کی بیعت کرے وہ بھی خارج از اہل سنت ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں بیعت لینے اور مسند ارشاد پر بیٹھنے کے لئے چار شرطیں ضروری ہیں ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم حررہ الفقیر ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری غفرلہ [illegible]

۳۸۶

[illegible] ۱۹۹۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں ایک صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پیر کہلواتے ہیں اور لوگوں کو مرید بھی بناتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے معتقد ہیں وہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

1. شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ سب ناجی ہیں۔ اس کا مطلب اور ہے۔ قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی ہو یا دیوبندی ہو۔ بس پکے مسلمان ہو۔

۲. دیوبندی و بریلوی سب ٹھیک ہیں۔ بس جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ۔ جہاں سے شفا ملے وہیں پر چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی یا بریلوی ہے۔

۳. قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے۔ یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو، فلاں دو وغیرہ۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے لیے دعا کرو۔

۴. مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے۔ البتہ دلوا سکتے ہیں۔

۵. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

۶. درود تاج اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاؤں کا دفعیہ کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے۔ لیکن اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ اللہ سے بلائیں دفع کرواتے ہیں تو صحیح ہے۔

۷. چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو۔ بس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑو۔

۸. مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ عقائد ھذا کا حامل کیا اہلسنت و الجماعت میں شامل ہے یا خارج ہے؟

(ورق الٹیے)